دیوان ظفر

جلد سوم ص ۳۱۷

جلد چہارم

کلام الملوک ملوک الکلام

از کلیات

دیوان ظفر

جلد سوم

در مطبع محمدی اسو جان طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ادا پورا نہو یکحرف اصلا حمد یزدانکا
اگرچہ صد زبان ہو وے زبان جامہ سخندانکا

فلک سے تا بثری مصروف ہین سب اوسکے طاعت مین
ہر ایک ہے عرش ہے تا فرش مضمون اوسکی احسانکا

وہی کعبہ کا صاحب خانہ وہی دیر کا مالک
وہی رازق ہے کافر کا وہی حاجتی مسلمان کا

اگر ہو جائی پارہ پارہ دل اوسکی محبت مین
تو پھر ہر پارۂ دل کو سمجھ سیپارہ قران کا

نکرتا وہ اگر پیدا نبی کو نوع انسان مین
تو مخلوقات مین اشرف نہوتا رتبہ انسانکا

نبی وہ رحمۃ للعالمین جسکی شفاعت سے
نہووی عاصیونکو حشر کیدن خوف عصیانکا

عجب کیا نعتمین گر اوسکی نور حسن معنی سے
بجای حسن مطلع ہووی مطلع مہر تابانکا

زلیخا دیکھتی گر لحظہ اوسکا رخ روشن
تو خواب ہو جاتا تماشا ماہ کنعانکا
نظم مضمون حمد و نعت [illegible]
ورق تیری سر دیوان کا ہی [illegible]

ہے غیر روضہ کو تیری روضہ رضوان پایا
نکہ رضوان کو یہان ہمہ دربان پایا
محو نظارہ ہوا آنکی جو اس گلشن مین
چمن نرگس کی سطح سی اوسی حیران پایا
دیکھی سب معرفت آگاہ تیری در کی فقیر
ہمی پایا جسی یہان صاحب عرفان پایا
تیری دروازہ کی ہی خاک وہ اکسیر شفا
کہ جسی ہمی ہر ایک درد کا درمان پایا
تشنہ لب کیون محبت کی ہون اکسیر اب
ہمی ہر چشمہ کو یہان چشمہ حیوان پایا
کہی اس وقت کہ عالی کی کوئی کیا نعت

[illegible]

حال دل سب لکھا ہمین جانا
اور لکھون تو بہ [illegible] ہمین جانا
مطلع [illegible] ہمین جانا
[illegible]

بلبل میں جا کر ہوا دل کا داغ گل ہوا
پیارا جو آیا وہ خرام کیا کہ پیش پیش گل ہوا
چمن میں جب سے وہ غنچہ دہن شگفتہ بہار داغ گل ہوا
کہا جو رنگ تو جوان کی طرح رنگین کھلا ہوا
بلبل بیٹھا جا کر ہر ایک سرو کے پاس داغ گل ہوا
کیا عجب جو تو مقابل تیری آرزو ہوا
چمن میں آئی ہی تیری بہار ناز و ادا
بہار آئی کہ جب چمن میں باغ باغ گل ہوا
چمن میں بلبل نو عمر ایک ظفر کو ہوا
قفس میں کبھی ہم تو ہیں داغ گل ہوا

۲

تشنہ آب خنجر قاتل	ہوئی آب بقا نہیں جاتا
تیری بیمار غم کے پاس آکر	کون روتا ہوا نہیں جاتا
جب کہ ہوتا ہی دل میرا بیتاب	تو سنبھالا ذرا نہیں جاتا
محو حیرت ہوں صورت تصویر	کیا کہوں کچھ کہا نہیں جاتا
بادہ عشق سی ہیں جو مخمور	اونکا ہرگز نشا نہیں جاتا
اوڑ کی جاؤں ظفر وہاں لیکن	پی پر و بال اوڑا نہیں جاتا
۴ جو تیری آتشیں رخ پر خط عنبرین ہوتا	تو آتش سی دھوان پیدا نہ عالم مین کہین ہوتا

مطلع ثانی

میری نالوں سی ٹھہر موم ہی اثر آہنی نہیں ہوتا	کہ دلمیں اثر تیری ہنس تا نہیں ہوتا
کہان جا سکتا ہی چھپکر مجھ سی ظالم تو جہان جاتا	ہر اک سایہ چھپی ہی تیری مین ہی ہوتا
تیری دو ابرو میں کیا کیا سو چھتی ہی دور بیگانگی	عیان ہی جان مجھ پر وہ مہ کا ہی دو بریں ہوتا
تیری مضمون خال لب کی آگی نا چیں وہ	تیری محفلمیں گر کیسا ہی کوئی نکتہ چین ہوتا
ہماری پیچ تاب دل کی تہہ تیر تو دیکھو	کہ ہمکو دیکھ کر ہی اور وہ چین بر جبین ہوتا
بستا ہی ظفر سکو نہ دود آہ گر میرا	تو کا ہیکو کھڑا یہ خیمہ چرخ بریں ہوتا

کوئی صنم اوسی سمجھا کوئی خدا سمجھا
نہ سمجھے ہم کہ وہ کیا سمجھا اور کیا سمجھا
آباد دل کو سمجھیں کہ بار غم ہی گران
اگرچہ میں نے دیا اسکو بار ہا سمجھا
جو اشک کا دریا میں ہی تو اسکو جہان
فلک کو خیمہ کو پانی کا بلبلا سمجھا
نہ بار جی کیوں تو نہ خیال کاجل کا
یہ نکتہ میں نہیں اے شوخ سرمہ سا سمجھا
سمجھ بندہ کو کیون عرصہ گاہ محشر
تو دل کی داغ کو خورشید کا سمجھا
ہم جدا ہیں ہوت اوسکو ہیں صحبت خضر کا سمجھا
رقیب ہجر نے زہر کو دوا سمجھا
ہمیشہ کیون تیری آنکھو نسی اشک جاری ہیں
ظفر بن ہی درا بھرا سمجھا

یہ نالہ نہیں ہوتا

ساقی بلا سی ابر بہار اوٹھ کی رہ گیا [illegible]

[illegible] ظفر آج دل کی [illegible]

[illegible] شعلہ سا کی بار اوٹھ کی رہ گیا

شعلہ جو اک بات تو بھری نہ [illegible] گیا

تیری با تو نسی کچھ حاصل کیا دل [illegible]

مطلع ثانی

ای پروانہ [illegible] بزم میں [illegible] گیا

شمع بھی یہاں رو گئی شعلہ ہی ایمان میں رہ گئی

[illegible]

ای ستمگر کسنی [illegible] تجکو بت کہہ کر دیا
صبح گل ویسا کہلا تو نی جو ہمکو [illegible]
کرتی ہین بانکی آمیزش شراب [illegible] مین
کہل گئیں یکبارگی آنکھیں ہے بہر [illegible] کی
جو تیری کوچہ مین سویا خاک پر آرام سی
یہہ تو لگا خوب یہ کہ ہی جیسی جا [illegible]
اشک کے قطری لئی جاتی ہین بہر بہر کر
دل فقیری سی صفا کراسی کیا حاصل اگر
ہو تاہی چاہ محبت کا لگاوٹ سے ظفر

ان فریبوں نے تیری عالم کو تل پٹ کر دیا
رات کو اپنا چراغ خانہ گل جہٹ کر دیا
خوند لسی آنسونکو ہمنی غٹ پٹ کر دیا
جسکہ اپنی منہہ سی تو نی دور انکو ہٹ کر دیا
اوسنی اپنی سو نیکا جہپر گہٹ کر دیا
ہمنی سو ہی کہاکر زلف کی لٹ کر دیا
جوش گریہ نی ہیری آنکہونکو پہٹ کر دیا
تو نی فوارہی کو بربا یا صفا چٹ کر دیا
ہمنی رسوا انکو وہان بی لگاوٹ کر دیا

تیری گلی سی عاشق زار اوٹھ کی رہ گیا
دریا مین اپنی آنکھونکو بہا سیل اشک سے
گنبد بنا گور یہ مجنونکی دشت مین
زخمی اوٹھا کی زلف جو بہر اوسی چہوڑ دو
گرکر سنبھل سکا نہ تیرا زخمی نگاہ

اوٹہا تہا تو انسا غبار اوٹھ کی رہ گیا
دل میں میری جوش سا یار اوٹھ کی رہ گیا
اکبر ہمکو لا کر دہر ار اوٹھ کی رہ گیا
دلبر سی پردہ شب تار اوٹھ کی رہ گیا
دیکہا یہہ تیر خوردہ شکار اوٹھ کی رہ گیا

[illegible]

ادا انسو درن کا ساتھی بیابان کی بہار ہی
جس شخص ایک نگہ اوس نی غلطان ہی
بہہ دو بیت ... عالم

سو جہتی ہمکو ظفر لا کہون مضامین رنگین		وصف اوسکی گل رخسار کا کہین بدیا
گنا و کش جو ہوا ہی پر غرور ہمسی ہوا		جنا ہی ہمنی محبت قصور ہمسی ہوا
ہزاروں دلمین تہی ہمارے مطالب پر منہہ سی		بیان ایک ہے اونکی حضور ہمسی ہوا
کیا نشہ نی محبت کی اسقدر مسرور		تمام عمر نہ زائل سرور ہمسی ہوا
کری ہی منع جو تو ہمکو عشق سی ناصح		یہہ کام ترک کب اپنی شعور ہمسی ہوا
بہشت ہی ہمین ہو جحیم ای ساقی		جو ہم پیالہ وہ رشک حور ہمسی ہوا
ہزار فیق تہا لیکن تیری جدائی مین		جدا ہمارا دل ناصبور ہمسی ہوا
ہم اوس سی آپ ہی دور اپنی غفلتمین		وہ ہی ظفر نہ کسی وقت دور ہمسی ہوا
دلکو بوسہ پہ سمجہہ نہ میری جان مہنگا		مال اس مول ہین یہہ کیسی عنوان مہنگا
تیری ایک تار کی قیمت مین جو دو جہین تاکہ		تو بہی ہو ای سودا زلف پریشان مہنگا
رو برو اوس لب یاقوت کی کچہہ بہا ہی نہین		کیا ہوا اگرچہ بکا لعل بدخشان مہنگا
جانتک بہی تو اگر دیگی اوسی ای دل		نہ کہو مین کہ لیا تو نی یہہ پیکان مہنگا
کہو قاتل سی کری ہاتہہ سی لہو رنگین		ہمین مہندی سی لہو شہیدان مہنگا

اس زلف سیہ بیچ ہی ... بہار
... دل ... ملکا
یہ کیا لطف ہی ... کیسی اس جہان ہی ملکا
ابہلا کیا ناز ... نقلی ملکا
اپنا کو ... بیکدرن
جہاں سی کس دنیا کی ... ملکا
خطا و ... دنیا مین ظفر جو ہی گرانبار جہالت
کب ہوتا ہی وہ مردم معقولی ہلکا

وہ تنہائی کا ہی گرچہ ہی قابو رات بہر جاتا
بلا سی کچہہ ہی ہوتا لیکن اوس بہر ... بہر جاتا
اگہم رو کئی بار نہ ای اشکباری کو
جہاں مین ہنگامہ ... برسات بہر جاتا
ہوا دو کرنا ہلا استادگی کیا سامنی تیری
اگر بہ جانی اور پہر ایک ... کمالات بہر جاتا
نکالا جاتا ... ہوتا ہی مشکل علمی ہوتی
بجا ... جاتی ہی ... بہر جاتا
... دوسی کچہہ کہا اور تجہسی اگر کچہہ کہا ہوتی
نیکو ... ذوق ... بہر جاتا
اوسی ... اوقات بہر جاتا

رنگ شوخی نہین ہی کسی برگ گل ...
اوس غضب ہوا ہی تو منہ لال ہو گیا
عاشق ہوا جو یار کی طرز خرام پر
آخر کو رفتہ رفتہ وہ پامال ہو گیا
وقت نظارہ روی مصفای یار کی
عکس نگاہ مردمک کا ظفر خال ہو گیا
کدورت دلین ہی اثر صفا کی ہو گیا

وہ برہم ہو بلا سی تو پھیری زلف کیا ممکن

یہہ لپکا تجلو کیسا ہی ظفر بہت سا رہا جاتا

جو بادہ ہمین بادہ پرستی مین سو جہا
جا بیٹھا ہی صحرا مین عبث شہر سی زاہد
پستی مین جو دیکھا وہ بلندی مین ہی دیکھا
اللہ ری ستم گاہ تیری چین دو ابرو
نرگس کی روش آنکھ ظفر ہم جو کہدی

کچھ سود و ضرر عالم مستی مین سو جہا
کیا سو جہی کا جنگل مین جو بستی مین نسو جہا
سو جہا جو بلندی مین وہ پستی مین نسو جہا
جو ہر یہہ کسی تیغ دو دستی مین نسو جہا
اوس گل کی سوا گلشن ہستی مین نسو جہا

جہان ہی ہی ہم اب مکان پایا نہین جاتا
خیال اپنا فلک پر جا جہان کیونکر خدا جانی
جہان ہی خوب وہ ہی ہی جہان ہمکو سہ ا رہنا
پھری ہی بھٹکا نہ کیونکر طایر دل آشیانہ لیکن
تیرا نالہ دلی ستارہ نکلی ہی یہہ کثرت
پھری سر مارتا دل کیونکر نہی زلف مین تیر
لکھو کی حال دل اپنا ظفر کیا یہہ جبین ہو

اگر ڈہونڈہین نشان اوسکا نشان پایا نہین جاتا
یہہ وہ ہی بام جسکا نردبان پایا نہین جاتا
نگہہان وہ جہان جاودان پایا نہین جاتا
کہ اس باغ جہان مین آشیان پایا نہین جاتا
کہ تل دہرنیکو خالی آسمان پایا نہین جاتا
کہ ہی ظلمات مین سرچشمہ حیوان پایا نہین جاتا
کہ انکا تو دماغ ای مہربان پایا نہین جاتا

نواو ستکو فراق مین آہن جو یاد وہ ... ہمین
... سہنا پہنا یا ... بالا کی ہنسا یا ... ہمین
صبح ... دل ... وہ ... لیکن
... غمزہ ... ہوا ... پہنا یا
فضا کی ... اسکو دیا ... پہنا یا
... ہمین اوس ... بیماری کی وفا کی پہنا یا
ظفر ... ہمین ... [illegible]

ظفر دشمن ہی میری سازحلدی ہی کیا اگر ہو تو	پہونچی اوس بت کافر کی ہرگز دوستی ہمین

جہوٹا ہو نہ ہرگز کبہی تقریر کا سانچا	حرف اوسپہ آتی جو ہو تحریر کا سانچا
کیا دل ہی میری عاشق دلبر کا سانچا	وہلتا ہی اس سی جو یہہ آہ کا مصرع
ہی ہاتہہ پڑا یار کی شمشیر کا سانچا	دیتا ہی لب زخم جگر میرا گواہی
ہی قدرت صانع تیری تصویر کا سانچا	ڈہالا تجہی سانچی مین ہی عالم تصویر
دعوی نہہ ایک کی تاثیر کا سانچا	کی آہ و فغان دل نی بہت عشق مین لیکن
ہی ... اُس دستگیر کا سانچا	یہہ شمع اسی سانچی مین ڈہلتی ہی ہمیشہ
ہر قول ہی اللہ میری پیر کا سانچا	سانچا ہی ظفر پیر مرا مجکو یقین ہی

تو جانکو غمزہ و ناز و ادا نی پہنا یا	جو دلکو کاکل لف دو تا نی پہنا یا
لگا یا ایسا طمانچہ صبا نی پہنا یا	بہار دیکہکی اپنی ذرا ہنسا تہا گل
مگر اونہین تیری ظلم و جفا نی پہنا یا	کیا تہا بلہوسون نی ہی عشق کا دعوی
تو اوسکو خوب ہی اس بیحیائی پہنا یا	لگا یا دختر رز کو اگر کسینی منہہ
مریض غم کو طبیبو دوا نی پہنا یا	اونہا و کتی مین شربت یہ کہیا نہین ہمین

دیکہا ... الف وہ قدر رعنا ...
دلسی نکلا ... بہار ... رہا
... دلدار مین ... سینہ ...
... ہر دو دعا ... کل ... اور
... کیا حسن ... لب و دل ...
... ہمین وہ ... جو دارا ...
بولنا ہی ... ہمین ... ایک

9

... کبہی کلبہ ...
... زخم درخشم
... کا رستا ...
دل شامت زدہ کی ... کا ...
ای ... تیری نیزی کی فرمان ہون ...
جہوٹی ہی ہی میری دل کیطرف ... سیدہا
طرز ... ہی ... کی نیزی کیسا سیدہا
ظفر انداز ہی یار و ... سیدہا

... جرح ہون ... پری کی بنا
کوئی ہی ... ٹی ...
... یاقوت و لعل لخت ... بنا
... کان جوہری ... ہی بنا
... ناکوئی ... ہی ... ہمراز
... جہان ... ہی بنا
... روئی نور یہ نظر ...
... مطلع دیوان ... ہی بنا

ہٹا وا ٓئینہ کو روبرو سی جلد کہین	کہ ہم مین تم مین یہہ سکندری ہی بنا
رکہین امید وفا کیا ہم اوس ستمگر سی	کہ وہ زمانہ مین بہر ستمگری ہی بنا
ظفر کسی سی بگڑ کر نہین وہ کستی بات	کہ جنکی واسطی خلق پیمبری ہی بنا

وہ اشکو نکا ہی یہان تلاطم مین دریا	کہ جنکہ بہتا نہین جسم مردم مین دریا
یہہ سو جہا انشمین دم جوش باران	بہرا تہا فلک کے کہین خم مین دریا
کہون کیا طبیعت کے اوسکی روانی	بہا دی ہی کو یا تکلم مین دریا
بجہی آگ ہی آنکہون ڈلکی نہ میری	بہری ہون ہزارون اگر تم مین دریا
نکر دیکہا دریا پہ ستو نکو ہنستے	کہ ہر موج سی ہی تبسم مین دریا
میری پانو کی آبلو نسی روان ہی	کہ اسا دشت وحشت رہ گم مین دریا
ظفر دہو ئی جا ئین گنہ کیون نہ اپنی	کہ ہی ذات باری ترحم مین دریا

اوسی یار ڈرن نی میرا قصہ جدا کردی یا ہوتا	کہلا کر دی لکتی تہی جہپا کر دیدیا ہوتا
بگڑجاتا تیرا کیا سرخ روئین مین ہو جاتا	مجہی ایک بات تو تونی بنا کر دیدیا ہوتا
ہو ئی مجہسی تم سینہ بسینہ ہو کی ہم بستر	ہر ایک بوسہ تو منہہ سی منہہ بہرا کر دیدیا ہوتا

علم کر تیغ کو سو بار اوس قاتل کا ہتہ اوٹہا
نہ ہرگز دوستی فرہاد کی بسمل کا ہتہ اوٹہا
رہا تجہین یہہ عالم رات دن کی بیقراری کا
کہ دلبر سی نہ دم بہر عاشق بیدل کا ہتہ اوٹہا
عطا منظور ہی اوسکو دعا منظور ہی اسکا
اودہر منعم کا ہتہ اوٹہا ادہر سایل کا ہتہ اوٹہا

۱۰

۴

مانع جو رہ نیک سے ہوئی مجھی غافل | تو جان لی دلمین کہ یہہ شیطان ہی میرا
صحرا سی ہی مین جاؤن نکل تنگ ہوں اپنا | پر خار مین جھوٹا دامان ہی میرا
فرمائین جو ناصح وہ سر و چشم ہی میری | پر دل تو نہین تابع فرمان ہی میرا
آرام کہان مجکو نہ جب تک ہو بغلمین | وہ شوخ کہ آرام دل و جان ہی میرا
جب سنتا ہون مین نام ظفر منہ سی جہانکا | ہو جاتا ہی دل اوس نام پہ قربان ہی میرا

ابتو ہی اوسی جان جہانکو خضر جیسی جان لیا | ابلیس نی طرف آدم کی وہ آیا ہمنی بھی پہچان لیا

مطلع ثانی

دل ہی گیا تو نی کہا کر اپنی ادا اون لیا | بلکہ دل کی ساتھ ہی کافر دین لیا ایمان لیا
کون تھا ایسا تیری سو ہم تیں جسکو دل اپنا | جسنی کہا یہہ اوسنی ہمپر تہمت ہے بہتان لیا
سوئی عدم ہستی سی چلا ہی بہر سامان جانا | ہاں سیہ اوس ساتھ سفر کا توئی بہہ سامان لیا
سینہ مین اپنی لیجاکے اسکو رکہ بہی | دیکھ جان اپنی وہ کہ انگلی مینی تیر اپیکان لیا
دل نہین مانتا میرا ناصح یہہ مانی تو کام چلی | تو نی جو کچھ مجھسی کہا سچ ہی مینی مان لیا
جو کہ ہو شمشیر نگہ کا تیری قاتل منت کش | تیغ اجل کا اپنی ہمپر اوسنی کب احسان لیا
دیکھہ جو پایا اوس خط نی نام مرا سرنامہ پر | پہر لیا وہ خط قاصد سی مری تیں کسی عنوان لیا

١١

کام مین کسی کی ای کچھہ کوئی ایسا ہو
سبب اگر کہ موزون مین مجھی کبھی بین سب کچھ
مرغ چمن ہزاری مطرب خوش نوا تو کیا
اسدل نالہ کش کی کہی جاسنی پروہ بی
زاہد سنگدل اگر بتکدہ مین کرے گذر
دختر رز کو دیکھکر او سکا ہی دل ہو پھر بھر
نہ مرا مرض عشق سی آہ ہی ہضم ہو سکی
انہیہ پھر مین مگر غذا اوسکی ہو ایک مرغ
کرتا ہی نیچ وہ مجھی ایک نگاہ ناز سی

ظفر نقش نغان جمن بہ تماشا تو کیا دیکھا
دل مرا عشق حقیقی مین عالم ظہور کا نقشہ
اوس کی قمت کیا کسی نہ تماشا تو کیا دیکھا
نگاہ الفت یدہ مین اگر وہ بہر کرم بی
الفت کی نکالو دور مین کچھ تماشا تو کیا دیکھا
چمن کے آنسو مین دیکھے مین اور کام دل کی صفا بی

اس بتکدہ مین جسنی کہ آیت تجھی تا کا
اللہ رے تیزی تیری شمشیر نگہ کی
کھتی ہین تو جسنی دیکھا اوسی ہمنے
کیا اوس تیری بیمار کو امید شفا ہو
ای دوستو اوس دلبر بیمہر کی آگے
سرکش جو بہت حسن پہ توانی ہی ای شمع
ناکام ہا گردن خم زبان سے
تلوونسی ملا دیدہ پر آب کو کس نے
نیسانسی اور اس چشم گہربار سی مینہہ

کیا خوب نظر باز وہ بندہ ہی خدا کا
دم بند جسنی دیکھہ کی ہو تیغ قضا کا
ہی ایک تراشیدہ تیری ناخن پا کا
جسکو کہ اثر ہو نہ دعا کا نہ دوا کا
کیا نام وفا لون کہ دشمن ہی وفا کا
دیکھا کبھی جلوہ نہیں اوس ماہ لقا کا
اچھا ہوا شبلی کی نہوا تیغ جفا کا
ہیکا ہی کف پا مین تیری رنگ حنا کا
دیکھو گی ظفر ہوگا کبھی خوب جھرا کا

اگر بی پردہ شب ماہ مین دیکھا تو کیا دیکھا
کچھہ ایسا ہو کہ دیکھی اودھر چشم عنایت سے
ہماری عید تو ہی دیکھنی پر تیری ابرو کے
مزا جب ہے کہ دیکھی سامنی اور ہم اوسی دیکھین

نہ جلوا اے پردہ نشین دیکھا تو کیا دیکھا
ہمین گرا دینی ہو کر خشمگین دیکھا تو کیا دیکھا
ہلال عید کو اے مہ جبین دیکھا تو کیا دیکھا
غبار رو چلتی پھرتی اگر کہین دیکھا تو کیا دیکھا

اور تو باس نہ کچھ پاس ہی جز حسرت
دیکھین اور یا غم عشق مین
جی جل کے جسم کا ظفر مثل چراغ
عشق کی آگ سی داغ دل کا جل

ہر بن مو سی تیری دیوانہ کی نکلی جو آگ | بنگیا پتلا سراپا جسم تنکا آگ کا
دفع پی بادہ نہو مستو نکی گرمی جگر | کب بجھاتا ہی یہہ شعلہ آب گنگا آگ کا
ہی خدا جانی یہہ میری آہ سوزاں کیا بلا | آسمان پر اک لگا ہی ہی ارنگا آگ کا
اٹھ ہی بندوق بنی جو ای **ظفر** فوج فرنگ | رکھی ہی ہتیار پاس اپنی تلنگا آگ کا

عارض کا صفا رنگ تیری گل مین آگیا | زلفونکا پیچ و خم تیری سنبل مین آگیا
نرگس چشم پر خمار کا ساقی پڑا تہا عکس | جسکی یہہ نشا قدح مل مین آگیا
کب تک کرون مین صبر کہ درد فراق سے | ہی فرق میری صبر و تحمل مین آگیا
کیا شعلہ و شرار مین کیا مہر و ماہ مین | جلوہ تیرا تو ہمکو نظر کل مین آگیا
دیکہا مجہی تونی اور آنکہون مین میرا دم | آخر کو یار تیری تغافل مین آگیا
کاکل مین تنگ آیا تو زلفون مین آیا دل | زلفون مین تنگ آیا تو کاکل مین آگیا
جلد سی قاصد نکی ہوا گہبر ای **ظفر** | وہ انسی جواب خط کا تامل مین آگیا

شمع کا داغ جگر ہی بزم مین گیا گل بنا | بلکہ اوسکا دود دل بہی ہمسر سنبل بنا
دیکہہ پہر آخر خزان ہی کو بدن سی یہہ بہار | اس چمن مین آشیان اپنا نہ ای بلبل بنا

مطلع ثانی

تمہاری زلف کی کوچہ مین مجہی شانہ نے [illegible] سراغ دیا
ہماری پہلو کو ہجر مین جدائی نے داغ دیا

۱۳

[illegible] داغ دیا

چمن مین جو [illegible] داغ دیا
شگفتہ غنچہ دل [illegible] باغ باغ دیا
مخمور ہی [illegible] **ظفر** کون [illegible]
[illegible] کو دل و داغ دیا

بوسہ لون کیبیئون کا نہ ہی ای سرو روان	نخل سی سرو کی ہو کوئی اگر پہل کہاتا
چشم گریان سی جو میری تی مقابل ہوتا	تو ہوا کی نہ طپانچی کبہی بادل کہاتا
کہا لیا آج ہی کر غم نی مجہی خوب ہوا	آخر بس کہاتا ہی ہی آج نہین کل کہاتا
ہون وہ سر گشتہ جنون مین کہ بگہولی کیطرح	ای ظفر دیکہکی جا کر مجہی جنگل کہاتا

وہ سیکہی اسطرح کچہہ ابیر کرنا	مجہی دُور ہی الہی حیر کرنا
بتو دل مین جو میری آ بسی تم	ہوا منظور کعبہ دیر کرنا
طیور سدرہ و طوبی کو سکہلائی	ہمارا طایر دل طیر کرنا
غضب ہی توپ پر عاشق کو دہکہ	فرنگی زاد تیرا فیر کرنا
ہری ہوئی وہ میری زخم دل کی	بہار اگر اس چمن کی سیر کرنا
نہین او س مصحف رخ پر منا سب	تجہی ای زلف لنبی پیر کرنا
ظفر جانی وہ میری پاس کیون	اگر ہہ تا نہ پاس غیر کرنا

مطلع اول

کوئی دم ضاکی ہی منزل مین بیٹھا	بس اب تو ہی کس فکر باطل مین بیٹھا

مطلع ثانی

15

[illegible]

ہم بھی ای ظفر تیغ ... ڈال اوسکی نامہ
پسند اوسی کیا لیتی ہی ہیرا دیکھا
یہ مجنون کی سی ہوا کوئی نہ دیر ادیکھا
ہائی مجنون نی کیا وادی وحشت میں مقام
کب نسب جانور ونکو ہی بسیرا دیکھا
بکہ غربت زدہ پھری نہ مکانی ہی نہ مکین
اس بلا کا ہمنی کسطرحسی گھیرا دیکھا
حلقہ زلف نے جب کہ سی جانا ن ... حضرت دل
وہ نطانکو ہی غور سی ہیرا دیکھا
حظ او دیکھ لیا لکہ وہ اوسی نوک

اوہین جب پیار سی گود مین کبھی اپنی کی لیلا نکا
دہن کی دوستی ای میں لب کو لب ... سی لیلا نکا
فقیر ای یار ہوجاؤ بنا میں تیری محبت میں
زمین بکنہ کی خاطر پا میں تیری گلی کی لیلا نکا
پرکھہ پر جو ہیر ہی کی گوہر لیتی کا نہین

نہ کوئی یار پایا اور نہ کوئی آشنا پایا — جسے یہاں بیت دوست جانا اوسکو دشمن جانکا پایا
پھری ہم ڈھونڈتی مدت تلک راہ محبت مین — رفیق اپنا انکو ہی تیری غمکی سوا پایا
قمر کو نسبت اوس عارض سی کیا ہمنی بلا دیکھا — اسی اوس سی جدا پایا اوسی اس سی جدا پایا
کسی سی کسطرح چھپی صنمخانہ کا رستہ ہم — کہ اپنی اوس صنم کا ہمنی دل ہی مین پتا پایا
ملایا تیری خال رخ کو جب خال سویدا سی — قسم ہی ہمنی دونو مین فرق ایک نکتہ کا پایا
خط اوسنی نامہ بر سی لیلیا پر کہکے چھپا ڈالا — الٰہی شکر غیرون نی نہ میرا مدعا پایا
سنا یوسف کو ہی اوس نی ایک جہانکو آنکھ سی دیکھا — مگر تجھسا حسین ہمنی نہ ہرگز دوسرا پایا
نورا ہی دل ہلا تیرا نہ کافر میری نالہ سی — فرشتی کانپ اوٹھی عرش برین ہلگیا پایا
ظفر کیونکر نہ یہہ ظلم و ستم مجھپر روا رکھین — کہ مجھکو اون ستمگارون نی اپنا مبتلا پایا

مانگ کے لیکہ یہہ پہرت آسو پرا دیکھا — کوچہ زلف مین دنکو ہی اندھیرا دیکھا
دور ساغر ہی مین گذری ہین دنجون خورشید — ساقیا اوٹھہ کی جو منہہ صبح کو تیرا دیکھا
ابلق چشم کی اسدری تیری شوخ — کہ اولیل ایسا نہ کوئی اپنا بچھیرا دیکھا
دلکو چھیدا میری ناخن کی خراشونسی تمام — بہتر ایست جنونسی چھیرا دیکھا

... دن مین ... ای پنکہ سی مکی لیلا نکا ...
لیتی کی ... پری لیکا ... سی لیلا نکا
سر کش ... ہی ... عشق کی لیلا نکا
دہن ... یاد ... نہ بین یہی جان مین
دیکھنا ... جبانکو ... دل مضطر کی لیلا نکا
... جو ... سی ... سرسبز
خیال ... سی ... کی لیلا نکا
جو اوس ... چشم سی ... اس ... کی لیلا نکا
دیدی مین ... ان اوس ... سبب
دوسری ... ... لیلا نکا

... سی گلستان ...
... اور دل ... سی ...
... دی ... ہی اوس ... بسی ...
... سی ... بہت ... سی فصل ...
... ہی ... فاضل ... جب ...
... ہی ... سی ...

کیا کہہ دیا ہی کان میں باد بہار نے
ساری سی گلی گلی جو زمین پری لوٹتا
لپٹی ہی زلف کی طرح رخسار پر بری
مارسیاہ سبزہ پہ کافور سے لوٹتا
کیا جانی ذبح ہو کے بسمل میں آ ہی کیا مزا
تجھ پہ تیرا تیغ سے لوٹتا
ای شیخ تو نہ کر بار ہا ساقی سلاوہ مست
بازار میں شراب چڑہکی ہی لوٹتا
مرگٹ سی گلی ہی ہوا نہیں بندہ امید عشق
تن لوٹتا کہیں ہی کہیں سر ہی لوٹتا
میں یوں تو اس غزل پہ ظفر لوٹتا ہی
لیکن زیادہ اسکے مجھ سے لوٹتا

تماشا ہی کہ تو اہی بد زبان دشنام دیتا ہے
جو پوچھا ہم نے مجنوں سے کہو کیا شغل رہتا ہے

صدا آتی نہیں قلقل کی ساقی شیشہ مے سے
دل ایذا طلب یوں میں ان ایذا دہندوں کو

تجھی ای صید افگن دیکہہ تو کس محبت سے

اور اوسکی بد بھی تجکو ہی ترا مائل دعا دیتا
کہا میں ہوں تمہیں ای مرشد کامل دعا دیتا
تجھی وہ جانکر ہی نو محفل دعا دیتا
دعا دی ہی سخی کو جیسی ہی سائل دعا دیتا
ترا صید محبت سے دم بسمل دعا دیتا

ظفر اشکوں سے میری جب بہو نچی ہی دریا کو
تو میری چشم تر کو ہی لب ساحل دعا دیتا

نہ آتی آئی کیوں خبر کیا ہی ہوا یہہ کیا
وہ دو با دشمنوں کا گہر میری میں ہم دو
کہیں خط کیطرح کیوں پڑ رہی پر اوس سے
کہیں کیا سرگذشت اپنی ہو جو شمع سان ہم سے
ہو دل اوسکا پتھر جا ہی تہی موم ہوجائے

وہ او لٹی پہر گئی مد نظر کیا ہی ہوا یہہ کیا
توقع ہمکو تجہسی چشم تر کیا ہی ہوا یہہ کیا
کوئی لیجہ ہی خط ای نامہ بر کیا ہی ہوا یہہ کیا
لگی تو ہمکو نسبت سے ساحر کیا ہی ہوا یہہ کیا
ہمیں نالوں سی امید اثر کیا ہی ہوا یہہ کیا

دعا دو اپنی پیر کو بنی تم پارسا دیکھو
تمہاری وضع آگی ای ظفر کیا ہی ہوا یہہ کیا

یوں تیری ہجر میں دل مضطر ہی لوٹتا
جیسے کہ ذبح ہو کی کبوتر ہی لوٹتا

جب عاشقی میں دل نی مرا پاس کہو دیا
بیٹھی ہی اوسکا ایسا کہ ناموس کہو دیا

١٦

مطلب کی اپنی ہوش کیا ہیں بھی ...
ای جان نہ دل کی محبت او کہلا ... میں
افزا ہی پاسہ او نکی ... سے او ہم
... کیا کہ ہمنی او وہ ... پاس کہو دیا
مضمون لو خبر کیا ... سے کہو دیا
یاروں لی کی جو آ نکی ... نے
اشتباہ تو جہتا ہو ... ہمیں تیرا ایسا نہ کہو دیا
افسوس ای تیرا ... جانی جاتی ...
جی پی ... ای ظفر ہمیں ... عشق میں
... سے ... کی ... کی ... میں ... دیا
... دل سودا ... داغ کل ... دیا
... میں ... کل کا چراغ کل ... دیا

وہ رشک گل جو گلستان مین گشت کرتا | تو غنچہ ہو نا گلابی ایاغ گل ہوتا
پھر ایک خار یہہ فیض قدم سی مجنون کی | نمود ہی سر داماں زاغ گل ہوتا
جو زشت خو مین او نہین کیا ہو وہی خو سی عشق | سنا نہین کبھی معشوق زاغ گل ہوتا
اگر یہہ جانتا ہی تنگ عرصہ کار بہار | شگفتہ یون نہ کبھی با فراغ گل ہوتا
چمنمین نالہ بلبل کو کون پھر سنتا | تری طرح سی جو نازک دماغ گل ہوتا

چمنمین جا ہی ہی جب ای ظفر وہ رشک چمن
تو اوسکو دیکھکی ہی باغ باغ گل ہوتا

جب آکی میری قتل کو قاتل اولٹ گیا | مضطر ہوی یہہ سنکی قضا دل اولٹ گیا
آتا نظر ہی یون فلک سبز واژگون | جیسی ہو جام زہر ہلاہل اولٹ گیا
جان اولٹی پھر گئی مری آکر لبون تلک | یہہ آکی راہ رو سر منزل اولٹ گیا
عاشق کی دلکو یہہ ترا مار سیاہ زلف | بس کاٹتی ہی جور شمائل اولٹ گیا
ساقی مثال شیشہ می روتی آج | دم میرا ان تیری سر محفل اولٹ گیا
عالم وہ کیا عمل نہو جسکا کتاب پر | بیفائدہ ورق یونہین جاہل اولٹ گیا

بتیاب ہو کی سینی لگی پس از مرگ ای ظفر
سنگ مزار عاشق بیدل اولٹ گیا

حسن او [illegible] سی جبہ کہ یہ باندہ لیا
فضا [illegible] زلف ابی [illegible] جا باندہ لیا
[illegible] باندہ لیا
ارادہ اوسی [illegible] باندہ لیا
[illegible] باندہ لیا

17

وہ آدمی [illegible] باندہ لیا
گلچین باندہ کی [illegible] دریا مین
اوسی کہ جیسی ہی طوفان ظفر یہ باندہ لیا

کی اگر تو نی میری قتل کی تدبیر کی آہ
سر یہہ حاضر ہی ہم اشوق سی شمشیر کی آہ
جان کی سانہہ نوای نالہ شبگیر کی
تجھین یہہ ای شوخ دل ہی جو نا تدبیر کی
نہیں ہم پھر کی ادہر گردش تقدیر کی
آنکی سودا زدہ کو [illegible] زنجیر کی

ظفر ہمدرد ہوا نا صبح بیدرد کو میرا
اگر درد محبت میں دل اوسکا مبتلا ہوتا

وگرنہ ہمدرد سی آج میں جل ہی گیا ہوتا
جدائی میں کسی کی جلادیں جھاتی آگ سے میں

بھی ہمین نظر نت دل کھینچ ہی جاتا ہے
خط کیا ہی اگر دشمن بھی بتراوس بت کا و

صفا دل آرگی آج خوبی ماہرو تو کیا ہو تا
دی اوسی ہو فائی پر خدا بھی کی ہی جاتا

ہو تا تو لگدر دل نہ اپنی بھی صفا ہوتا
عکس نہ پڑھ من جائکے بین آگے میری جانب

ہمنی بہی دلمین بنایا غم دلدار کا گھر | کہدو اوس سی کہ مکان ہو چکا تعمیر لی آ

ہین وہ رو ہی ہوئی آنکھیں نہین آج ظفر
عید کا روز ہی جا بہی کی بغلگیر لی آ

جان بہی لیگا وہ بت کافر ہمنی اب یہ جان لیا
ہوتا ناحق خون آلودہ خوب کیا اوس قاتل نی
ہمین تہ لگکر اسکو چلی بہی غیر کی گہر وہ جو رسیے
تو بہو بہو کا رشک سے اوسدم شوخ کا رنگ یہ ہوا
جو مین فرراہ عدم کے اوس سی اتنا پوچھو تو
جتنا جہانا او سنا ہی پایا کر اسکو جہانا خاک

چھوڑا او سنی پاس مری کیا دیکھا ایمان لیا
میری قتل کو کشتن اوسنی دامن اگر گردان لیا
ہمنی اونکی چال سی اونکو رستہ مین پہچان لیا
تو نی غیر کی ہاتھ سی اونکی جو منہ مین پان لیا
ہمنی اپنی ساتھ سفر کا کیا کیا ہی سامان لیا
ہم یہ کہین کس منہ سی کہ ہمنی خوب جہانکو جہان لیا

بیٹھ کی شل کف پا او نہی نہ اوسکی کو جیسی
کچھ بہی ہو وا تو ظفر یہ دلمین ہمنی ٹھان لیا

اگر بی پردہ ہمسی وہ بت کافر ادا ہوتا | میسر ہمکو دنیا ہی مین دیدار خدا ہوتا
چھپاتا ہمسی پر زلف تو کیون خال رخ اپنا | ستارہ گر مرا چمکا ہوا ہی یہ چھپا ہوتا
اگر تو سو یسی مرحم ہی نمک میں پر قاتل | لگا دیتا مری زخمونکی منہ کو کیا مزا ہوتا
خدا اوسی نہ کیہ ہمیں روا ہو ور دستم اتنی | کہ ظالم دل ستانا ہی غریبونکا برا ہوتا

جبکہ مجہی اندیشۂ عشق و بتان ہی بہلا تا
پہر تو بہلا مجہی ہمین مرا لاکہہ طرح سون بہلا تا

مطلع ثانی

نالہ کرون کیا سامنی ہی لبھی اب تو جی بہلا تا

۱۸

خیمہ سی مین کچھ اشک کیا ہی اور دل کو مین ہی بہلا تا

مطلع ثالث

جی ہی بہلا تا
اب ہو مین اگلی سی فاضل ناصح
تا تو تا ہمین ہر کوئی سو مین کوئی ہی بہلا تا

دنیا کا ہو سا لبیو کہ رسی نہیں اب مت برسوا اٹا تا

سمجھ تو کیا ہو سی کہ خون نہیں بڑی جا دو آرزو
سنبل زلف کا جب ہمیں یاد آ جاتا
عمر جو میں جب جب سی کہ اپنی صبح کا عمر ساری پہلا تا
جلوہ دکھا دیا کہ کوئی اب مجہ سی غش کا بہلا تا
ہو ا نقشون کر دل کی اپنی طرف عشق مین
سوزون مجہی وہ بہلی ظفر سہلا تا

[illegible]

حسن مطلع

[illegible]

جسم میں عاشق کی ہر ہی جا جو کچھہ ہو بنا
وہ بوقت جوش گریہ آنکھہ کا آنسو بنا

بنتی ہی تیغ صفاہانی حلب میں ہی بھی
آئینہ لیکر ذرا اپنا خم ابرو بنا

دیکھو کھیل اوس چشم کی وحشی آنکھہ مرگ کا
اوسکی شوخی کا کھلونا گر بنا آہو بنا

جائیگا گر روبرو اوسکی بگڑ جائیگا منہہ
ناصحا بیٹھا ہمارے پاس باتیں تو بنا

کس طرح تکلیف سر تہہ رہی ہم ای سنگدل
غیر کے سر کے لئے تکیہ ترا زانو بنا

مجھسے تو ہوتا نہ ہی تھہرا اگر کرائی رقیب
میں بناؤنگا تجھے سیدھا اگر قابو بنا

دل رہا اپنا اسیر حلقۂ دام بلا
ای ظفر جسدن سی اوسکا حلقۂ گیسو بنا

دل مرا اوس شوخ گلشن کا جو مسکن بنگیا
سینہ پر داغ گویا اک گلشن بنگیا

دوستی نے تیری مجھسی کردیا سبکو برا
اپنا بیگانہ ہوا اور دوست دشمن بنگیا

اپنی دینداری پہ کیا کیا ناز تہا اپنا مجہے
اوس صنم کی دیکھکر صورت برہمن بنگیا

بزم عشرت مجھکو جس بزم ماتم ہو گئی
نغمۂ شادی لب مطرب پہ شیون بنگیا

میری گریہ نے کیا جو شکی لب کا علاج
صاف ہر آنسو برنگ موم روغن بنگیا

گر لگا تیر اوسکا سینہ میں مرا اچھا ہوا
جھانکنے کو دل کی میرے ایک روزن بنگیا

[illegible]

ہی عالم اس سیمگا رفتنی کوی کس نو قع پر
کہ یہان عالم و سیم ہی نو بہی پر کچھہ نہین ہوتا
مراجی کی نوخانی ہمہی ہی کچھہ نہین ہوتا
مرادل خوش ہوی اس پہ چہی ہی کچھہ نہین ہوتا
مجہی ہمانی مین ای نالہہای زار ای بلبل
دکہادی نو خطہ پہ خط سبز کی
کہ حاصل لطف ہمزی کی ای ہی کچھہ نہین ہوتا
نہین مجہی کی دل کی آگ گرچہ ہمری جنہون سی
عالم کیا کیا لاکہہ تو نعمت ہوای کف ہی کچھہ نہین ہوتا
بہان جب تک نہم اچہی ای کہی ہی کچھہ نہین ہوتا
غلط کوی کہی جہدی کی ہی کچھہ نہین ہوتا
اگر یا قفس چمن ہی سی جو ہمہ کو
جوابین کسکا ظفر عالی دیان دیکہا تہا

نا تیر تیری گر ہی لی کیا کی اوسی نگا
پہر سکی ہاتہہ آتا ہی جسوقت قید سی
جو معرکہ مین عشق کی ثابت قدم رہے
اوسنی نہا کی زلف نچوڑ ہی بہلا بہ
دیوانگی مین کرتی ہین مہرا لہو جو کم
پہلو مین کلسی اپنی اوسی دیکہتا نہین
دیکہی عذاب سوز محبت مین اسقدر

دل کا بخار دیدۂ پرنم نکل گیا
تیرا اسیر کاکل پرخم نکل گیا
ٹھرا نہ اونکی سامنی رستم نکلگیا
جو اس سیاہ مار مین تہا سم نکل گیا
کیا پہلی آنسو نین سے خون کم نکل گیا
یارب کدہر مرا دل پرغم نکل گیا
دلسی ہمارے حرف جہنم نکل گیا

پہر خواب مین بہی ہمنی نہ دیکہا وہ ای ظفر
آنکہونکی سامنی سی جو عالم نکل گیا

ہمنے کل ایک عجب آفت جان دیکہا تہا
کیونکہ خوش ہووی کی رہتا ہی ملین غم یار
گڑ گیا شرم سی اتنا جو زمین مین شمشاد
تونی دل کسکا جلایا تہا خدا جانی کہ رات
بت پرستی ہی مجہی ہوتا تہا مانع زاہد
کہل کہلا کر جو ہنسی باغ مین گل وقت بہار

پر نہین یاد ہمین یہہ کہ کہان دیکہا تہا
اسنی ایسا کبہی کاہیکو مکان دیکہا تہا
کیا ترا قد کہین ای سرو روان دیکہا تہا
ہمنی اونہی تیری کوچہ سی ہوا دیکہا تہا
جبتلک اوسنی نہین حسن بتان دیکہا تہا
تہا یہہ باعث کہ نہین دور زخزان دیکہا تہا

ظفر بن تیری یہہ سوچ کی ای گاہی ہی کچھہ نہین ہوتا
خدای کی ایری کی عالم مر وی نی اوس کی یار و
بہلا دریا بو کیا دریا بہی بہی کچھہ نہین

۲۰

چہرہ دیدہ گریان ہی ہی انسو نہین تہی
جو نہ دلسی جاہی ہی انسو نہین تہی کوی جب تک
نہ تما می دل دیوانہ پہ کبہی کو کیا کیسی سو نہین تہی
یا نہ مین ہم بچکن عشق ہی غضب آکر اپنی تہی
ہما کی بچہا جو پر سر ہو جہا ایسا جلا آج نہین تہی
ان کی ہمین اور جو بہا ہی نہین ہائی
نہ سین کی ہمین اونکی اور جو بہی نہین تہی
سبب تیرا ہما ہم جفا جو نہین تہی

تو کہتا ہی جا نیکو بتا جایگا کیونکر آتی ہی ابری جوش پہ جسوقت طبیعت	منہہ آج لو اہی شوخ پر نہین وہ بہتا سو شعر بہی پہر کہہ کی ظفر تو نہین بہتا

کر تا اوس چہرہ پہ ہی کیا جلوہ نمائی سہرا شکر للہ کہ اللہ نی دکہایا یہہ دن سیم و زر کرتا ہی مہر سی ہی چرخ نثار عکس رنگ گل رنگین سی بنا دیتا ہی تہنیت لکہی عطارد ہی نی کیا سہرا کی کثرت گلسی ہی ہر شاخ لڑی ہو کی شرف مہر سی ہوتا ہی شرف نوروز کہلتی کلیان نہین سہرا مین نگر ہی آفرین کرتی تری معنی روشن پہ ظفر	ائی ہی رکہنی کو ساری حدا سہرا دیا اوسکی رخ تابان پہ دکہائی سہرا دیکہکر چاند سی مکہڑی پہ طلائی سہرا گوندہی والیکی ہاتہونکو حنائی سہرا زہرہ بہی شوق مین اس سہرا کی گائی سہرا گوندہکر باد بہاری ہی جو لائی سہرا رکہتا اوس خلق کی لیت پہ دو ہی برائی سہرا دل یک خلق کی یہہ عقدہ کشائی سہرا یہہ اگر سنتے بہای وسنائی سہرا

نامہ بر خط کسی عنوان یہہ دہر لیتو جا ۴ مین ہون برباد بلا گر اوسکو چمن	لی ہلی پر ہکی ڈسر نامہ کو پر لیتو جا تو مری خاک کو اہی باد سحر لیتو جا

۲۱

کوئی ہجو بنا ہی آخر وہ ہو کر رہی گا
کری کون بحث از نای کا دہند ہا
پریشان ہی عمر بہر پر ہی جو ز [illegible]
تری زلف کی پیچ ادا بیکا دہند ہا
مبارک رہینو نکو کا دریا بست
گدا کو ہی [illegible]
ہمین خضر کی سمجہی گر اور جگر
ظفر گدای کا دہند ہا

ظفر ہی آج جو ابہی بہجری بای
[illegible] وہی یہہ کہانی ادر کا ہی ہنر

جسکی ہی وصل و جدا ہیکا دہند ہا
ہو کئی ہی الفت میں اسکا دہند ہا
الگ سینی رہو دونی محبت میں زاہد
تو دی پاجو ز سب بار سا ہیکا دہند ہا

زبان جب اپنی ہو جاتی ہی اپنی و شمن ہی
قیامت کر بار با عاشق شہید پر کیا کیا
مری نالو نسی پتہر موم ہو جاتے ہین ظالم
خجل ہو جای ہی گل دیکہکر رخسار کو تیری
اگر وہ چار ہوتی اور ہی مجہسے تیرے مجنون

سخن ہی اپنا ہمین ایسا ہی جلا ہو جاتا
اگر بیدار شب کو سنکی وہ فریاد ہو جاتا
ترا دل اور بہی ہی سخت اک فولاد ہو جاتا
ترا قد دیکہکر شمشاد ہی شمشاد ہو جاتا
ترا ہی وحشی مگر دشت جنون آباد ہو جاتا

ظفر ہوتا ہی رنج و غم میں دل کیا ہی آدمی
مگر صورت کو اوسکی دیکہکر ہی شاد ہو جاتا

یہہ سہرا شاہ کی نور بصر کا ہی سہرا
عجب طرح کی یہہ شان و شکوہ کا ہی بیاہ
اہی نشاط ہی خرمی کہ دیکہنا آج
جہ طرب کا جو دریا تو آیا گشتے مین
جو لعل ہین گل احمر تو موتیا موتی
جو آب حسن مہ مصر کا ہی نور جمال
وہ تیرا چاند سا مکہڑا کہ جسپہ ماہ لقا
اہی فہم و ذکا یہہ بیرا کہ تیری سر

یہہ سہرا شاہ کی جان و جگر کا ہی سہرا
عجیب طرح کی یہہ کر و فر کا ہی سہرا
ہوا نصیب پدر کو پسر کا ہی سہرا
یہہ نور چشم شہ دادگر کا ہی سہرا
یہہ سہرا یہہ لو مکا لعل و گہر کا ہی سہرا
حجاب چہرۂ شمس و قمر کا ہی سہرا
بندہا ستارو نکی تار نظر کا ہی سہرا
تمام دانش و فضل و ہنر کا ہی سہرا

کوئی ہیں ابہی ابہی [illegible] کا دہند ہا
ظفر اس ابہی ابہی ہی نا ہی کا دہند ہا
[illegible]

[illegible] اچہا کیا
[illegible] اچہا کیا

اپنی طاقت کہاں کہ حال دل
جا ہی اس بانداز سی پہنچی
پہنچاو ہے جو ہمیشہ تجھے پہنچی
عجب اور انداز چپکان ہزار دن سی پہنچی
ہی عاشق کی ہی فغان ایک سی جو پہنچی
وار پر ہی عاشق کی جگر فغان ہزار کی دنیا
انہیں اے ظفر جو جہان پر زبان کی پہنچا
اے زبان
رنج اپنی زبان

سوز دل سی رات دن ہی آتش دوزخ میں ہم		عشق نی ہمکو گرفتار عذاب اچھا کیا
اپنی ابرو پر بنایا نقطۂ خال سر مہ سے		واہ وا کیا ہمنی مطلع انتخاب اچھا کیا
لگیا کو جہین اوس بیداد گر کی کیون مجھے		یہہ تونی اے دل بر ضطراب اچھا کیا

نکری نکری تو ہوا خط کیطرح قاصد مگر
جو کیا ہمنی ظفر اوس سے جواب اچھا کیا

حال غم اپنا کہکر تجھے ہیچو بت گمراہ کیا		تجکو ہی بندی خدا کی ہی جو ہی پراہ دا کیا
قامت رعنا کی تیری جسے ہی ہمکو خیال		دل سی نکلی ہی ہماری ایک سید ہی آہ گیا
جیطرح چاہ زنخدا نکی ہو تی ہی انکو چاہ		دیکھیں ڈاوا ندول کرتی ہی اسی یہہ چاہ کیا
ٹالا سی عشق نی دیکھو لگا ہی بر تجھی		اور ماہر تا ہون ہوا میں تک سی برگاہ کیا
ہوس پر مکو دیکھکر دیوانہ یہہ جو بکیا		یہہ ہنسی ہنسی ہو گیا دلکو میری ناگاہ کیا
ہمپہ گر تیغ آزمائی اب تجھی منظور ہی		گر تو بسم اللہ دیکھی ہی اجل کی واہ کیا

یہہ ستارہ کی ہی گردش اے ظفر گہبر اہین
دیکہنا تیری بنانا کام ہی اللہ کیا

تیر اوسی لگا سی کہینچا		اور تیغا ہما سی ہی کہینچا
نقشہ نقاش سی تیرا بہتر		ہمنی ہی اپنی دہیان سی کہینچا

لیکے دل دو ہی پاس میں کیون ابرو دونکھا
نالہ فریاد و فغان سی اسیرانہ بنا ہی کا ہی بار دنیا
تفو ج خسرو بکواشکو ایک ہی کو ہی لیا ہی
کہ جاو ہی جان میرا ایک نظر بر دنیا

۴۳

غم و حسرت کا ہی ہنگامہ ہمیشہ دل پر
نالہ و آہ کا ہر دم ہی جگر پر دیکھا
ہر جگہہ دولت دنیا کا ہی عالم میں فساد
ہی کہیں مال پہ دیکھا کہیں زر پر دیکھا
فتنہ انگیز ہی وہ چال ہماری جس سے
سر بر کلام ہی ہر راہگذر پر دیکھا
دلیہ انہوہ کا انبوہ نہ سمجھو کہ یہہ ہے
لشکر فتح کی سرداری یہہ بر دیکھا
تنزل امن ہی عالم میں رہ خیر و صلاح
ہی ظفر ہی اوس فتنہ و شر پر دیکھا
ردیف الیای موحدہ
رو پہ ہی کیون تو بنا و مجھی جمن کیا خوب
تو ضیا ایک کیا ہی وہ دونون کیا خوب
آ باد و سے وہ مجکو اور ہی بین معرفت
دل بنا دونہ میں ابی جاو دکی بات خوب

۲۴

سمجہا تیری وفا کو وہ تقصیر یا نصیب
مت ہی کی بہانہ نی دیوانہ کو تیری
طفلی مین ہی نصیب ہو زنجیر یا نصیب
سیراب تشنگان شہادت ہوئی پانی
پی آب ہو گئی تیری شمشیر یا نصیب
ای شہسوار حسرت فتراک مین تیری
جی دی [illegible] تیری یہ تقدیر یا نصیب
کیونکر کہون مین اونکو برادہ بری نہین

اوس بیوفا نی قتل پہ باندہی کمر [illegible] نصیب
گاہی برنگ غنچہ نصیب ہو [illegible] یا نصیب
دلکو ہوی نصیب [illegible] شگفتگی
عشاق تین ہی کو نی [illegible] یا نصیب
تقدیر کی بکار [illegible] تدبیر کی کرون
اپنی ہو اونکی [illegible] یا نصیب
ہون ہم [illegible] عشق کی تاثیر یا نصیب

بہولا ہی ہم نگہ مین جو ابکہا نکی ہوس
چمک کو دیکہہ کی اوسکی پڑ ہی برقکو کل
جو خوب رنگ حنا چاہتی ہو ہاتہون مین
تمہاری بزم مین غیر ونسی ہو وی سرگوشی
ہزار خوب ہون عالم مین جو لیکن
بہار ہی ہن جو یہہ اشک میر دیدۂ تر

تمہاری چشم کو بہی یاد ہی فسون کیا خوب
تیری ہی پانوءمین کفش کلا ہون کیا خوب
تو دیکہو رکہتا ہی جی ہمارا خون کیا خوب
ہم آہ بیٹہی ہین جہکی سر کون کیا خوب
تیری مقابلہ مین اونکو مین کہون کیا خوب
بجہی گی انسی میری آتش سوزدرون کیا خوب

بہار لالہ چمن مین نہ دیکہہ انکو دیکہہ
ظفر ہین یار کی رخسار لالہ گون کیا خوب

صورت شبنم نہ یہان ہر گل سی گوشی ہی خوب
خواہش کی لب میگون کا بوسہ لیلیا
جو کہا غیر ون نی ہمسی تم رکہو ملین یاد
عید کیدن ہی نہین تم ہو بغلگیر آن کر
جسجگہہ اہل ہنر کی ہی ہنر ہون عیب جو
چڑہ رہی آنکہین ہین تیری جہڑ ہی اوتر اہوا
تاب حسن یار دریامین پڑی جب سی ظفر

ای چمن مین غنچہ کی مانند خاموشی ہی خوب
آج جو ہمکو مین کچہہ ہوش بیہوشی ہی خوب
یاد رکہو ایسی باتو نمین فراموشی ہی خوب
اندنون غیر ونسی جو اونکی ہم آغوشی ہی خوب
وہان ہنر کی فاش کرنیسی ہنر پوشی ہی خوب
کی کسیکی ساتہہ تو نی آج مینوشی ہی خوب
کر رہی ہر موج دریا بادلہ پوشی ہی خوب

[illegible] ہی تقدیر یا نصیب
[illegible] لگا نیسی کا ای [illegible]
اپنا اونہا نسی [illegible] نصیب
[illegible] کا ہی لب [illegible] جی کباب
[illegible] دل ہی کباب [illegible] کباب
دیکہی ہین [illegible] کباب

[illegible]

کرتی ہین نسر طائر گردو نکو نغمہ دل	شعلہ سی اپنی آہ جگر تاب کی کباب
کہتی ہین جسکو عشق وہ ہی اس بلا کی آگ	ہوجائین جس سی طائر سیماب کی کباب
جیسے کئی ہین ٹکڑی مری دل کی عشق نے	ایسی ہنی نہ ہاتہہ سی قصاب کی کباب

جو ابر رو ہی عشق مین آنسو کو ای ظفر
ہی ایسی منہہ پہ گوہر خوش آب کی کباب

منعم و مفلس ہین دونو بزم ہستی مین خراب	حال مستی مین ہی یہہ وہ فاقہ مستی مین خراب
ہین تیری وہ مست ہوتی ہین جنکی ہاتہہ سی	دو جہان ایک ضرب تیغ و دستی مین خراب
یہان تک تنی ور نہ کسی مثال گرد باد	گہہ بلندی مین ہین ہم اور گاہ پستی مین خراب
صرف جو جام و سبو مین خاک اپنی ساقیا	ہاتہہ سی ہماری مے پرستی مین خراب
تنگدلکو یوان خرابی مین کہی دست فراخ	جس طرح سی ہوگئی ہی تنگدستی مین خراب
قیس اور مین عشق مین دونو ہین آوارہ مگر	وہ ہی جنگلمین خراب اور مین بستی مین خراب

حق پرستی کا جنہین دعوی تہا اپنی ای ظفر
عشق کی ہاتہہ سی ہین وہ بت پرستی مین خراب

ہی تیری قد کی سامنی سرو چمن خراب	ہین تیری رخ کی آگی گل و یاسمن خراب

مطلع ثانی

مطلع کو کہیں اگر اہل سخن خراب

۲۵

ہی ظفر ہم ور ہی ہو چپ چپ

تو موسم گرمی مین ہوی ہر زمین داوب

پر سوزش دل سی مری ٹھنڈی ہو گرمی ہوب

پوچھی جو مری نالۂ سوزان کی نگی

خورشید سی ہو بدن ...

اوس جلوہ سی ہون ...

ردیف الباء فارسی

یا تو وہ ہر روز اوس شیرین تجاہل سی ملاپ
یا کبھی برسون مین بھی ہا ہو ہی مشکل سی ملاپ

یا سکی ابرو ہی کا ہی میل ماہ نو سی کیا
بلکہ ہی رخسار کا ہی ماہ کامل سی ملاپ

یون جو مل بیٹھی تو کیا ہی دل لگی کا جب مزا
دو تو ہم تم ایکدل ہوجن لگا ہو دل سی ملاپ

چوستا ہون مین لب ہر زخم سی اوس تیغ کو
جو کہ رکھتی ہی زیادہ دست قاتل سی ملاپ

دل سا ہی لگ چلنی والا کوئی ہو تو خال خال
جو بڑا ہی ملکی خال رخ سی تل تل سی ملاپ

گر ارادہ ہی کہ پہنچون منزل مقصود کو
عشق سی مل چل چھوڑ اس مہر منزل سی ملاپ

جسکو ہو جہل مرکب اوس سی کوسون دور بہاگ
ای ظفر اچھا نہین ہی ایسی جاہل سی ملاپ

ساتھ میری چلی چلو چپ چپ
راہ مین تم نہ کچھ کہو چپ چپ

گھر مین چل کر شکایتین کرنا
یہان نہ مجھسے گلہ کرو چپ چپ

کہین ایسا نہو سنین دو چار
مجکو تم ایک بوسہ دو چپ چپ

راز پنہان فغان سی کھلتا ہی
حضرت دل بس اب رہو چپ چپ

میری جاتی ہی اونکی غیرون سے
بہہ لگی ہی جو نی گفتگو چپ چپ

بوسہ چشم سرمہ سا دی دو
منہہ سی کیا مجھسی کہتی ہو چپ چپ

۲۰۶

مارا ہی مجھی غمزۂ پنہاں سی جو تونی	تو منہہ تو مری گور پہ بادیدۂ تر ڈہانپ
کترتی ستاروں کی فلک جیب نہیں سکتا	لیںگے اوسی اشک لہ سوا کی شرر ڈہانپ
تر ہو عرق شرم سی کیا کیا رخ خورشید	تو سینہ مین اپنی جو نہ مین داغ جگر ڈہانپ

نازان ہو نہ دکھلاکی کسیکو ہنر اپنا
تو ڈہانپ کے عیب کیا تو ظفر ڈہانپ

سبب ہے کیا جو یوں اپنی مہربان ہین چپ	نہ بولتی ہین ہنستی ہین غنچہ سان ہین چپ
وہ لی رہی ہین مری ناوک ستم کی تیری	پڑی ہوئی ہین تیری صید نیم جان ہین چپ
دکھاتی اپنی وہ تمکین ہین او رہم حیرت	غرض کہ چپ ہین ادہر تو ہم یہان ہین چپ
بندھا ہی ہمنی مضمون خال لب تیرا	کہ جسکو سنکی ہوئی سارے نکتہ دان ہین چپ
زبان ہی منہہ مین ہماری بہی پر تیری ڈر سے	ہمیشہ رہتی ہم اس شوخ بدزبان ہین چپ
بہار ہو کہ خزان مثل بلبل تصویر	تیری فریفتہ اے شوخ گلستان ہین چپ

ظفر نہین ہی اگر باغبان کا کچھہ کھٹکا
تو آج کیون ہوئی مرغان بوستان ہین چپ

ردیف التای فوقانی

شانہ اوس زلف کی ڈالی ہی شکن مین انگشت	کون یون دیتا ہی کالی کی دہن مین انگشت

۲۷

۲۸

دلنی کی یون گہات مین چشم بت دلجو کی جست
جیسی آہو گیر کرتا ہی طرف آہو کی جست

دل تو کہتا ہی کہ تو کر جست چشم بام یار پر
پر نہین ہی ناتوانی سی میری قابو کی جست

صید زار ک خوردہ پرودر ی جہری لیکر جو وہ
دیکھی ہردم کوئی اوس شوخ کمان ابرو کی جست

مین ہو وہ چالاک جست مین کہ میری وقت قصد
ہوش اوڑی فصاد کی ہی دیکھکر لوہو کی جست

بانس پر نٹ کی کہان چالاکی ایسی ہو سکے
جیسی جوش گریہ سی مژگان پہ آنسو کی جست

ہی مین پرگاہ اور گاہی فلک پر مثل برق
کیا کہون شوخی سی اوس شوخ تندخو کی جست

جا نہین سکتا دل اوسکی سامنی اکر ظفر
وہ بلا ہی اوس خدنگ غمزۂ جادو کی جست

واسطی عمر کی ہر وقت ہو خلوت کا وقت
ہو کسی وقت نہ میری لئی صحبت کا وقت

صبحدم اوٹھ کی نہ ہم دیکھین ترا منہہ کیونکر
نور کا وقت ہی قران کی تلاوت کا وقت

قامت یار کا آجای ہی جس وقت خیال
میری حق مین ہی وہ ہوجاتا قیامت کا وقت

آئی مدہین وہ جاتین نہ برہم ہو کر
حضرت دل نہین یہہ وقت شکایت کا وقت

اوسکی فرقت مین عجب حال ہی اسوقت اپنا
ناصحا جا نہین یہہ وقت نصیحت کا وقت

کیا کہین اپنی مصیبت کہ خدا ہمین میری
ہمیہ ہر وقت گذرتا ہی مصیبت کا وقت

اثر نالہ مین ظفر مہر محبت ہی کہان
ہی یہہ وقت اور گیا مہر محبت کا وقت

کیا غضب مین ہر ظالم اری غم کی دانت ...

... زلف بھی درہم کی دانت ...

مطلع ثانی

لگتی ہی شیرین ہمین اوس لب کے بات چیت
وہ خفا ہو کر جو کہتی ہین تو ہم ہوتی ہین خوش
قتل کر ڈالی ہزارونکو ہی ایکبات مین
خوش ہی سی اپنی وہ دیتی ہین کوئی بوسہ ہمین
باتین اگلی ہی عنایت کی ہین اب غم مین کہان
زلف سرگوشی کری ہی کہکی اوسکی منہہ پہ منہہ

اور ہی معلوم ہوتی تلخ سب کے بات چیت
کالیون مین بھی ہی اونکی اپنی ڈہب کے بات چیت
یاد ہی اس پر کو اس غضب کے بات چیت
ہم نہین سکتی اونسی کچھہ طلب کے بات چیت
ہی خدا جانی یہہ کب کا ذکر کب کے بات چیت
تو نی اے شانہ سنی اس بے ادب کے بات چیت

حرف رنجش درمیان آنیکا ہی کچھہ تو سبب
ای **ظفر** وسنی نہین یہہ بے سبب کے بات چیت

ردیف التای ہندی

کیا بوسہ تیری لف کا تب بے ہی لیا جھٹ
ڈر اوسکی بگڑ نیکا نہین ڈرہی تو یہہ ہے
جا بیٹہگے جیسے غنچے اگر باغمین بلبل
تساہ کی کبھی ایک جھٹکتے نہین اور نکلے
جب تو لعل نمکین یاد کسیکا

ہین ہم بھی عجب کوئی بلا نوش بلا چٹ
لیگا وہ ابھی دل سی کوئی بات بنا جھٹ
دینگی یہہ تجھی جسکو نہین کہہ اوڑا جھٹ
زلفونکی ہمین لینی بلائین مین چنا جھٹ
آتا ہی تو آجاتا ہی بس منہہ مین مزا جھٹ

ای یار زلف یار مجھی کیون ڈسی ہی تو
جیتا اگر ہی لینی مجھی اوسکو جا کی کاٹ
گرین کی تاری کرتی ہین ہم صبح سطح
دیتی ہین رات بھر ہین اوس مہ لقا کی کاٹ
حاضر ہین چارون سینہ و دل جان اور جگر
جو رنگ کاٹ تیغ نگہہ کا دکہا کی کاٹ
مغرور کوہ عشق اگر کا بنا
ای بندہ **ظفر** تو بنا کی کاٹ

مطلع ثانی

لٹرایا سراپنا مری فرقت مین یہہ ہنسے
ہی رنج مجہی سینہ کی کیون آبلی پہوٹی
دل سنگ سی گر نیرا تو کیا اسی حذر کر
صیاد جفا پیشہ نی چہوڑا ہی کسو وقت
اسطرح لگایا ہی گلی سی تجہی کسنی
تیرونکو تیری جب کہ سینہ سی نکالا

سب گہر کی ہماری در و دیوار گئی ٹوٹ
افسوس کہ پر گوہر شہوار گئی ٹوٹ
یہہ نالی وہ ہین جنسی کہ کہسار گئی ٹوٹ
جب بال و پر مرغ گرفتار گئی ٹوٹ
جو آج گلی کی یہہ تیری ہار گئی ٹوٹ
پیکان کئی ٹوٹی گئی سوفار گئی ٹوٹ

عاشق جو ہوی آہ ظفر کافر دیندار
آپ آپین سب سبحہ و زنار گئی ٹوٹ

وہ کہا گئی سو بار مری آگی قسم جہوٹ
جو سوز محبت سی لگی آگ ہی دل مین
وہ چاہین سو لکہین ہمین پر ہم انہین قاصد
کیا دیکہا خدا ئمین اگر تجکو نہ دیکہا
ہی ابروی پرخم کا تیری اور ہی عالم
جو ظلم و ستم کہتی تیری سچ ہی ستمگر
سجادہ کہانی تہی ہی جہوٹ سراسر

اور پہر ہی یہہ دعوی کہ نہین بولتی ہم جہوٹ
تم اسکو بہا سکتی ہو ای بدہ نم جہوٹ
کیا دخل کرین خط مین جو لکہے رقم جہوٹ
یہہ بات ہی سچ ہان نہین واللہ صنم جہوٹ
تیغ صفہانی مین کہان ایسا ہی خم جہوٹ
اور جتنی بیان کیجی تیری لطف و کرم جہوٹ
لیکن نہین عاشق کا تیری قصہ غم جہوٹ

دم دیتی ہین ہم اور یہہ تو وہ مارتی ہین
[illegible] ہین گردہانہ تو ہم دیتی ہو دم جہوٹ
سو بار کہا اسکو بکار [illegible]
کرتا ہو ظفر جو تمہی بن ہی سو ہم جہوٹ

رات کو جاتی ہی تم غیر کی گہر سچ ہی کہ جہوٹ
[illegible] ہی آپ مجکو دیکہکر سچ ہی کہ جہوٹ
اوچہی انکہی سی ہی سمجہی لو ہم [illegible]
ای صبا تو سچ بتا دی یہہ خبر سچ ہی کہ جہوٹ
اپنا جلوہ تم دکہا دو [illegible] سو ہم
ہم جو کہتی ہین نہین تم تک [illegible] سچ ہی کہ جہوٹ
کہینچتی ہین آج ایدل اونکو ہم اپنی طرف
دیکہتی ہین جذب الفت ہی اثر سچ ہی کہ جہوٹ
جو ہین [illegible] سر بسر مضمون الطاف و کرم

[illegible] جالی [illegible] یہہ سچ ہی کہ جہوٹ
اپنا دل بہر [illegible] سچ ہی کہ جہوٹ
[illegible] سچ ہی کہ جہوٹ
غنچہ دل ہی ظفر [illegible] سچ ہی کہ جہوٹ

[illegible] سچ ہی کہ جہوٹ
[illegible] سچ ہی کہ جہوٹ
[illegible] سچ ہی کہ جہوٹ

جو ہر بات پہ پہراتی ہو جہوٹا سا کہیے
منہہ سی لوگونکی یہہ سنتی ہین کہ آج آگئی وہ

دیکہی بات ابہی کیا بندہ درگاہ کی جہوٹ
پر خدا جانی خبر سچ کہی انوہ کی جہوٹ

ای ظفر دلمین ہی جو تیری وہ سب جانتے ہین
بول محفل مین یاران دل آگاہ کی جہوٹ

ہماری پاس سے نہ آتی ہو تم لیتی ہین کروٹ
ہین کر تیر حسرت آج لوگہر سی نکالے ہیر
وہ بت پتہ عنبر سی کرتی ہین باتین بیانی سیر
تماشا قدرت حق کا نظر آتی تجہی زاہد
نہ او ہین کشتہ رفتار تیری شور محشر سی
پسینے سی ہمارے آج ہی بوئی گلاب آتے

خبر ہی ہو آج سینے پر کرینگی خوب ہم جہت پٹ
ادہر بجہا جہبر کہٹ ہی ہر بجہا ہو اسر کہٹ
اگر نین نگر نہ میری اشک حسرت انکہہ سی ہٹ
اوہہاد ی وہ بت کافرا گر منہہ سی گہو نگہٹ درا
نہین جب تک ہوت کانوں سی تیری پانو کی آہٹ
ہوئی تہی خواب مین کس گلبدن سی ہمکو غت

مجال نہہاں ہو بہی ظفر یو نتو نہین ہمکو
تصور سی مگر ہم چوستی ہین یار کی جو گہونٹ

ردیف الثاء مثلثہ

خدا جانی ترا کل ستی یہان انکا کیا باعث
کوئی مقصد ملا رستی ہین او دستی ہمکو بہکایا

ہوئی تقصیر کیا ہمسے قسم کہا نیکا کیا باعث
کہ یہانتک کے اوٹہی گہر کو پہر جانیکا کیا باعث

ہوا ہی عہد مین ظالم تیری جفا کا رواج
جو دیکھین خوش نسی مری ہاتہہ اوس نگار کی سیخ
ترا مریض کرہی کیا کہ درد فرقت مین
جہکا رہی ہی جو یون چشم سرمگین نرگس
کرہی کیونکہ وہ عاشق کا بی تامل خون
بدنیہ سمجہی ہی مجنون برہنگی کو لباس
تہا مین پہلی ہی تہی جوش ادا بر بسیا تہا
وہ خط ہی لکہتی ہین خط غبار سی ہمکو

کہان ہی رسم محبت کہان وفا کا رواج
تو گلرخون مین نہ ہرگز رہی حنا کا رواج
نہ ہی دوا کا رواج اور نہ ہی دعا کا رواج
ابہی ہی کچہہ چمن دہر مین حیا کا رواج
کہ جانتا ہی نہین اُسمین خونبہا کا رواج
دیا جنون نی اوٹہا جامہ و قبا کا رواج
جو تیری عہد مین ہی غمزہ و ادا کا رواج
کیا کدورت دلنی یہہ گم صفا کا رواج

سمجہہ کی دیجو ظفر دلبرونکو دل اپنا
کہ ہی یہی رسم آئین اور دغا کا رواج

دیکہو کس خوبی سی ہی اوبرین من دلجو کی کج
چرخ کجرو سی نہین جاتیگی ہرگز کجروی
دیکہتا ہی خم کو شمشیر صفاہانی کی کیا
تہا اوٹہا ضعف سے جہکگر جو نرگس کیطرح
بانکپن کی چال چلتا جیسی ہی وہ مست ناز

دیکہا ہو یگانہ ایسا شاخ مین آہو کی کج
ایغزیزو ہی طبیعت کچہہ مین خو کی کج
ای بصر دیکہہ تو تلوار اوس ابرو کی کج
رہ گئی گردن مریض نرگس جادو کی کج
ہی کہان رفتار ایسی موج آبجو کی کج

ہاری کس کج ادائی نی خدا جانی اودہی
قسمین ہی ہی جو ہزاری گزند لیکن کہن
بانکپن ہیسا ہی ایسا کوئی ظفر زبانی ہی
ہو کجی بالکہ جو بسمار اودہی میرو دکی کہن

تو کمرکی حظ ہی بہت زبانی ہم جو ہیں ہے
برا ادمی جو ہیہی کوئی بہتم تو ہین ہے
تا ہو تو مین اہی کنندی کی ظالم جب کسا نہ تو

دو چار بہہ پہول ایسی کبہی گور پر تو ہین ہے
کوئی نور وی گور غریبان پہ ابفلک
آئی اگر نہ شمع کبہی ابر تو ہین ہے
جیسا دلی بجہا نی دیا مجکو داغ ہے
لیکن صبا کی ہاتہہ دی ایسی پر تو ہین ہے
خط دیکی نامہ بر کو نہ بہیجا ہی کب سا ہوا
دیتا ہون ہاتہہ اشک کی لخت جگر تو ہین ہے

یار اجل ہی ای ارہی کہہ دو یار
ہی درد دل کا میری کوئی چارہ گر تو ہین ہے
دلسی ہی مین ہی یا ادہر کوئی جو بیخبر ہے
دیکہتا ہی ہی خود اوسی ہی ظفر تو ہین ہے

[illegible]

[illegible]

جو تیری تیغ غم عشق سے ہون سینہ سپر	وہ بجز داغ جگر ہون نہ سپر کی محتاج

چشمہ و دجلہ و جو بحر و سحاب نیسان
اے ظفر سب ہین مرے دیدۂ تر کی محتاج

ہین تیری شیفتہ نہ زال نہ زر کی محتاج	ہو کی اک بار کی ہین ایک نظر کی محتاج
جنکو بوسہ ہو میسر لب شیرین کا تیری	اے شکر لب وہ نہو قند و شکر کی محتاج
دیکھی کسکی بہروسے پہ ہل اپنا اوسکو	نالہ و آہ تو دونو ہین اثر کی محتاج
سامنے تیغ غم یار کی سپر بازہ وفا	ہون بجز داغ محبت نہ سپر کی محتاج
اشک و لخت جگر اپنے کی بدولت عاشق	ہون دنیا مین کبھی لعل و گہر کی محتاج
نکہت گل کی روش رہتے ہین جو خانہ بدوش	وہ مسافر نہین اسباب سفر کی محتاج

دل سے ہی دلکو ظفر راہ نہوگی ہرگز
اونکی ہم اور ہماری وہ خبر کی محتاج

ردیف الجیم فارسی

ہر ایک کے سر پہ تیغ نہ یون بیدریغ کھینچ	تو آتا تہا قتل خلق سے اے خانہ جنگ کھینچ
تو وہ ہی کج حسن ظالم تیری ہو وین	لیجاتی آشنا کو ہین شل نہنگ کھینچ
اے شوخ تجھسی عالم تصویر کی شبیہ	کیا نہ ہی لیں مصور چین و فرنگ کھینچ

۳۲

[illegible]

جسکا آسمان نہی یہہ آفتاب ایک ... چار پانچ

ایسی ہین میری داغ جگر تن چار پانچ

مین عشق ہی بہری ہوی لیکن ہم او ...

کرتی ہین روز میری ابر تر تن چار پانچ

اور داغ تن غلط مین چار اور ... پانچ

مطلع ثانی

... چار پانچ

... نظر تن چار پانچ

گریہ ہی جوش ہی گریہ کا تو کو یدم مین

پاٹ دریا کا ہی کا میرا دامن سچ مچ

گل جو بہی تو نہین جامہ مین سماتی صبا

آیا کیا باغ مین وہ غیرت گلشن سچ مچ

اہی جاون اگر مجکو یقین ہو کہ وہ شوخ

انکا گور پہ میری بس مردن سچ مچ

یون ہی زلف ہو اسکی وارا مین دلمین

کاٹ کہائیگی اہی اور کی یہہ ناگن سچ مچ

جب سی ہی نکین لب نازک اوسکی

برگ گل بنگئی برگ گل سوسن سچ مچ

قشقہ ماتہی پہ ہی زنار گلی مین ہی ظفر

بنگیا عشق مین اوس بت کی برہمن سچ مچ

نقاش نقشہ کہینچ سکی اوسکا گر تو کہینچ

کیا کہینچتا ہی دیکھین ہان گر تو کہینچ

کیون کہینچتا عبث ہی دلا آہ بی اثر

گر جانتا ہی کچھ بہی اپنی ہمین اثر تو کہینچ

قمری پہ کیا کریگا ستم اور عشق سرو

ڈالا گلی مین طوق دیا دار پر تو کہینچ

کہتا ہی جذب شوق کہ مین کہینچلون ہار

اوس سنگدل کو لای کبہی ایدہر تو کہینچ

بولیگا اوسکی سامنی ای غنچہ منہہ ہی کیا

باہر تو اپنا جیب خجالت سی سر تو کہینچ

کیون ڈر رہا ہی اگر میری قتل پر

تلوار تو نی باندہی ہی ای فتنہ گر تو کہینچ

ایسی نہین ہن وہ تو چلی آئینگی ابہی

تو اونکا انتظار ظفر دو پہر تو کہینچ

۳۴

... ہوی تن چار پانچ

لیکن ... عیب و ... تن چار پانچ

... ظفر تن چار پانچ

ردیف الحاء المہملہ

... ہین ناصلاح

دل عشق مین جو میری ... کیا صلاح

... صلاح

... صلاح

... صلاح

[illegible]

سر گوشی اوس سے الف جو کرتی ہی مدام
تشاید تیری پہنسانیکی ہی کچہہ دلا اصلاح

دیتا ہی کون کوچہ قاتل مین اپنا سر
جبتک کہ ای ظفر نہین دیتی قضا صلاح

گرچہ بہاءین یار میری سو کسی طرح
پر ایک سے نہ دلکی بجہی لو کسیطرح

ناخن سی تیری بانو کی ہمسر نہو سکی
ای مہر و شش فلک پہ مہ نو کسیطرح

ہر چند ہی نصیب پہ موقوف وصل یار
پر چہوڑی نہ اوسکی تگ و دو کسیطرح

اوس تنگ گنبد مین کا دل آدمی سی شوق
جبتک ہی نہ کم نہو یکجو کسیطرح

ناصح نصیحتین کہو کس کس کی ناصحو
وہ کہتی ہین کسیطرح اور تو کسیطرح

مین ضبط گریہ کرتا ہون سو سو طرح مگر
اشکو نکی میری تہمتی نہین رو کسیطرح

خورشید وار جنکی ہین دل روشن ای ظفر
ہر جای اونکا جہہ پہ ہی پر تو کسیطرح

دیکہی اوس ابرو کی جو تصویر کو اچہی طرح
پہر مصور دیکہی کب شمشیر کو اچہی طرح

بن پڑہی پڑہی خط پر نری یکقلم منشی کیا
پڑہ تو لینا تہا میری تحریر کو اچہی طرح

دیکہا جب گردش کو تیری چشم کی افتنہ گر
تہمی جانا گردش تقدیر کو اچہی طرح

اپنی کیا اچہی عمارت پر ہو نازان غافلو
دیکہلو اگلو نکی تہا تعمیر کو اچہی طرح

۳۵

[illegible]

مطلع ثانی

اوسکی خلاف کرجو دل زار کی صلاح
لکہی وہی صلاح جو دلدار کی صلاح
ہی کام ہی یہ کہ تکانا تری ابرو کی منع کو
ہی کام مین مین بہی تلوار کی صلاح
آنکھیں کہیں جہان نظر کا تیری
زخم دل پہ مرہم زنکار کی صلاح

جب نکہت کی یہ اپنی اطوار کی صلاح
انکار کی کراتی وہ ہر بار کی صلاح
بس مشاہدت کا کہو میری از
یہان آتی ہی پہر بہی اوس یار کی صلاح
مرجاتی ہی ہو جہی بت کش مسیح
ایتو ہی ہی اس دل بیمار کی صلاح
ناصح تری بہی عقل بہی کیونکہ ہو
دیوانہ کیا جوان ہی ہشیار کی صلاح

٣٦

غیر سی پردہ کچھ کرتا ہی اونکو منظور	وہ نہ اپنا پردہ والان چہوڑین کسطرح
کوچہ قاتل میں تیری ساتھ ہم کیونکر جائین	تجکو تنہا ایدل نادان چہوڑین کسطرح
دل مرا حسرت سی کرتا خون اوس سی منظور ہی	غیر کی ہاتہو سی کہانا پان چہوڑین کسطرح

دل مرا جہوما ظفر اوس لب سی بردہ یکہی
غمزہ و ناز و ادا و آن چہوڑین کسطرح

بولا جو ایکطرح سی صنم دوسری طرح	پہر یہان بہی ہی خدا کی قسم دوسری طرح
ایکطرح اپنی اونکی ملاقات ہی سحر ہی	کچھ ڈہونڈتی نہین ہم دوسری طرح
گر ایکطرح کی ظلم یہ کرتی ہین صبر ہم	کرتی ہین کچھ وہ اور ستم دوسرے طرح
مجنونکی جو قدم بقدم ایکطرح یہ ہو	رکھی کبھی اپنا قدم دوسری طرح

قطعہ

یکبار ایکطرح یہ اونہین لکہنگی کو ہی حال	گر خط کری دوبارہ رقم دوسری طرح
اتہہ اوسکا قطع ایک تو ہوا ایکطرح پر	اور دوسرا جو ہاتہہ قلم دوسری طرح

جب ایکطرح یہ خبر ہی نہین دم یہ وہ ظفر
دسباز اونکو دیتی ہین ہم دوسری طرح

کیون لینگی اب وہ مجہسی گنہگار کی صلاح	دس پانچ دنسی اور ہی دو چار کی صلاح

جی چاہتا ہی جان ہی ہم دل یہان اون
یہی ظفر میں تیری گنہگار کی صلاح

بانکا ادائی بھر وسا کیا کہ ہین وہ بولتی	دو پہر ٹھہری طرح اور دو پہر سیدھی طرح
جو ہون ٹھہری ترچھی کہلا دو ہمکو انبا بانکپن	ہم ہین سیدھی سادھی ہمسی بات کر سیدھی طرح

پھر غزل کی اپنی ہی ٹھہری تاین سنگلاخ
ہمکو بھاتی ہی نہین ہی اے ظفر سیدھی طرح

او سحر کی دیکھ ستاری علی الصباح	ہی شرمگین فلک پہ ستاری علی الصباح
کیا قہر ہی کہ غیر کی گھر رات کو رہو	اور اوو ہانسی گھر مین ہمارے علی الصباح
سنبل چمن مین کیونکہ نہو غرق آب شرم	منہ دہو کی وہ جو بال سنوارے علی الصباح
ہوتا ہی تجھسی خواب مین جو شب کو ہمکنار	روتا ہی بیٹھکر وہ کنارے علی الصباح
خورشید کو نہ کیونکہ چڑھی تپ جو تفتہ دل	پہاسی کو داغ دل بھی اوتارے علی الصباح
گذرا وہ روز ہجر مجھی مثل روز حشر	جس دن وہ اپنی گھر کو سدھارے علی الصباح

مژدہ دیا صبا نی ظفر کیا کہ ہنس پری
گل کہکہلا کی باغ مین سارے علی الصباح

ردیف الخاء معجمہ

جنبش مژہ کی جو لخت دل خراب مین سیخ	دکھاتی دیتی وہ پروئی ہوئی کباب مین سیخ
ہمیشہ تان برا سمان کی ہاتھون سی	خط شعاع کی ہی قرص آفتاب مین سیخ

۲۰۷

ردیف الدال المہملہ

جلایا آہ کی شعلہ نی خیمۂ افلاک — پڑا ہی دیکھو تو کیا سوزش جگر کا فساد

زاہی مجہین اوراوسمین ہی مفسدونکی سبب — یہ ہی ادہر کا فساد اور نہ ہی ادہر کا فساد

بشر نہ جانی شیطان ہی وہ فساد انگیز — ہمیشہ کام ہی دنیا مین جس بشر کا فساد

ہزار فتنۂ محشر سی بہی زیادہ ہی — تمہاری چشم پُرفتن کی اک نظر کا فساد

بچشم غور جو دیکھا ظفر زمانہ مین — تو بازمین کا ہی یا زن کا یا ہی کا فساد

بہ سبز مہر ہی ستم ایجاد — دوستو مجکو دو مبارکباد

مطلع ثانی

دشت مین قیس کوہ مین فرہاد — دونو کہتی ہین مجکو یا استاد

بچ چکا جیتا اوسکی ہاتہہ سی مین — عشق ہی میری واسطی جلاد

خاطر گل ہی نازک ای بلبل — نکر اتنی چمن مین تو فریاد

خاک سی کشتگان خانت کے — نخل پیدا ہو تو ہو شمشاد

برق خندان ہی ابر گریان ہے — کوئی یہان شاد ہی کوئی ناشاد

دیکہکر حال بید مجنون کا — آیا صحرا مین ہمکو مجنون یاد

ہم ہوئی خاک عشق مین تیری — ہو گئی بلکہ خاک بہی برباد

بیری غرور گر یہی ہی دلکو ناہ کے
نسبت نہین ہی حلقہ گرداب سے بعید
ازبسکہ میری ہی گل سیراب سے بعید
میری گلی سی اونکو بگاڑین جو عید کو
ہی کیا ظفر عنایت احباب سے بعید

لطف دلکو سو رنجش سے ہو تمام
انسی مین ابر ہم تو کبھی سحاب سے بعید
عالم کو گر دوبی یہہ طوفان گریہ نہی
بجو میری دیدۂ پر آب سے بعید
وہ دیکہا ان ہو ہمین ہی ہمنی وہ رازہا
بیگانہ ہم نہین کری اداب سے بعید

جو بات دوست کی ہو تلخ تو ہی بیجا ہین	ہم اوسکو ایک دوا ہی سمجھین جانکی تلخ
کری ہی تیرا خط سبز تلخ کام مجہی	کہانسی لایا ہی ظالم یہہ نبات جہانکی تلخ
ستم ہی منہہ کی وہ میٹہی ہین دلکی زہر بہرے	بلا سی دلکی وہ میٹہی ہین اور زبانکی تلخ

غم اوسکا ایا ہی دلکو جلاکی تلخ نکر
ظفر کہاب کہہ آگی میہمانکی تلخ

ردیف الدال مہملہ

لب اوسکی ہین جو مے خوشگوار مین آلود	تو چہرہ سرخ ہی انکہین خمار مین آلود
اور سنبل کی چہری پہیری اشکبار [illegible]	کہ آستین نہی خون شکار مین آلود
تکیون ہو ابر گہربار آب شرم مین غرق	جو زلف ہو عرق روی یار مین آلود
ہمیشہ چہاتی ہین خاک دشت وحشت لیے	نکیونکہ ہم ہون سراپا غبار مین آلود
کہان ہی مجہین دم اتنا کہ نشتر فصاد	لہو سی ہووی نگہہ جسم زار مین آلود
تیری سینی کی خوشبو سی ای گل خوبی	تمام جامہ ہی عطر بہار مین آلود

ظفر وہ کہولی اگر اپنی زلف مشکین کو
ہوا کی جہونکی ہون مشک تتار مین آلود

عجب نہی جو اب دیدہ بیخواب سے بعید	اور صبر و تاب ہی دل بیتاب سے بعید

ردیف الزای المعجمہ

ظفر بستر پہ تجھ کی تعویذ
کبھی ہے خواب بندی کی تعویذ
نگہ دشمن کی دون منتھل کی تعویذ
کرے ہے بیمری اوس کی ہے جو منظور
جو ہوں یکجا ہوئی کا حل کی تعویذ
بغض اور حسن کی بیمار کو ہوں
جلانے ہیں عدو جل جل کی تعویذ
وہ کرتے ہیں جو عیسے گرچہ تجھ سے

کیا کاغذ کی کہتی ہے مرا ہیبت اور ہیبت کی بو
ہیبت کا جرہ کہتی ہے نامہ برا ہو تیغ بندی بر
شمشیر غمزی کی جج جبیدہ نشت کی کیا کیا
نشتر آسا مری نالہ نے اوسکی ناک جھیدی ہے
ابتدا وصل گرچہ جی تو ہم کیا جانے کیا کرے
خدا کرے ہیں ابتدا جانک اس ابتدی ہے

کیا عجب گر اثر شوق سے میرے اوڑ کر
اے ظفر تو بھی کبوتر کا شتابی کاغذ

جبکہ در پردہ کہیں سے لگے آنے کاغذ
اونکو ناچار پڑے سب سے چھپانے کاغذ
جوش گریہ کا برا ہو کہ ترے نامہ کو
دیا انکھوں نے بھی ہمکو نہ لگانے کاغذ
جتنے خط میرے گئے شوخ ستمگار کے پاس
اوسنے تیروں کے بنائے وہ نشانے کاغذ
پشتہ کی ہے خوبی کہ وہاں جو بھیجا یا
یہ کبوتر نے ہمارا نہ صبا نے کاغذ
اوڑ گیا خاک کہ تعویذ عداوت کے عدو
بھیجے جو کٹ کے لگے روز دوانے کاغذ
اب تک انجم سے قبا پر ہیں بہ پیچش بن روشن
گو کہ افلاک زمین کے ہیں پرانے کاغذ
شرح سوز غم الفت نے کہلایا یہ گل
لگے کلک پر بنا کر وہ جلانے کاغذ
وصف میرے الف العین کا لکھے اے شوخ
اشک خونیں سے جسے رنگین بنانے کاغذ

یہ جگاڑا ہمیں سونے دو جو کہنا ہو ہمیں
رکھ دو لکھکے ظفر اونکے سرہانے کاغذ

پی دھو کر تری ہیکل کے تعویذ
دے ہیکل اور حمائل کی تعویذ
گران ہوں سنے نازک میں تمہارے
جو برگ گل سے بھی ہوں ہلکی تعویذ
یہ جھمکیں شرم سے شبکو ستارے
تری جھومر میں ایسے جھلکی تعویذ

کیا ہی کاوہ کا بہ جال میرے ارمان
کر جیسی وال کی پائی گوہی کی
اونہا ارمان میرے جس دل ان کی جلا یا
کہیں ہے کی یا دو نے بیخ نا دی کی بوا
ظفر

یہ ہوا ہی کا لبان کہا باچ میں بیعت کی
[illegible]

جمن کو یاد کر کر ہم قفس میں اسقدر پہڑکے | کہ بازو ٹوٹ گرد و نو ہوی لوہو میں تجھ پر

ظفر دل کا محل مضبوط ہو نا ہی تو ہمت سے
یہ موقوف اسکا استحکام جو نہ پر ہی نی گچ پر

کیا عجب جذبے کہ یار دل غمناک میں تیر	تو وہ بہوا کی لگا ہی وہ جا کمین تیر
سرکشی کی ہی نشر اتری ہی اگر دو نان	کہکشان نے تیا ہی ہر شب جو نا کمین تیر
انکو انجم نکہو آتی ہین سو فار نظر	بیٹہی آہونکی میری سینہ افلاک مین تیر
کس کمانداری کی شست مین دو راندازی	کو سون پہر سمت پری ہین خس و خاشاک میں
جو کہ دنیا مین ہین الوہ دیکہ وحش ہی انہین	ہی ہر اک رو نکتا کو یا تن نا پاک مین تیر
دیکہنا جذب محبت کہ نہ نکلا ہرگز	رہ گیا ٹوٹ کے اوسکا دل صید جا کمین تیر

عشق کے رستہ مین ہر کام پر جی ہی ہی سہے
ہین بر ستی ظفر اس راہ خطرنا کمین تیر

زلف کہتے ہی تری الٹی انسے بچ کر رحسا ہی	نہ ہے بلا تجہہ او رہی کا وہ تہہ تجہہ اسیر رہی اور
سوتی سوچ تک اٹہی وہ نسب جو میری نالو	بولی نہ یہ یا لان کو ہی آج بس دوار ہی اور
اتا ہی جی دیکہنی کو انہی مریض الفت کے	دیکہکے تیری آنکہو نکو ہو جاتا وہ بیمار ہی اور
کبک اور راہی لیتا کبکی چال تیری ہی اقتہ خرام	لیک اور راہی جا کب ہے یہ تجہہ رفتار ہی اور

[illegible]

غضب سا ہی مری جان ہی اپنا یاران جہان میں ہم
اپنا دادی مجنون میں نا در [illegible]
بنا بنا ہمون نی نی کیا دری میدہ میں ہم
الہی لڑکی میں کیون [illegible] طالع [illegible] میں ہم
[illegible] گرد میں ہم
[illegible] دشمن [illegible]
کو اے صنم ہی عشق خدا [illegible] ہم
[illegible] کیسی طرح مردی میں ہم

تری آہ ہونی ہو کر مضطرب کیا کیا نہ ہنسا ہی
ہم اسد آنکو نہ اپنی ظاہر کئی کیا جھل کمین کیونکر
لب پر آہ دل جب نکلی سینہ میں نہ گھوبا ہو
نہ جو گذری دل زخمی پر اپنا حال کمین کیونکر
تغافل ہی میں کرد یا ہی آخر کام عاشق کا
ظفر ہشیار ہی وہ ہم ادا سی غافل کمین کیونکر

۱۸۱

ہوئی چمن از روی رحم کا عالم اور ہی
ہن لب جو پر شیخ صفا ہی کچہہ اور
غزل ہی بادۂ گلگون و ظرف دل کباب
ظرف نغمہ کا ہی یہہ سامان بہاری کچہہ اور
کی جو اور آئی تہی بجالائی نہ ہم
اس سبی ہی ابر ل سوا ہوئی گی پشیمانی کچہہ اور
در دندان اور ہین در عدن کچہہ اور ہین
لعل لب کچہہ اور ہین لعل بدخشانی کچہہ اور
دلی کیا جو لی جہان زلف پریشان کا
کہتی ہی آپکی تو قسمت مین پریشانی کچہہ اور
یون تو عالم مین ہزارون مین سخندان ای ظفر
پر ہمارا ہی یہہ انداز سخندانی کچہہ اور

ظفر وہ ہو بیگا ہونا ضرور ہی جسکا
کوئی ہزار کری امر لابدی مین بیر

ڈہونڈی کوئی کیا یار کا در چہوڑ کی در اور
اس گہر کی سوا تو نظر آتا نہین گہر اور

مطلع ثانی

ہم دیکہتی ہین اونکی نظر آج ادہر اور
معلوم ہوا او نکو ہی کچہہ مد نظر اور

مطلع ثالث

جسوقت ہوئی اشک فشان دیدۂ تر اور
دل اپنا جلا اور بڑہا سوز جگر اور
اس منزل ہستی مین کوئی آکی عدم سی
کیا چین سی بیٹہی کہ ہی درپیش سفر اور
گل پہولی سماتی نہین جامہ مین صبا کیون
کچہہ اوڑتی ہوئی آئی ہی کانون مین خبر اور
رسوائی جہان کیا ہوئی گر ہی ہم بدل
ہمکو تو ڈبو دیگا ہی دیدۂ تر اور
جب دل نسی تصور ہی رخ زلف کا تیری
او سدن سی مرا حال ہی شام اور سحر اور
ہر چند کہ تیرونسی ترا سینہ ہی غربال
اسپر ہی کہی جاتا ہی دل در جگر اور
کچہہ رونی ہو کچہہ ہستی ہو کچہہ جیب کی نالان
حال آپکا ہم دیکہتی ہین آج ظفر اور

ہی محبت ان بتونکی دلمین آجانی کچہہ اور
کفر تو یہہ ہی پر اسمین ہی مسلمانی کچہہ اور

لگ گیا دل تو بتان دلربا کی راہ پر
آئی یہہ کافر کیونکر خدا کی راہ پر

سر بازار عشق
کہیل بیٹہی ہین ہم اپنا وفا کی راہ پر
سر بکف ہی عاشق ترا جفا کی راہ پر
دیکہی ہر دم نسی پیارا قضا کی راہ پر
خیمہ زن ہی سدا اپنا ہم رضا کی راہ پر
عشق لیجاتی ہی جدہر سر بکف جاتی ہین ہم
کو چلیا رہنما کی راہ پر

جا ہمیں جانا ہی جا بیٹہی صبا کی راہ پر
کیا ہمیں بیٹہی نکل کر ہم صبا کی راہ پر
جا بہی ہی یہہ ہم ہم رہی ہین ہم دیکہا راہ پر
نقش پا دہ ہو دیا کی راہ پر
فتنہ محشر سی قیامت ہی کہان کی سر زمین
سربسجدہ ہین ہمیشہ نقش پا کی راہ پر
کیا ہمیں جاتی ہی ہمیشہ ہر بسم ظفر
جان دینی جا ہمیں سر نشان کی راہ پر

ہی صراط المستقیم اوسکی لئی جسنی ظفر
استقامت کے ہی تسلیم و رضا کی راہ پر

بڑہی جو عشق کی شعلہ سی دلکی داغ کا نور
بُری شہر ہی اپنی گر عکس دی ساقی کا
اگر کو اوسکی شب تار زلف میں ڈہونڈے
وہ ماہ باغ میں جسوقت چاندنی دیکہی
کری جو خال رخ یار سی وہ ہمچشمی
بغیر تیری ہی عاشق کی حق میں یار سقر

نہ پونہچی شمع کا نور اوسکو نہ چراغ کا نور
فزون ہو نور سی خورشید کی ایاغ کا نور
کہاں ہی عقل میں یہہ طاقت سراغ کا نور
تو دیکہی پہر کوئی اوسوقت صحن باغ کا نور
تو پہر یقین ہی کہ اوڑ جائی چشم زاغ کا نور
چراغ محفل یاران خوش دماغ کا نور

فروغ بخش ظفر قانعونکی چہرہ پر
ہمیشہ اونکی ہی لہاہی فراغ کا نور

کہلتا نہیں ہی حال کسی پر کہی بغیر
میں کیون کہوں آؤ کہ دلکی کشش سی وہ
کیا تاب کیا مجال ہماری کی بولیں
بیدرد تو سنی نہ سنی لیک درد دل
ہم ہیں وہ خاکسار کہ مانند نقش پا

بر دلکی جان لیتی ہیں دلبر کہی بغیر
اونکی دوڑی آپ میری گہر کہی بغیر
لب کو ہماری لب سے ملا کر کہی بغیر
رہتا نہیں ہی عاشق مضطر کہی بغیر
در پر جا دیا تیری بستر کہی بغیر

۳۳

تقدیر کی سوا نہیں ملتا کہی بغیر
ای ظفر ای بقدر

جو بیچا کی جیسی بادہ میخوار تر لب
غمزہ ہی کی چہرہ لیتی ہیں ذبح ہو چکی ہم
تو کیا کر لگا خنجر بیکار تر لب

ظلم ہر جو ہی ہمسری کیا نقصان ہم تو دیکھو
ای پری رو تونی دلکا آئینہ کو
کس کے ہم اپنے قدر راز تو ہ کینہ توڑ
پارہ پارہ کردیا ظالم کسی کے ہی

وہی فروغ محبت سی دلکی داغ کا نور
یہ نو بہی شمع کا نور ہی کہ تو نی چراغ کا نور

نوا فناکے عندلیب ہو باغ کا نور
بڑی شراب مین گر عکس ہی ساقی کا
نظر لگا ہی اگر اوسکی خال عارض کو
تو بہہ دعا ہی کہ او رجا ہی چشم زاغ کا نور
جمال حجمین ہو کہا روے صبح بہار
خود دیکھی ہی چہرۂ خوبان لالہ گلشن باغ کا نور
نظر مین وحشیونکی جوش ماہتاب ہی آج
عجب طرح کا ہی دامان کوہ و راغ کا نور

خواہان ظفر ہین دلکی دلبر کچھ ہم لو ہمین
اس جنس کو دکھا یا بازار تیر لیکر

ہی ابروئی پر ہم تیر تمشیر کے تصویر
تصویر ہی مجنونکی تشابہ ہو عجب کیا
دل اپنا گرفتہ ہوا احوال پریشان
کہتی محل خلد سی کیا تیرا تماشا ہے
خنجر ہو نیرا حلق پہ سینہ مین تیرا تیر
حیران رہی خود صورت تصویر مصور
دربان ظفر مین قلم شوق کی اپنی

بنتی ہی ہی سینہ تیری اک تیر کے تصویر
وحشت مین تیری عاشق دلگیر کی تصویر
دیکھی جو تیری زلف گرہ گیر کی تصویر
گویا وہ مکان ہی تیری تعمیر کی تصویر
ہون جا بجا کہنچے تیری نخچیر کی تصویر
کہنچے اگر اوس عالم تصویر کی تصویر
کہنچے ہی میری دلبہ میری تیر کی تصویر

عشق مین کب تک جبین ہم اپنا سینہ کو تنگر
واہ واکیا صانع قدرت نی انکہو مین پرکی
تیغ ہمسر تیری کوئی بن سکے
تہہ تو بن محتسب تیر کہ تونی سنگدل
گر کبھی ہو وصل کا مکتب تو ہم اوسکے عوض

جبین ہی کہا جا ہین ہیر نگینہ کو تنگر
پھر دکھی موتی سی ای ماہ شبیہ کو تنگر
تیغ کررہ جا ہین لو ہی قرینہ کو تنگر
ریزہ ریزہ کرد یا پہر سی مینا کو تنگر
دن گذارین جہانی اپنی اک مہینا کو تنگر

سہرا

دہ ماہ رو ہو جو اوس چاند سی محل سی عیان
زیادہ ہو دو ہی مری گرفتہ و داغ کا نور
ظفر سخن سے مری ازدوی ابر جوش و داغ کا نور
نگاہ دیدہ باران جوش سی بار کا نور

مطلع ثانی

جو دلمین کبھی اور ای تمہیں سی یار کا نور
ہرات برات سے ہی جی ان سیکڑا اور
دن اور ہی ات اور ہین اور زبان اور
نہی ہین جو رقیب جہان وہ جہان اور
سمجھا ہی ہم نے دل ہی جان ہیری دوپہر اور
اب کہا ہی ہم سی کر جام بہا لیا بھی ہم
دی جام ہیں ہم سی کہی دن اور
من جب ہون ہم سی کہی دن اور

[illegible]

دی جام ہو گر جام پیالے مجھی ساقی		ہیں لب پہ لکھوں منہ سے کہی جاویں کہ ہاں اور
جلجائیگی ای برق نہ ہو دیکھ مقابل		ہے سوختہ جاں تو نکا دم شعلہ فشاں اور
کچھ ہے چشم تر و سوز جگر پر نہیں موقوف		افشا ہے محبت کے بہت ہیں نشاں اور
کس طرح غم یار کو میں دل سے نکالوں		جا ہے یہ کہاں سکا ہکا نا ہے کہاں اور
کیا ہو ویگا ایک چاک کو سینہ سے سی سے		دل میں تو ہزاروں ہیں ابھی زخم نہاں اور
یہ شوق شہادت کی ہے تاثیر کہ قاتل		ہوتی ہے مری خوں سے تیری تیغ رواں اور
دوں دل میں جگہ کیونکہ اوس پردہ نشین کو		اس سے ہیں بہتر کوئی پردہ کا مکاں اور
محفل سے اوٹھا غیر کو اور اسکی عوض تو		رکھدے مرے چھاتی پہ کوئی سنگ گراں اور
تو گھر کو بہار اپنے خدا کی لئے ناصح		ہوتا ہے تیری باتوں سے ہی مجکو خفقاں اور

منہ خوب پہ سیا ہی جو ہوتی ہے ہوا نبد
بہتی ہیں ظفر اشک دم ضبط فغاں اور

ردیف الزای ہندی

مین نہیں کہتا کہ دل تو نے لیا جاں تو چھوڑ	٥	پر خدا کی لئے کافر مرا ایمان تو چھوڑ

مطلع ثانی

تیرہ ماں چھوڑ نہ پر زلف پریشاں تو چھوڑ		دور لب حسن پہ تو کوئی نگہباں تو چھوڑ

۵٠

[illegible]

ردیف الزای معجمہ

[illegible]

[illegible]

ای ظفر تو [illegible] ایسا اپنا قلم تیز

گر تو کسی سی حرف و حکایات چند اور
ای یار رو بھر کہان کہ ہمی بات چند اور

۳۶

کیون ہمیں خط نہیں لکھتی کسی عنوان عزیز	نہ کہلا بھیجے یہہ مضمون کہ عدم میں جا کر

ای ظفر ہی وہ ستمگار نہایت سفاک
مل مری اپنا اوسی دیکھہ کہا مان عزیز

کرتی ہو تیز ہو کی جو ایسی کلام تیز	کس وقت کہو تا ہی تمہین یہہ غلام تیز
ساقی شراب دی ہی جو اونکو مدام تیز	تیزی ہی میکشونکی طبیعت مین اور ہے
قاصد کا کچھہ خوشی سی اودھر ہی خرام تیز	لایا جو خط کا ہی شاید کہ با صواب
کاغذ کی دوڑنی لگی گھوڑی مدام تیز	کیا جانی کیا ارادہ ہی اونکا کہ ہر طرف
وہ وقت قتل عاشق بی ننگ و نام تیز	کرتا ہی سنگ سرمہ سی تیغ نگاہ کو
روکی لگام جاتی ہی یہہ بدلگام تیز	کسطرح کو ہی ابلق لیل و نہار کو
دیکھا نہ آفتاب کو یون وقت شام تیز	گرمی ہی کیا ہی یار کی چہرہ مین زلف
کی ہی چہری برای اسیران دام تیز	صیاد ظلم پیشہ نی کچھہ آج بطرح

تیری طبع کی لئی می ہی ظفر مفید
کردیتا کند ذہن کو ہی ایک جام تیز

تو دو نو بھوین اپنی بناو گی خم تیز	لی میری پی قتل کو تیغ دو دم تیز

مطلع ثانی

[illegible]

تو دھو لیکر شراب مشکبو تیز	مری گر زخم کو دھونا ہی جراح
کئی ناخن ہین پھر بعد از رفو تیز	سر چاک جگر دست جنون نے

ہزار آتش زبان دشمن ہین لیکن
ظفر سب پر ہی تیری گفتگو تیز

امید وصل ہین ہی ہو گیا وصال اکروز	گیا نہ ہجر کا دل سی غم و ملال اکروز
بغیر اوسکی مجھی ہی ہزار سال اکروز	اگر نہ آیا وہ دو چار روز کیا ہوگا
تو زندگی مجھی ہو جائیگی وبال اکروز	خیال زلف پڑا گر یونہین خیال مری
کریگا ایک زمانہ کو پایمال اکروز	حرام ناز سی تو رفتہ رفتہ فتنہ خرام
دکھا دی یون اگر اپنا وہی جمال اکروز	چمک چمک کی نہ پھر روز نکلی یون خورشید
کہ ہر کمال کی ہی سطی زوال اکروز	کمال حسن پر اے مہ جبین غرور نکر

گلیمن یار کی گر خوب گریہ زاری
بخار دلکا ظفر اپنی تو نکال اکروز

چاہیی ہمکو نشا ای ساقی گلفام تیز	آج ہی ہندی ہوا دی تو شراب انجام تیز
آج لایا ہی ہانسی کچھ نکچھ پیغام تیز	تیری رفتار ہی قاصد کی ہمیر کھل گیا
ای ستمگر تو نی کی کسو اسطی صمصام تیز	قتل کو میری نگاہ تیز کافی تھی تیری

۴۷

ناصح زبان جو یہ زبان جو ہمن دراز

باری کیا وہ بزم اون کی مختصر
جاچو کہ قصہ عشق کا ای کوہکن دراز

ردیف العین

کہی ای عشق ظفر عقل کا نہ مان کہا
غم بس چکا اداب من ادب سے کے بس

ہی نہی [illegible] عقد [illegible] ہی بس
ہی [illegible] ادبی کی تری طعن ... [illegible]

در اہی [illegible] گری لگی اپنی دلبن جہا
گئی ہین [illegible] اوس حبیب کی بس

نزاکت بن ہی ہم [illegible] غم بن
علاج دیکھ چکی ہم اپنے طبیب کی بس

خدا ... جو ز دو عار عشق کو اسکا
نہی جو غم [illegible] رقیب کی بس

دری محلہ مین ہی اوس کی [illegible] دور سے
...

سر گہر مین آفتاب کے ہی یا کہ جلوہ گر
کہتی ہین اسکو وہ ہنر ور زمانہ مین
سمجھو تو اسکو عقد ثریا فلک پہ ہے

جام شراب مین ہی رخ سیمبر کا عکس
جن پر کبھی پڑا ہی نہین ہی اختر کا عکس
اوس مہ جبین کی کانی عقد گہر کا عکس

کس کس ادا سے دیکھی ہی منہہ ہی بلا کے منہہ
وہ آئینہ مین اپنا اور اپنی ظفر کا عکس

جمع کر سکے تمہین جب ہزار ہو ہوس
منتشر کی ہی جب گردش تقدیر ہو بس
کہو اوس رعد فرشتی نہ غزالہ تا
تیری کہو دیکھا مر اناد تسبیح ہو بس

۱۳۸

ہر بار زلف کھول نہ ای خود پسند بس
جسکو سناؤن درد دل اپنی اوسکو تاب
بر باد خاک ہو چکی اس خاکسار کے
اوس روئے آتشین پہ جو خال آ گیا نظر
اتنی زبان دراز نہو یہان ہی ای زبان
ڈرتا ہون جل نجائے کہین خیمہ فلک

دل ہو چکی ہزار دن اسیر کمند بس
سنتے ہی یہہ کہی کہ بس اور نہ پند بس
ای شہسوار روک عنان سمند بس
دل میرا جل گیا وہین مثل سپند بس
بس بس اب آ گئی کھنچی جان اپنی بند بس
ای آہ سوزناک نہو تو بلند بس

رکھدو پیالہ جتنی کہ پینی تھی روز مے
تم آج پی گئی ہو ظفر اوس سے دہ چند بس

سناؤ اور جو تم دلکو اضطراب کے بس
ہو جو وصل نصیبون مین کیا چلی تدبیر

یہہ خاک ہو تو چکا رشک سے رقیب کے بس
کسو کا چلنا نہین آگے کچھہ نصیب کے بس

ای [illegible] اوس زلف کی [illegible]
[illegible] ہی اوس [illegible] سبب
[illegible] خاک [illegible] سے ہر جو اس
[illegible] جو اس
[illegible] نصیب جو اس

[illegible] ہر جو اس
[illegible]
[illegible] غضب
[illegible]

سیکڑوں جانین ہی ہاتھ سی ای صیاد و ستم
باد شاخ گل ہلا کر دلکو کرتی ہی فگار

جبکہ بلبل کو دیا منصب ہزار عشق نے
مجکو صیاد جفا پیشہ نی ڈالا قید مین

یون گرفتار ہین ہم جیسی عصا فیر قفس
ہی بجا جو بس قفس کو گر کہون پیر قفس

کی مقرر اسکی خاطر پہلی جاگیر قفس
نی قصور دم ہی اسمین نہ تقصیر قفس

شاخ گلمین جا ہی لٹکا نا اسکا ای ظفر
بڑہتی اس لٹکی سی ہی بلبل کی توقیر قفس

باب الشین معجمہ

ہمکو نسی میری رہتی ہی ذرا سے کی بارش
آتی ہین خیال انہی محبت مین تمہارے

رونی نی میری بار کہی یہان نسی و گلا
اب اسکی عوض گلبونکی رہتی ہی بوچہار

ہی ابر و مرگانسی تیری دل یہ ہمارے
مینہ برسے اگر شیخ مین کچہ ہی ہو گرامت

برسو نسی یہان ہے یونہیں برسات کی بارش
رہتی ہی مرے لیہ خیالات کی بارش

نابع ہوی افسوس ملاقات کی بارش
ہی آگی جو الطاف و عنایات کی بارش

تیرونکی ہی اکثر تسی شہامات کی بارش
ہوتی نہین بانونسی کرامات کی بارش

کیچڑ ہو کہ پانی وہین بھین گی ظفر ہم
کب روکتی ہی راہ خرابات کی بارش

۵۰

یون چمن مین آیا ہی اگر اوسکی کرون | ہو گی وہ ناخوش کہی ہی یا یہ چہ خوش

ہی وہ جانان دشمن جانی مرا | دوست اپنا اوسکو مین جانون چہ خوش

تو بہی خوش خوش وہان غیرون مین ہے | کہا و نمین یہان تسکے افیون چہ خوش

او نہہ گیا جو پاس کرکے غیر کا | اوسکو مین پہر پاس بہلاؤن چہ خوش

وادی وحشت مین میری طرح سے | خاک اوڑاتی ہی ای مجنون چہ خوش

وہ خطا وار ونمین ٹہرائین مجہے | اونکو مین خط لکہہ کی بہجواون چہ خوش

ہون وہ مثل زلف برہم اور مین | اونکی زلفونکی بلائین لون چہ خوش

ای ظفر دامن سی اوس سفاک کی
کوئی دہو ڈالی ہمارا خون چہ خوش

جیسے نکالی تونی ہی آہنتین تراش | لاکہون چمن مین ایک سے ایسی نہین تراش

کرتی ہی اوسکی ساعد نازک سے ہمسری | ہیکو چمن سی شاخ گل یاسمین تراش

دلکو تراشا کاوش مژگان نی اوسکی یون | جیسے تراشتا ہی نگین کو نگین تراش

بوسکی اوس زمین کے فلک سے جہکی ہلال | جیسے کہ ہی پہیکے ناخن با جبین تراش

یکقطرہ خون نہین غم و اندوہ کی سوا | باور اگر نہین دل اندوہگین تراش

وہ شر کوئی سمجہہ کی دل سرو کو میری | ڈرہی کہ وہ چہر بیٹی ڈالے کہین تراش

[illegible]

ظفر ہم جو رہتی ہین آوارگی مین
نصیبونکی ہی یہہ حقیقت مین گردش

ردیف الصاد مہملہ

میری غمخوار ہین ہی میرا دل غمناک خاص
اور ہی یون تو ہزارون ہین سکار اتھی سوار
وہ سمند ناز کو گرما ہی کیا کیا گرم خیز
قاصد ان اشک جو رہتی روان ہین رات دن
ابر نیسان ہی برک مین لعل لخت دل
خاکسارونمین ہم اپنی خاص کہتی ہو ہمین

کیون نہ غم کہا کی اسکی ہی جگر اک خاص
پر یہہ میرا صید دل ہی قابل فتراک خاص
ہی آوسکی واسطی یہہ توسن چالاک خاص
واسطی دلکی خبر لانیکی ہی یہہ ڈاک خاص
یہہ تو ہین ساقی حالی دیدہ نمناک خاص
اور ملتی ہین سو ہم خاکمین ہین خاک خاص

یون تو قتل عام کرتی ہین وہ سب ناز وادا
پر ظفر سکام کا ہی غمزہ سفاک خاص

سمجھتا ہی جسی یارو ہمین تو خاص
حسین تو اور ہی ہین خاصی خاصی
میری چاک جگر کیواسطی ہے
جلاتا عاشق شیدا کو ناحق

تیری ہوتی ہی اوس ہی گفتگو خاص
نگر سب مین ہی تو اپنا ہی روخاص
ترا تار نظر تار رفو خاص
یہہ ہی تیری ہی خوا ہی شعلہ خو خاص

51

کیونکہ دل کی طرہ میں کلیں جو تو ایک گرہ
تو نکالیں ہی ہم ناخن ناز مین نقص
کری ظاہر نہ کمال اپنی ظفر اہل کمال
سمجھی وہ اپنا کمالات کی اظہار مین نقص

کیا حال آشنا و بیگانہ ہمیں ظفر کیوں
ہیں آشنا غرض کی یہہ ناآشنا غرض

دل ... ہی تونی ... [illegible]
دل جا نہ ای جسمی ہمکو ... [illegible] غرض

مطلب نسیم سی ای ... [illegible]
اے تجھسی غنچہ ... تصویر میں ... [illegible]

ہمکو بری بہلی سی نہیں ناصحا غرض
کوئی برا کہی ہمیں یا کوئی ہمیں بہلا

کیوں جا ... ہمیں وہان مجہی کچہہ غرض
ناصح بنا دین ای ای لئی ادر ... [illegible]

رکھتی ہیں لت روا ابھی جو دنیا میں حسیں
یہہ قصور اونکا نہیں ہی اے ظفر التقصیر ص

سب آفتیں پری ہیں پر الفت علی الخصوص
ہر ناز و غمزہ اوسکا قیامت سے کم نہیں
کرتی ہی چشم یار جب ایماے قتل عام
ہی صاف صاف جوش عشقیں بنقصان آبرو
ہم وحشیونکو چین سی وحشت نہا سکے
سب اونکے ناپسند مضامین دوستی

سب غم ہیں بخت پر غم الفت علی الخصوص
اور پہر وہ جلوۂ قد و قامت علی الخصوص
ہوتی مرے طرف ہی اشارت علی الخصوص
اور پہر یہہ اوسمیں گریہ کی شدت علی الخصوص
اور اوس نگاہ چشم کی وحشت علی الخصوص
اور اوسمیں دشمنونکی شکایت علی الخصوص

جتنی کہ شیوہ خوب تہے دنیا سی اوٹھ گئی
اور اے ظفر طریق مروت علی الخصوص

ردیف الضاد معجمہ

رکھتا نہیں ہی ہمسی وہ بیوفا غرض
ہم اونکی ملتجی ہوں نہ کیوں وصل کی لئی
مطلب نہ ظلم سی ہی نہ تیری ستم سی کام
کام اپنا ہوگیا نگہ یار سے تمام

تو ہم بہی بی غرض ہیں ہمیں اوس سی کیا غرض
دنیا میں کب نکلتی ہی بی التجا غرض
ہمکو وفا سی اپنی ہی ای پر جفا غرض
اب تجھسی کیا رہی ہی ہمیں اقتضا غرض

ساقی پلا چو ہمکو ہی ای جام سی عالم کو فیض
ہمکو نہیں ہی ... [illegible] عالم کو فیض
ہوں ... [illegible] محتاج فیض عام جم
بلکہ اونکی ساغر ... [illegible] جام جم کو فیض

۵۲

[illegible]

مطلع ثانی

[illegible]

٥٣

سوزش دلکی بجہا نیسی نہیں ہا ہمکو غرض
خط لکھین کیونکہ ان او نہین ہین ملاقات سے خط

برکدورت ہو کہ ہی صاف ترا دل لیکن
اپنی گہر آج میری گہر سے ہی جانا منظور

میری باتو نمین اگر ہوتی نہ بو الفت کے
کچہہ ہوا ایسا کہ در آئی دل مضطر کو

دل ہو سینہ مین نشانہ کہ جگر تجکو کیا

بلکہ رو نیسی غرض آنسو بہا نیسی غرض
ہی ہمین شوق ملاقات جتا نیسی غرض

ہمکو جیسین تیری خاک اڑا نیسی غرض
ورنہ کیا غسل کی اوہی انکو بہا نیسی غرض سا

تو پہر اوس شوخ کو کیا ناک چڑہا نیسی غرض سا
نہ غرض خط سے قاصد کی آنی سے غرض

ای کمان دار تجہی تیر لگا نیسی غرض

دیکہی دل اپنا اوسی ایسی ہو ئی بی پروا
ہم نہین کہتی ظفر اک زمانہ سی غرض

ردیف الطای مہملہ

کس کس کے نام آئی ہین اوس عشوہ گر کی خط
ہین آج دونو ہاتہو مین جسکے نامہ بر کے خط

مطلع ثانی

دلوا دی یاد کو ہمی نہین یاد کر کی خط
تابان ہین نور عشق سی مثل خطوط مہر

کرتا ہی کہکشان کو تیتار مین خجل
تکیہ تلے وہ بہول گئی میرا دہر کی خط

ہین گرد جو ہتو نسی داغ جگر کی خط
اوس حسین کے مانگ کا بالو نمین سر کی خط

[illegible]

ہم بڑی روی کی کیا لکھین مصحف جا بجا
ناخن دست جنون سی ہی بجا ہمین خط
کیا قضا ہی پڑا اوسی کلام مجھو کہ بس
ہم موسم کا چشم دلبر جا بجا ہمین خط
فکر کرنا کو عاری کم مین ظفر ہم سی
وہ پڑا جانا نہین ہی جو کہ پڑتا ہمین خط
ہو گیا تقدیر کا معلوم کیسی عنوان عشق
حرف بیجا نکلی ہماری ایک کیا ہمین خط
کیا ہو کان قاصد سی اوس کو کیسی لکھنا ہمین خط

زہر ہی کیا سیمبرونکی ہی ملاقات کو شرط
بلکہ تقدیر دل و جان ہی ہی مدارات کو شرط

لکھتی ہر وقت ہین جو لطف و کرم کا شیوہ
ہوتا ایک وقت نہین اونکی عنایات کو شرط

کچھہ بہشت و ملین ہو تو چشم سی کا ہے بین انسو
یعنی ان تہوڑی سی گرمی اہی ہی برسات کو شرط

نعمت خلد ہی ہو توقف کرم پر اوسکے
ترک کرنا نہین دنیا کی ہی لذات کو شرط

نہین ہیوقت کوئی امر کہ از بہر نماز
ضبط اوقات ہی مردان خوش اوقات کو شرط

سرکار رکہنا نہین ہیان تیغ شمشیر ستم
ای ستمگار ہی ایک حوصلہ سیات کو شرط

جائی دل زلف مین ہی داغ محبت کیونکر
کہ چراغ اپنی رہروی ہی ظفر رات کو شرط

ردیف الظاء معجمہ

٥٧

اونکی ظاہر آشنائی ہی فقط
ورنہ پنہان بیوفائی ہی فقط

کیون لڑائی انکھہ اوس بی غیرتی
میری اوسکی یہہ لڑائی ہی فقط

دلکو سودا ہی جو غش ہی زلف پر
اوسمین کیا ہی کج ادائی ہی فقط

ہمکو کافی منزل مقصود تک
عشق ہی کی رہنمائی ہی فقط

جانتک دیگا جلا یہہ سوز عشق
آگ اہی دلمین لگائی ہی فقط

گر سخن مین عشق کی گرمی نہین
ای ظفر ہرزہ درائی ہی فقط

سنا ہی چلی ہین اونکی جب خدا حافظ
ہم سنیکا ... خدا حافظ
... خدا حافظ
... خدا حافظ
... خدا حافظ
... خدا حافظ

جاہی رخصت جو راہ عشق مین عقل
ای ظفر جانی دو خدا حافظ

ردیف العین

صنم کو مینی دیکہا خواب مین جاگے مری طالع
تماشا ایک خدا نیکا نظر آیا زہی طالع

نصیب اوس مہروش کا وصل ہی اونکو کہ ہین جنکو
بہلی ان اور بہلی قسمت بہلی بخت اور بہلی طالع

مری گہر آئی آنکو دیکہ بہر گئی اور لٹی
کچہہ ایسی یک بیک برگشتہ میری ہو گئی طالع

نکل بہاگیگا ہو یکا اگرچہ ساتہ سلاتو ہین
ہر یروا ایسی ہین گردشمین اوس دیوانہ کی طالع

لگایا منہہ سی اپنی جام می ای ماہرو تونی
تماشا ہی کہ یکجا مہر و مہ دونو ہوئی طالع

خدا لایا لب بام اوس بت خورشید طلعت کو
وگرنہ میری ہی تو یاور بلند ایسی تہی طالع

بہلائی کی عوض وہ جو برائی ہم سی کرتی ہین
قصور اونکا ظفر کیا ہی ہین اپنی بری طالع

کلفت سطح سی دنیا کی ہو خیر مین رفع
جون غبار آئنہی کا جو ہی ہی برسات مین رفع

وہ لبون مین تیری اعجاز مسیحائی ہے
کہ صد آزار اگر ہون تو ہون یکبا تمین رفع

جام می تک نہین یہ بہی ابہی بات کہ ہوئی
رنج خمار کی ساقی کی ملاقاتمین رفع

کیون لگاتا ہین تو کہینچکے قاتل شمشیر
قصہ یکعمر کا ہوا ہی اک بات مین رفع

[illegible]

مطلع ثانی

[illegible]

[illegible]

ردیف الغین معجمہ

جلائے کا کون ظفر اوسکو کہین ہے اب تو
کوئی سوز محبت کی کوب ہین شمع

طالع نہین ہے جو کہ گل ہوئے داغ
اوس کل کو کون ہین تحفہ دامن لگائے داغ

دل اسقدر ہے بدنم ہجر مین کہے
اوس نے ہمکو دے چمن فضائے داغ

ہمسوز ہیں سکو ہین موجود اگر آئی قضا		بر قضا اپنی ہی اوس تیغ ادا کی تابع
خواہ آزاد کرے خواہ گرفتار رکہے		دل سودا زدہ ہے زلف دوتا کی تابع
دیکہنے رخصت نظارہ ادہر ہو کہ نہو		نگہ یار تو ہے شرم وحیا کی تابع
مین وہ عشقمین ہوں کیون نہ خوبونکا محکوم		راہرو چاہئے ہو راہ نما کی تابع

	کوئی آئی ہے ظفر لب پہ شکایت اونکی جوکہ ہر حالمین ہین اونکی رضا کی تابع	

جگر کی داغ سے ہے جو مری کنار مین شمع		یہہ کام آئیگی تاریکی مزار مین شمع

مطلع ثانی

جو سوز آہ ہو وہ اپنے عذار مین شمع		تو جانے اوسسے بیکار شعلہ زار مین شمع
جلی ہے آتش رشک عدو سے ہم ہر شب		بنایا عشق نے کیا ہمکو بزم یار مین شمع
مقابل اوس رخ روشن سے ہو قمر کیا تاب		کہو تو کہدے زبانسے یہہ شب ہزار مین شمع
عجب نہین ہے اگر میری صرصر نالہ		بجہادے مہر کی اس ہیکل حصار مین شمع
وہ رو رہے اگو یہہ تا بدن رہے گریان		سمائے کیونکہ مری چشم اشکبار مین شمع
جواہ میری اہو شعلہ ور تو کون سب مجہے		دکہائے ہمکو محبت کی رہگذار مین شمع
وہ زیب بزم جو آتا ہین شب وعدہ		تو رات کاٹی ہے سولی پہ انتظار مین شمع

بکہرے ہیں جنہوں کی مرا ان بنائے باغ
دو پھول ہے مرا بے اونکی ہین فلک
پامال غم پہ ہی فریب گی مین مرے کہے
ہم ہی ہی چمن بہائے باغ
کیا کہہ کے منظور سیر باغ اگر ہو تو اب کہے
داغ ہو نسی اپنی نسبتی عاشق دکہائے باغ
ہر جام سا ساقیا کمین جلدی کہ پہر کہان
ہم کل اپنہ سبزہ اور بہہ ہندی ہوائے باغ

ظفر
وہ رنگ باغ باسمہ ہین اے باغ
کیا کل خوش ہے اوس مین کیا خوش ہے باغ

در دوغ
رکہ جسی کہہ بادہ ہین دروغ
کیا ہو وہ کس کہہ دروغ
دروغ

من ہین کہتا ہے لعل کو بیکر نہ رہتی ہے دروغ
دو سب جو بسکے اوس مین اہل سر کہہ وہ دروغ
زمین بیا ہین ہر سو ہمی ہی ہین نہ بہی دروغ
کیسے عجب ہین بیا سکت حیا کہان اس سے جیون دروغ
ہے یہی سب سے ہے سا عب ہے ہی اس عیب ہین دروغ
سمجھی نہی سے جو ہی اہی ہی ہین دروغ

[illegible]

درد دل اپنا نہ کہہ تا صبح بیدردوں سے
جانتا ہے اے ظفر سکو یہ کو دن دروغ

گیا جو ڈھونڈنے خط لیکے اسکی گھر کا سراغ
وہ گم ہو کے اپ ہے عنقا کی طرح جو ڈھونڈھے
سر رشک دیدہ میں خواب ہو گیا کبھی
عدو کی گھر میں جو کعبہ ہے اور تیسی نظر
زمین ہے نا انفا کہ وہ ڈھونڈھے پہر لیکن
جو راہ گم شدگی میں ہو ہمسفر میرا

ہو جہاں سے گم میری نامہ بر کا سراغ
تری دہن کا نشاں اور تیری کمر کا سراغ
ملا نہ سینہ میں میری اور جگر کا سراغ
تو پایا ہمنے تب اور عین غیرت قمر کا سراغ
نپایا آہ کی میری کہیں اثر کا سراغ
تو مثل عمر گذشتہ ہو گم خضر کا سراغ

گیا جو کشور ہستی سے ملک عدم
ظفر سے سینہ نہ پایا پہر اوس نشر کا سراغ

عشق سفاک اگر کہینچے بہر انہیں تیغ
ساقیا دے مے جام مے ناب شتاب
جیسے برندہ ہے قاتل تیری تیغ ابرو
نگہ قہر تیری تیر ہو جسم قاتل
دو نو مائل ہیں اپس پہ خدا خیر کری

ای ستم گر ہی مردنگی بہر سپا میں تیغ
کہینچے ہی موج اسو جب یہ گلستا میں تیغ
نہ خراسا میں ہے ایسا نہ صفاہاں میں تیغ
ایک عالم کو کرے قتل بیک آن میں تیغ
جھمکی کہیں یہ چلجاے اوجا میں تیغ

تری نگاہ ہے وہ غضب دیکھ جس کی
خنجر و الحفیظ کہے الامان تیغ
کیا کہ جو دو فا پہ کو ہر ل ظفر غزل
ہیں تیری ہاے قلم دو زبان تیغ

٥٧

[illegible]

بو لتی ہین وہ بد خصال دروغ
حق دہی ہی جو حق کو ہی منظور
اور ساری ہین جنگ و قال دروغ
جای صیاد دام سی ہو سکے
اور نئی مرغ شکستہ بال دروغ
یہ جو کہ اگر دروغ ہر سند
کسی سے کوئی ہی مجال دروغ

۵۸

ہر ایک غنچہ گل کی لئے گلستا ں مین	پہٹ پہٹ گئی موج تبسم جگر شگاف ہے تیغ

ظفر ہو قدر سپاہی کی اس زمانہ مین گیا
ہر ایک بانہ تہا ندا ف و نور باف ہے تیغ

آج زینب نوحہ گر ہی وادریغا وادریغ
گہر لٹا خیمہ جلا بیٹہی کہاں جا ہی کدہر — پیٹتی سر سکی سر ہی وادریغا وادریغ
نور چشم ساقی کوثر ہی پیاسا دشت مین — اب کہہ ہی وہ در ہی وادریغا وادریغ
رہتا تہا جو سر کنار مصطفے مین روز و شب — خشک لب ہے چشم تر ہی وادریغا وادریغ
تشنہ صغرا سی کہا یہہ کی خدا حافظ ترا — آج وہ سر نیزہ پر ہی وادریغا وادریغ
جسم پر اکبر کی سبد انیمن ہزار ون زخم ہین — اپنا اب پیاسی سفر ہی وادریغا وادریغ
ہانہ سے عباس غازی ہی جو مرنی پر کمر — اور جو ہی کار گر ہی وادریغا وادریغ
کہتی ہی بانو کہ ہاری پیاس کے دم توڑتا — وہ ٹوٹی شہ کی کمر ہی وادریغا وادریغ
لی کو ئی ہی تیر کا قطرہ کہ منہہ مین سکے اوس لال — صغر تشنہ دہن ہی وادریغا وادریغ
کانین بالی سکینہ کی ہوئی ہی لہان — اور نہ پانی بوند بہر ہی وادریغا وادریغ
ہطرح شمر ستمگر نی نکالا کہینچ کر — اور گریا خونسی تر ہی وادریغا وادریغ
قاسم نو شاہ کی جوڑی تہی سہانی کی لئی — کانسی اوسکی گہر ہی وادریغا وادریغ
— سرخی خون جگر ہی وادریغا وادریغ

تب کہا کر تو رخ روشن بکر غماز نگر
وقت صحبت یار سے گھر مین اندہیرا چاہئے
راکو چور سے جہان کا جو ارادہ شمع رو

ساتھ اپنے راکو رکھتی ہین کب رہزن چراغ
روشنی یا سو وقت ہے غماز او دشمن چراغ
تاب جنسی بنگیا دیوار کا روزن چراغ

شمع سان جلتی ہین سب جو سوز غم سے ہم ظفر
ہے جلاتا گہر مین اگہی کی وہ بت پرفن چراغ

ردیف الفا

ہم ہوئے جب سے کہ اوس ماہ جبین سے واقف
پہر جہان مین نہوئے اور حسین سے واقف

عین ایمان سمجھتے ہین ہم اوسکا دیدار
نہ تو ہین کفر سے آگاہ نہ دین سے واقف

نامہ بر دیکہا مرا خط اوسے کیا در پردہ
کہ نہین جب یہہ پس پردہ نشین سے واقف

جانے کیا حال مرا جو نہوا ہے ناصح
دل حسرت زدہ جان حزین سے واقف

کوچہ اوس حور شمائل کا سمجھتے ہین بہشت
ہم نہین ہین جمن خلد برین سے واقف

تشنہ کام ہو نکو تیری آ تیغا سے کیا کام
ہو گئے آب دم خنجر کین سے واقف

ای ظفر کیونکہ نمک ہو نہ سخن مین اونکے
جو ہین اوس یار کے لعل نمکین سے واقف

نہ کیونکہ ہمکو ہو خوبان پر جفا کا خوف
یہہ کافر ایسے ہین انکو نہین خدا کا خوف

59

جب دیکہا اسے یہہ ستمگار مخالف
قسمت ہے مخالف ہے فقط عشق مین اپنے
ہے یار مخالف ہے اغیار مخالف
کیون داور محشر مین کہتا ہے مجکو
ہر جا ہے دشمن مرا غمخوار مخالف
وہ روزن دیوار سے کیونکر مین جہانکون
ہے ناکہ ہے ہین بس دیوار مخالف
کیا سمجھے انکو مین تیری دلدار مخالف
جو جا لی ہین سب مری طرفدار مخالف
کافر ہو مخالف ہمہ دیندار مخالف
گذشتہ زمانہ ظفر ایسا ہوا ہے
جو یار موافق ہے وہ ہین یار مخالف

بجھی جو تیری جدا یکادی ہی غم تکلیف — خدا کسیکو نہ دی ایسی ای صنم تکلیف
لکھین گے ہم تکلف سے اور کچھہ قاصد — کریگی خط مین رقم اپنی یکقلم تکلیف
مریض عشق کو آرام ایک دم مین ہو — کری ذرا جو یہان وہ مسیح دم تکلیف
یہہ جان کنی ہی برا کام مشکل ای فریاد — کہ اس سی کو بکنی مین کہین ہی کم تکلیف
مسافران عدم کی خبر خدا جانے — کہ انکو چین ہی یا جانب عدم تکلیف
مراہی کچھہ تو مصیبت مین عشق کی ناصح — او نہاتی جہان پہ جو یقدر مین ہم تکلیف
قدم سمجھہ کی رکھہ ای دل رہ محبت مین — یہہ راہ وہ ہی کہ ہی جسمین ہر قدم تکلیف
جو دیکھین بتکدہ دلمین صورت اوس بت کے — کرین نہ شیخ جی اصلا سوی حرم تکلیف

دبا ہی ایسی ستمگر کو دل ظفر ہمنے
کہ جس سی جانکو پہنچی ہی دمبدم تکلیف

ہوئی غیرونکو خطا کی ہی جو تقدیر معاف — اسکا باعث ہی نہ ہو ہون جو تقصیر معاف
مدتون تو نی دیئی ہمکو جہان مین چکر — ابتو رکھہ کو یدن ای گردش تقدیر معاف
کشتۂ ناز کی جو لاش پہ وہ آنکلی — بار ہی آنا تو کیا کر گئی تشہیر معاف
قلم آہ سی لکھہ داغ کی تعدی کا حساب — ہی ولا عشقکے سرکار مین تحریر معاف
حضرت عشق سی کہتا ہون کہ یہ انہو نہین — مجھسی کچھہ بی ادبی ہو تو ہو یا پیر معاف

[illegible]

اگر ہو ابر دریا بار تو ہے
نگہ کرتی ہی تیری کام ظالم

نہ ہو اس اشکباری کی موافق
جگر پر تیرکاری کی موافق

محبت مین یہہ بیہوشی ہی اپنی
ظفر ہی ہوشیاری کی موافق

گلسے ہین تیری عارض آئی رو بہ مطابق
تیغ قضای میری اور تیری تیغ غمزہ
دلگی بہی ہی سنگ وہ ہی جیسی ہین ہین تیر
کیا جوش گریہ جسکی لایا ہی تاگ دیکھو
جو دل ہی میرا کہتا ہی وہ ہمیشہ
تو بہی ہی کہی ہی جو کہہ ہی دشمن

سنبل سی زلف تیری ہی ہو مطابق
ہی تیری بانین ہی جنگجو مطابق
ہی تیری اور اوسکی کیا خوشی مطابق
ہی میری چشم تر مین اشک امد ہو مطابق
حلم منجمین ہی ہو تا کبہو مطابق
ابد بیت اوس سے تیری ہی گفتگو مطابق

یوسف مین اور اوسمین فرق ای ظفر نہین ہے
یہہ نقل اصل دونو پائیگا تو مطابق

آئینہ ہی اگرچہ پر پرو صفا مین غرق
دولت سی آنسو و نکی میری گیا عجب کہ ہو
نی شام کی خبر ہی اوسی اور صبح کی

بر آگی تیری رخ کی ہی شرم و حیا مین غرق
کشتے گدا کی آبرو بی بہا مین غرق
جو ہی خیال زلف و رخ دلربا مین غرق

٦١

[illegible]

آبداری وہ بہار کے گہر اشک مین ہے
پہوٹکر آبلہ پا مری گرد مین تو ہو
تیری عکس رخ پر نور سی شل حور بہشت

آتش نے چشم ہوا آب تو تہوار مین عرق
قیس سیلاب رہ وادی پر خار مین غرق
کیا عجب ہے وہی اگر آئینہ انوار مین غرق

بسطح رہتا ہی تو فکر سخن مین ڈوبا
یون ظفر کون ہوس آفلم ہم خار مین غرق

ہم جو ہر باتین کرتی ہو ملاقات مین فرق
بہیجے کس کس سی ہین لکہوا کی خط اونسی ہمکو
نہی اوس نگہ مست کے کیفیت سے
سہ کو کیا حسن سے اوس چہر لقا کی نسبت
چمن و لیمن ہین کیون تن گل زخم ہری
کرتی ہین پیشکش اوسکی وہ اشک انکہونسی
آج تو قت وہ کیون آئی خلاف عادات

تسنی دیکہا مری جانب سے ہی کس باتین فرق
خط مین ہے فرق خطونکی ہی عبارات مین فرق
گوشہ مدرسہ و کنج خرابات مین فرق
فرق دونون مین ہی یون جیسی کہ ذرات مین فرق
جوش گریہ مین مرا او نہین برسات مین فرق
ہم نہین کرتی تیری غم کی مدارات مین فرق
ای ظفر اونکی آنا ہین علاوات مین فرق

جوان ہونکی ہی چہرے کی آب و تاب مین رونق
حیات تو رہی پر مین الیک وہ رہی
برب کعبہ نہین ماہتاب مین رونق
جو تہی حیات کی عہد شباب مین رونق

کیا ماہ مصر مین ... طلعت مین رونق

٦٢

ردیف الکاف عربی

خطا وارونکا خط کیا لیکی جاتی ہی نامہ بر وا تک
کہ ہین بستہ پر لاکھون طرح کی خو خطر وہا تک

نظر وو ہی نظارگاہ یار کیا کیجے
جہان تک پہنچ سکتی ہی تو پہنچی ہی نظر وہا تک

جو دلکو راہ ہی دل سی کیا مشکل ہی گر پہنچے
تیری وو لگی خبر ہوا تک مری دل کی خبر وہا تک

زبان پر ہم نہین لاتے کبھی ہر گز حرف شکوہ کا
ستم کرنا جہان تک ہے تجھے منظور کر وہا تک

رہیگا زور شور ایسا نہ پھر مجنونکا صحرا مین
تو پہنچ جائیگا جیسا کو شورہ یہ سر وہا تک

قفس سی چہٹکی مرغ ناتوان کیا جائی گلشن مین
کہ چہری پر نہین جاتی ہے تب تو بکر وہا تک

چمن مین نافہ مشک ختن ہو جاتی ہر غنچہ
شمیم کاکل مشکین تیری تو پہنچی اگر وہا تک

بہلا اتنا تو رو تجکو اگر منظور ہی رونا
بہا کر اشک لیجائین جہجی اے چشم تر وہا تک

ہمیشہ حضرت ناصح یہین باتین بناتی ہین
کبہی تشریف لیجاتی نہین ہیہات ظفر وہا تک

وہم کی راہ نہین ہی دل آگاہ ہی ٹہیک
راہ جو صدق و یقین کی ہی وہی راہ ہی ٹہیک

حلقہ زلف مین تیری رخ پر نور کو ہم
دیکہتی ہین تو نظر آتا ہمین ماہ ہی ٹہیک

اوڑ با بہر نا تیری کو چمن ہی ہمراہ صبا
تن کا ہینڈ مرا اتنو ہر گاہ ہی ٹہیک

سر کشی ہی ہی تیری فلک ناہنجار
دیکہین تو کیسا بناتی اسی آگاہ ہی ٹہیک

٦٣

ای پریشانی سی عالم ای ظفر دونو کا ایک

قطعہ تاریخ

سہر ۶

گر تب تاریک میں ہی ای مہتابی بہ تو
آگیا مرا او کی تربت پہ گر روتا ہمیں
وحشت وحشت میں کہی تیرا جو دیوانہ قدم
حیف تو ہی حال سی میری اتنک بیخبر
ہی جہاں میں فن ہمارا ہی عاشق دلسوز کا
ہی ان ہر دم ہمارا دیدۂ خونبار سی

روشنی ہو جاہی ابر تنک قمر کو سون تلک
ہوگا پانی کوہ کی ہی تا کمر کو سون تلک
تو اوڑا دی خاک وہ شور بدیر کو سون تلک
منہ پو ہنچا ہی یہہ ہر جانب خبر کو سون تلک
نہر ہو تا اوہاں نہیں ہرگز شجر کو سون تلک
خون دل کو سو تلک خونابہ جگر کو سون تلک

کہو لدینا ہی وہ جب دم ما ہی زلف مشکبو
بو پہنچتی ہی ادس کی خوشبوی ظفر کو سون تلک

آہ ہی یا نالہ دلمیں ہی اثر دونو کا ایک
رنج و غمکو دلسی اپنی ہی نکالون کس طرح
کیا بجو مار دوا داسی قتل کر نہیں مری
گرچہ جلتی دیر تک ہے شمع لعد پروانہ جلد
فرق تجھمین اور مہ کنعان میں ہو کس طرح
جو ہی زخم تیغ غم دلبر جگر پر ہی وہی
کیون نہ مجنون اور ہم دونو چلیں ایک راہ پر

دو ہی نخل باغ عالم پر ہی ثمر دونو کا ایک
ہو گیا ہی ایک مدت یہہ کہر دونو کا ایک
ہی ارادہ اب تو ای بیداد گر دونو کا ایک
لیک ہے سو دل و سو جگر دونو کا ایک
مونو رحسن ای تنک قمر دونو کا ایک
حال ہی اب عشقمین ای چارہ گر دونو کا ایک
جبکہ ہو وی مجنون تو پھر ہر دونو کا ایک

ہو نگی دل لاکھوں نشان کچھ جو سے شانہ
جس مصور نے مری یار کی دیکھی تصویر
دلخراش اپنی ہیں وہ نالی جو سنتی مطرب
تیری مژگان نہ ہیں دیکھی کہ مدار ونے
دور ہیگا مجھی سنی کہ میری نامہ کو
وحشت کی خاک پہ نقش سم آہو ہیں کہان

نور کر بال نہ اوس لف گرہ گیر کی ہے یہ ہنگ
سب مرقع دیکھے او دیکھی ہیں یہ ہنگ
تو جگر دیتی رگ و بستر امیر کی ہنگ
ورنہ دین کہو لگتی سرکش اپنی تیر کی ہنگ
دیا کاتب نے مری ساتھ ہی تحریر کی ہنگ
تیری دیوانی نے حلقی دیئے زنجیر کی ہنگ

سرد مہری کا زمانہ کی ظفر لکھکر حال
لاکھوں دستے ہی یہاں کاغذ کشمیر کی ہنگ

آج اوس نے کہدیا سب حال ہمسی ہنگ
مصحف رخ پر ہو دسنی کا نقطے رستے نی واہ
رکھ نہ نظر ای دل خدا بر نگہہ ہوتا ہی کیا
کیوں نہ تیغ اصفہانی کہئی ابرو کو تیری
جو ہیں تیری پائمال ناز یا جاتی ہیں وہ
کیوں بنا تا ہنگ وہ دست ستم سی انجمن

ہو گیا معلوم ہے وہ اپنی دم سی ہنگ ہنگ
در بسم اللہ کیا کھینچے قلم سی ہنگ ہنگ
جو تجھی کہتا ہی کہدی اوس صنم سی ہنگ
اسکا خم ملتا ہی قاتل اوسکی خم سی ہنگ
چالکو تیری تیری نقش قدم سی ہنگ
تو دلا رہتا اگر اوس بزم سے ہنگ ہنگ

ای نہیں ہی ہنگ کوئی بات اپنی ای ظفر

۶۵

ای ظفر تیری دوستی پہ ہمکو ناز ای
نوازش کی دوستدار محبت میں

اشک کھو بیٹھی ہوں یہ برسات خشک
گذری اپنی بار نو برسات خشک
گریہ ہو ابھی میری گریہ کے
دور دور یا جو دی دو دو ہار خشک
ہی تری کار سے زلف پر عرق
ای دل رہ ظلمات خشک
تر اوس جو کلی شبنم زدہ
لہو ای شکوہ سے برات خشک
اے ساقی کہہ کلام آئی دہان
ہو گیا منہ سے ہی بات خشک

گئے اوس زلف پر بنا مین مرا دل او لجھا
مجکو بہی اے ظفر اور بہت سی ایک

ہائے جب یاد آتی تری محبت کا زمانہ ہی ایک [illegible]

جب گئی خانۂ زنداں سی نکلکر [illegible] ہی ایک

[illegible] اونکی جب [illegible] آنسو

[illegible] گئی دلمین غم [illegible] ایک

یون ظاہر کی [illegible] مین [illegible]

جب [illegible] فتح [illegible] بی ایک

[illegible] سطح کوی [illegible]

تہہ او نہاتا محتسب متو نیہ ہے		ہو وین یارب آ سکی دو نو ا تہہ خشک

ای ظفر اور و نکو بہیجا اوسی عطر
ہمکو بن قلیان فقط سوغات خشک

ہو گئی تار تجہہ بہ یون دیتی ہین دم ہمین تلک		تیز ہی تیری پر جفا تیغ ستم ہمین تلک
کون ہی کہ جسکی گہر جاتی نہین خوشی ہمی تم		لیک کیا نہ آپنے رنجہ قدم ہمین تلک
بعد ہمارے کوئی ہی ہوگا نہ تجہہ پہ شیفتہ		ہین یہہ وہ نہاتی عشقمین رنج و الم ہمین تلک
ہو جگر سی یہہ ہمین گرتی ہین گلفشانیان		کوچہ ہی ہر اشک گل رشک ارم ہمین تلک
نامۂ شوق غیر تک تیرے تو تمہاری کتنی ہے		بہیجا نہ ہی کوئی خط کر کی رقم ہمین تلک
ہمسے زیادہ غیر پر کرتی ہین عنایتین		کہتی تہی ہم کہ اونکی ہین لطف و کرم ہمین تلک

باتکا اونکی ای ظفر آئیگا کسکو پہر یقین
ہین جو یہہ اونکی معتبر قول و قسم ہمین تلک

یعنی ظالم نہ میری بات کبہی مانی ایک		یعنی رو رو کی کیا اپنا ہی ہو ئی پانی ایک
تیری شمشیر ابرو کی برابر تلوار		نہ خراسانی ہی دیکہی نہ صفاہانی ایک
تہہ گرہ زلف کیا یار کو برہم ہمنے		ہو گئی وصل کی شب ہمسی وہ نادانی ایک
تیری مجنون نی بیابانکو کیا جو پامال		مرۂ نام کو بہی خار بیابانی ایک

بات میں یا ہیں [illegible] کی ایک
کہدیں [illegible] ہم [illegible] کی ایک
محتسب [illegible] بیکدہ میں
[illegible] کی ایک

[illegible]

[illegible]

جب تلک دم کی اُوجا وہی ہیک
روز ن دلسی دیکہتا ہون اوسے
دست و پا باندہی ہی حنا اوسکی
حضرت دل تہین بنا سکتا
اپنی ای جامہ زیب تو پوشاک
سبر اتقہ نہین غلط سارا

سیدہ سو بات جو بناو ہی ہیک
یہانسی اوس یار کا دکہاو ہی ہیک
تہا پائی کا آج داو ہی ٹہیک
کون اوسکی سوا بناو ہی ٹہیک
جو بنا ہی تیرا بناو ہی ٹہیک
کچہہ نہ کچہہ وہ تو اوٹہا یاو ہی ٹہیک

ماہ سی ای ظفر شباہت مین
تیغ ابرو کا اوسکی گہاو ہی ٹہیک

کسی کی غیر مین منبو بتی او دو پہر دن تلک
ہم اودہر بیتی رہی خون جگر دو دن تلک

مطلع ثانی

ہم نہ آئی ایکدن کا وعدہ کر دو دن تلک
درد دل اپنا سناتا ہون کبہی جو ایکدن
تو مہینون روز غایب ہی ہی جو نہ ماہ
رستہ تہا ایکدن کا اوسکا گہر اگر لا یا جواب
دیکہتی ہی جو امین جیسا کسیو کی چشم مست

ہم پڑی تر پہا کئی وہ دو پہر دو دن تلک
رہتا ہی اوس نازنین کو درد سر دو دن تلک
ایک مہینہ مین نظر آتا نہین دو دن تلک
تمہی دیکہی راہ نیر ہی نامہ بر دو دن تلک
رہتی ہی ہم دو جہانسی بیخبر دو دن تلک

اثر ہو کسی اوس گل کو بلبل کی
کیدن فراق مین نالی ہزار ہون تک
بلا ہی فائدہ مین آخر او از اوا کر خاک
نر ہی گا ہمین نہ آغا کسار ہون تک
ظفر بہار گلو ... چمن ہی
ہی جام ہی رونق ... بہار ہون تک

ردیف الکاف فارسی

[illegible]

دنیا ہی بدصفات کو اک گلشن وسیع
ہم اکیمر تنگ ہے تیری ا تہہ سے

نزد انسی ہی بادہ پی خوش صفات تنگ
لیکر بغلمین اپنی تجھی اک رات تنگ

جو شافع امم ہی وہ ہی اپنا پیشوا
اپنی لیے ظفر نہین راہ نجات تنگ

تجبن ہی میرا حال یہہ وعدہ خلاف تنگ
وحشت کی جو شمین تیری جتنی کیو اسطی
کہینچے نہ گھوڑ کی کبہو اپنی وہ شہسوار
زاہد نکل کے سیر خرابات کر ذرا
یارب بہار آئی موسم سرما کہ مین او
ای دوست تیری بزم مین جی اپنا کیا کہلے

لکہون جو خط تو ہووی قلم کا شگاف تنگ
ہی عرصہ گاہ قاف سے پی تا بقاف تنگ
کشتونکی خونسی تا بہو تر زیر ناف تنگ
حجرہ مین کیون پڑا ہی لئی اعتکاف تنگ
کہینچون بغلمین انکو زیر لحاف تنگ
دل تنگی وشمنونکی ہی لاف و گزاف تنگ

ائی جو ذکر اوس دہن تنگ کا ظفر
غنچہ کا قافیہ ہین ہو جا صاف تنگ

جیسے ہی عشق کی میری دل شیدا مین آگ
گری اک پہول اگر آتش دل کا میری
لخت دل آنسوؤنکی رو مین چلی آتی ہین

یون کوئی بہر تو سکی ہا غو سیا مین آگ
وہ ہین گل جتنی کنول کی وہ تو بالا مین آگ
کیا تماشا ہی کہ بہان بہتی ہی سیلا مین آگ

قصہ [illegible] میں ہمیں ہجر کی [illegible] کی
رو کی [illegible] سو کی [illegible] دوں مین [illegible] صدا [illegible]
ہو تی [illegible] والی اپنی کی ادر حدا [illegible]
دل ہمیشہ [illegible] ہین عاشق [illegible] آئینہ [illegible]
ہین جو [illegible] جلوہ [illegible]

آج ہی کیا کہ ساقیا بزم میں ہیں بہری ہوئی
ذرہ سی گرد بو سی ہلی منہ کو بہرا کی منہہ سی بہہ
چشم سی ہر قطرہ بہ بیرون جلوہ میں اشک خون
لی ہی یہی طلسم کیا نکلی ہی سب سے ایک صدا
دست جنون ابہی ہی یہان ہی جیب

شیشہ و خم جدا جدا جام و سبو الگ الگ
مجہ سی ہی ہی وہ مرا آئینہ رو الگ الگ
جیسے چراغ رکھدی ہو لگن الگ الگ
روزن سینہ گرچہ ہین تا بجلو الگ الگ
ہو گئی خود بخود ہین سب تار رفو الگ الگ

گل جو چمن میں ہزار دیکہ ظفر ہی کیا بہار
سب کا ہی رنگ جدا جدا سب کی ہی بو الگ الگ

سوز الفت سے وہ میری دل مضطر میں آگ
میری آہ آتشیں سی کیا عجب جائی شفق
کیا ہجوم داغ سوزان سی بہر آئی عشق نے
اوسکی کوچہ میں ہمارا ماتی انبار ہین
نکلی میری دل جلونکی ایسی آنسو گرم گرم
شعلہ جوالہ و گرداب سمجہو انہیں

جسکی آگی شرم سی جا کر چہپی پتہر میں آگ
پہیلجائی من جسے رخ تسم پرور میں آگ
سینہ کے منقل میں اور دلکی میری مجمر میں آگ
ذرہ سی یہہ ہمکو نہ لگجائی کہیں گہر میں آگ
لگ گئی گرمی سی جسکی ایک چشم تر میں آگ
ہی کہیں جگر میں پانی ہی کہیں جگر میں آگ

سرد تھی گرمی سی اوسکی ای ظفر دریا ہی جا
ہوتی ہیں دم بہر میں ٹہنڈی اور دم بہر میں آگ

٦٩

ای مصور [illegible] میں دونوں کی تصویر میں ہم
ہو نہ بلبل گل سی اور گل ہو نہ بلبل سی الگ
جان لیو نہ آگئی حسرت سی دل خون ہو گیا
اپنو کر لب [illegible] ساغر مل سی الگ
آیا میں جون [illegible] نکل
ہو گئی زنجیر ہی مجہسی میری غل سی الگ
گاہ کا کل سی [illegible] کا [illegible]
دل نہیں ہو سکتا [illegible] زلف کا کل سی الگ
دل مرا [illegible] الگ
کیا یہہ ہو گا [illegible] سی الگ
دلبران بیوفا سی بس ہمت [illegible]
ای ظفر ہو جاوے اوس سی کیسی جل سی الگ

ظفر دم کر تو پڑھ کر باغ زد یا ودود او دل
الٰہی بس نہیں تیری ہمیں کچھ ہی حقیقت جانتا
نہ ماکوی عدو او دل نہ ماکوی حسود او دل
نہ ہی ثابت قدمی پر ہو وہ تیری جز خدا ہی میں
دو کہ کا میکو جلنا نہا ہو وہ آتش پہ عود او دل
دل تو نبی تیری ہمہ وہی طرز غلطی کی

ردیف اللام

خط ہی کس کا کہ خط کے لکھنے میں وہ نسی ہی کیا تامل
جو اوسکو لکھنا ہی ہمکو لکھنے بلا توقف بلا تامل

جو ہو کی خنجر بکف وہ آئی ہم ہی آجی ہی ہو سر بکف میں
نہیں ہی اونکو اگر تامل تو ہمکو ایدل نہی کیا تامل

بہار اپرا انکا لطف کچھ ہی نہیں ہی نشی کی بغیر ساقی
کری ہی کیا جام مل کی دینی میں وقت ابر بہار تامل

ہری دل وجان میں دونو حاضر و لیلو جو ہو پسند خاطر
نہ مجکو اسمیں ذرا تردد نہ مجکو اسمیں ذرا تامل

غم و الم سی نجات پاؤں کہیں نہایت عدد ہی ہوں
بری جسا ان کی ہی اگر اب کری تو اینی تضاتامل

دل اپنا سینہ میں جب ہی مضطرب ہم ہو تسکین جو دین
نظر میں تشویر تغافل سخن میں تشویر تامل

ظفر ورنگ وشتابیں ہیں نکلتی انسانکی کام لیکن
کری وہ جلدی کی جاہی جلدی کری تامل کی جا تامل

رہی وہی تکلو ہی اور او پہنچ حطہ کی نبود او دل
کہ جو دیکھی ہی اس جلوہ کو پر بہا ہی او دل

جو اسمیں اشتنا وہی ہی سینہ کا ماجرا اور ان سے
دلا تو دیکھہ اوس جاہ زنخدا میں نکو او دل

سلک کی جا کا جب ال انکو ہی شعلہ بھی نکلی گا
الٰہی ساتھ اونکی مری ہمتا ہی دو او دل

کرد کباب دل کا تو الف سی بازار آتش میں
ہی کچھ اسمیں سعد آخر یہ ہی کچھ اسمیں سعد او دل

یہ کچھ بی بہی فقط تیری خیال خط سکین کے
وگر نہ زخم دل میرا کہاں تہا تشک سو او دل

نعمت غنچہ میں بھی دی نہ انکو عزت
نہا ان خاک کی تیلی کا تو کچھ بہی وجود او دل

بیغ ابرو پہ تجاہیغ قضا کی تمثیل
مژہ مژگان پہ روا تیر بلا کی تمثیل
جبکہ دو نشتر کسکی نظر ہماری تشبیہ
کیون نہ دوا ایل سی ہو لف دو تاکیم تمثیل
ہر مینت پر اونہیں دی تیری ماکرنی میں
اونچہ زیبا ہی نشان کچھ پا کی تمثیل
معاف کی پیش نظارہ میں آئینہ سے
چشم کو اس تیری نشتاق نقا کی تمثیل

[illegible] ارادہ ل
بادا ہمیں [illegible] کی تمثیل
[illegible] کی تمثیل
ادی وادی پادوں [illegible] کی فائل
دی وادا جب [illegible] کی تمثیل
کر نچہ بہ تیری آ لعل [illegible]
[illegible] کی تمثیل
ہی ملطف [illegible] ودادا کی تمثیل
[illegible]

[illegible]

دلمین ہین کیا کیا ارادی لیاکت سامنے
پہر باگ ڈونسی ولکی ایک نالہ بین چمن

دست و پا جاتی ہین تیری عاشق غمگین کے پہول
دیکہی بلبل نی جو دامن مین سحر گلچین کے پہول

ای ظفر اوس جبین کی آفتابی ڈال پر
چاند ماہ نو کا ہو تو جاتین پرینکی پہول

مری اوسکی ہی آئینہ سمندر ہیچمین حائل
کہو نمین کیا اسی سد سکندر ہیچمین حائل

لیا شب ایک بوسہ ہی تیری بینی عارض کا
ہوئی زلف معنبر ایسی کافر ہیچمین حائل

گلی کیا جاتی خون کس کا تیغ موج رنگ گل
نہو شل سیر ساقی جو ساغر ہیچمین حائل

ستم دیکھو کہ وہ جب بیٹھتی ہین سامنی میری
تو کر لیتی ہین دشمن کو مقرر ہیچمین حائل

جدہر دیکھی چالی یار ہی جسکو نظر آئی
نہوئی پردہ غفلت تیرا گر ہیچمین حائل

دم گریہ کدہر جاتی عاشق کہ اشکون سی
نظر آتا ہی ایک دریا سیر ہیچمین حائل

ظفر ہی شمع وصل شمع مین پروانہ تو مضطر
مگر ہو جای ہی فانوس اکثر بیچ مین حائل

ردیف المیم

در زبان خود نمازا چہ خدا را دیدہ ام
آنکہ از چشم تو پنہان آشکارا دیدہ ام

تا نظر افکندہ ام بر قامت رعنای تو
جملہ از سر تا قدم ناز و ادا را دیدہ ام

ای ظفر ہمسا جفا کش کون ہی زیر آسمان
از جفای آسمان پر پرنا کر رہی ہم

ای ستمگر تیری ہر نقرہ پر پریشان کر رہی ہم
ہو نہین جسد محبت تیری ای ناوک فگن

٧٢

بیتاب دل ہے کا اگر یوں ہی زیر خاک
قصو میں یا کہا یوں ہیں پر سطح
مژگان اشکبار سے یکبار دیکھنا
جو ہم ہیں زخم سینہ کی ہو خدنگ یا نہون

یکبار گی زمین کو ہلادینگے تو دینگے ہم
احوال اپنا اونکو سنادینگے تو دینگے ہم
ابر سیہ کا زور گھٹا دینگے تو دینگے ہم
برنا اٹھا ہی لیسی ہوا دینگے تو دینگے ہم

کچھ ہو بلا سے عشق کی بازی پہ اے ظفر
اکبر ذرا بھی جان لگا دینگے تو دینگے ہم

جون بوی گل رفیق نسیم چمن ہیں ہم
شیشو ہی تیرا کو کہیں اپنا جان کنی
دیوانی جو ہوی کسی گل پیرہن کی ہیں
دلکی طپش سے شعلہ فانوس کی طرح
یاروں کو عشق میں رونے سے تم ہمیں
ہیں گرچہ مثل شمع سراپا زبان تو کیا

اے ہمدمو وطن میں غریب الوطن ہیں ہم
محنت کشو میں تو یہی کہ اک کو ہکن ہیں ہم
صد چاک کہتی گل کی روش پیرہن ہیں ہم
بیتاب بعد مرگ بھی زیر کفن ہیں ہم
اسی بجھاتی دلکی کچھ اپنی جلن ہیں ہم
کہہ سکتے پر زبان سے نہیں ایک سخن ہیں ہم

دیوانگی کا شہرہ سے مجنوں کی اے ظفر
دکھلاتی جب تلک نہیں دیوانہ پن ہیں ہم

کیا کہیں اے ہمنشین ہیں آج کیون بیکل سے ہم
جیسے گل تہی جاکو ویسی صد الکل سے ہیں ہم

مژگان اگر یاد لیسی ہم
کیا اپنا حال اپنا ہی

سومر ہوا اوس سنگدل کی ... کیونکر دل
آرہ میں ہمیں بینی سینہ ہا ... ہیں آ ... سب سے ... ہم
... شخصوں عشقبازوں ... بہی
... سینہ جو ہمیں ...

ہمکنار ان کہتی ہیں جسکو وہ میر لوگی یار سے
دشت وحشت میں مرا پاہی برہنہ کیا با
زخم حسرت دل فرہاد کی یاد آتی ہیں
دل عاشق میں ہوا ہی لب معشوق جو تیر

ڈالتی سینہ پہ ہی چرخ ستمگار کی زخم
نالہ پہنچی فلک اثر ہی سی ہوشیار کی زخم
دیکھتی ہی جگر لالۂ کہسار کی زخم
ہوتی ہیں پس کی جو لی ہیں لب سوفار کی زخم

ہجر دو چار اوسکی جو انکہیں تو ظفر تیغ نگاہ
ڈالی دو چار اہی سینہ پہ دو چار کی زخم

وصل کی بس کر چکی تدبیر ہم
اوس صنم کا وصل ہی اپنی مراد
تیری ابرو قتل کرتی ہی ہمیں
پڑ گئی الفت کی بیڑی پانو میں
بن پڑہی کرتا ہی پڑہی خط کی وہ
چاہتا ہی دل جنونکی ہاتہہ سے
حب دنیا کی بنا کیا پایدار
صورت تصویر حیران ہو گئی
ذبح کر تو ہمکو بسم اللہ کرا کے

ہو گئی ناچار اہی تقدیر ہم
ہاتہی کیا کیا ہیں الٰہ ... ہم
ہو ڈرین کیون پشت کش شمشیر ہم
ہیں ہمیشہ پا ہی در زنجیر ہم
کیا کرین احوال دل تحریر ہم
پہاڑ دین اپنا گریبان چیر ہم
کیا کرین آسمکان تعمیر ہم
دیکھکر اوس یار کی تصویر ہم
پڑہتی ہیں اپنی لئی تکبیر ہم

ای ... سر ... شوم
... جان و دل ... شوم
... و ... شوم
... لب جان بخش ... شوم
ای ... و قربانت شوم
... قربانت شوم
صد ہزاران ... ای ... شوم
... قربانت شوم
... شوم
... نیم ... شوم
... شوم

بہر انداز ... جلوہ
من ... انداز قربانت شوم
... آن ابرو کمان را از ... شوم
... آواز قربانت شوم

... قدم
معلوم ہوئی ... دین ... قدم
... ادب ... اوداں عشق ... قدم
... ناخن ... قدم
... دیکھی ... قدم
... فلک ... جہک ... قدم
... اپنا ... قدم
راہ وفا میں ... جان
... پروانہ ... جلائی ... قدم
... کیون نہ شمع ... قدم

کہنکاہی ہر قدم پہ ظفر راہ عشق مین
رکہہ اپنا دیکہہ بہالکی اپنی ہر قدم

دوستی جو بہسی جاہل سی دلی رکہتی ہین ہم
تلخ باتونسی بظاہر گر نہین ملتی تو کیا
شمع کی خلطہ سی کیا گذری دل پروانہ پر
زیر شمشیر ستم بہی دلسی دیتی ہین دعا
زلف بل کہا ہی بلاسی پر تیری رخسار پر
صحبت پیر مغان ہمکو خوش آئی ہی بدل

دشمنی اپنی اگر دلسی دلی رکہتی ہین ہم
الفت اوس شیرین شمائل سی دلی رکہتی ہین ہم
پیار جو اوس بت مجلسی دلی رکہتی ہین ہم
کیا محبت اپنی قاتل سی دلی رکہتی ہین ہم
آرزو بوسہ کی ہر تلسی دلی رکہتی ہین ہم
ہم ہین عاقل بظاہر عاقل سی دلی رکہتی ہین ہم

دل فدا کرتی ہین نام مخردین پر ای ظفر
عشق اپنی پیر کامل سی دلی رکہتی ہین ہم

ردیف النون

سولاہ دلکی اپنی ہمین آئی کب سکی ہین
اگر قابو مین ہین تو ہم اسکی ہین سالکی ہین

مطلع ثانی

محبت پہنا تی ہمکو ہمیشہ تلوتنا کسکی ہین
ہوئی طاقت سے قت بیطاقت تو اب یہہ حال ہی اپنا

ہمین پہناہی عریانی کہ دیوانی کسکی ہین
کہ آجاتی غنی پر جسطرح دنفلسی کی ہین

عجب کیا خاک مین ای اگر روئیدہ ہوئی نرگس
کہ ہم ای شوخ کشتہ تیری چشم نرگسی کی ہین
کہ وہ تو موت ای دوستان عیسی کی ہین
جو اونکی بزم سی ای دور نزدیک اونکی دشمن
ظفر ہوئی ہی صفا ہو سکا ہی بیچ نظر جسکا
ہین وہ مائل نظارہ ہوئی آرسی کی ہین

دل جگر جو پاس کے ہمسر بنا دونو ہی ہین
رہگدی اوسی ای چرخ کی نمی میدونو ہی ہین

۷۹

ارادہ ہی تیرا اگر کوچہ جاناں کی جانیکا
نکر تو اے دل بیتاب جلدی ہم بھی چلتی ہین

لگا دیتا ہی تیرا غمزہ قاتل ایک الله ایسا
کہ بسمل تیری خوش ہوکی وہ ڈہائیہ ہی اوچھلتی ہین

لب لعلین نے اوسکی گر نہین دل خون کیا میرا
تو پھر کیون چشم تر سی لال آنسو نکلتی ہین

خیال آجاتی ہی جسوقت تیری قد موزونکا
تو مصرعے آہ کی کیا کیا ہمارے دلسی ڈہلتی ہین

الہی موم کیون ہوتا نہین او سنگدل کا دل
مری نالی تو وہ ہین جسسی پتہر بہی پگہلتی ہین

ظفر ہم دلگی بہی چاہتی اونسی نہین ہوتے
وہ ہمپر جوری کسو سطلی ناحق بدلتی ہین

دل و جان بوسہ بغیر اے بت بیباک ندون
دون ملا خاک مین لیکن تجھی مین خاک ندون

لکھتی ہی گردش تقدیر مجھی چین کہان
خوب جلکر تجھی جب تک تہ افلاک ندون

قیمت نیم نگہہ مین تیری کیا دون تجکو
مین اگر دین و دل و دانش و ادراک ندون

رہی کس طرح ترو تازہ گی گلشن عشق
پانی آنکھون سی گر اے دیدہ نمناک ندون

رکھہ چکا راہ محبت مین قدم مین اپنا
اب بتا کیونکہ سراے قاتل سفاک ندون

سو نہ تا شرح جب تک ہون وہ مژگان و نگاہ
سینے مین اپنی کبھی سینہ صد چاک ندون

دے دیا خط ادنہین قاصد نے ظفر پھر کیا
یہہ نسمجھا کہ وہ بیٹھی ہین غضبناک ندون

ای ستمگر تیری آواز قدم سی ہو جائین
لعل لب ہای تیرے سی لون کرم سی ہو جائین
ایک دن ہم بھی تری کوچہ میں آرام سی ہو جائین
عدم ہیچ نہ دو زلف کو اوسکی ابرو
ہمکو درپیش بیابان ہم وہ عدم سی ہو جائین
فائدہ کیا ہی کس طرح جدائی کا ظفر
دست بردار وہ ہم کیونکہ قلم سی ہو جائین

وہ جالی کسطرح سر یار ہمکو عشق مین نے
وانسی ملنے تشنیع کی نوبت آئی ہی
فرشتہ پر ہماری اوس گلے مین تو انسان ہے
نہ قاصد نی کبوتر کہئی یاران عدم رفتہ
جو گشتہ چشم کا اوسکی ہو وہ عین عنایت سے
کری جو طینت سے سرکشی اور فتنہ پرداز
جگر ہی ٹکری ٹکری جان و دل ہی خستہ دونو

اگر اب نانہ ہم سر کات کر بھیجین تو کیا بھیجین
یہان سی ہم او نہین سوغات اگر بھیجین تو کیا بھیجین
کبھی خط وکی ہم اپنی نامہ بر بھیجین تو کیا بھیجین
اودہر سے کچھ خبر اپنی ادہر بھیجین تو کیا بھیجین
گل نرگس اوسکی گور پر بھیجین تو کیا بھیجین
یہ لعنت اوسپہ دانا تبر بھیجین تو کیا بھیجین
کبھی کچھ تحفہ ہم اپنی عشوہ گر بھیجین تو کیا بھیجین

ہمارے سایہ سی بھی تو کوسون دور بہاگی ہی
پیام وصل اوسکو ای ظفر بھیجین تو کیا بھیجین

بھی گریہ ہو ماز از دل افشانی رو بھی
رو کو بھی جو رونی سی جرات آنا ہی رو بھی
جہان اب ہی وزن و عالم رو با مین جو اگر
جو کرو بیان ساری عالم آشنا ہی ردنی ہین
برابی کشتی افلاک کا رونا رہا نی کو
بہری انکھون نے طوفان کیا برپا ہی رو بھی

گرچہ سو بحر روان دیدۂ نم سی ہو جائین
جلکی ہم خاک سی اس آتش غم سی ہو جائین

مطلع ثانی

کیونکہ آگاہ تیری طرز ستم سی ہو جائین
ہو بھی برہمن و شیخ تیری کی ترین
دم بہری جائین محبت کا تیری جانباز
ہو جائین اپنی سب پند و نصیحت و وعظ

جب تلک تیری ستمدیدہ ہم نہ جائین
وہ رجب تک نہ دیر حرم سی ہو جائین
گرچہ وہ ٹکری بھی اپنی تیغ سے وہ دم ہو جائین
باتین وعظ جو اوس صنم سی ہو جائین

[illegible]

مدعی کہتی ہی ہمین دیکھی
حال غم تجھسی کہہ چکی یکبار
اپنی رونیکا تیری ہنسنی کا
ہمین فرصت جو کہنی حسرت دل
کہتی ہین سب ہمین وفا تجھین
خاک در کو تیری کہین اکسیر
تو تو منہہ سی کہی ہی ہمکو برا
تجھسی کہہ بن جو ہو مری کی بات
تجھسی وہان کچھ کہا نہین جاتا

مدعا ہم کہین تو کیا کہوین
بارہا ہم کہین تو کیا کہوین
ماجرا ہم کہین تو کیا کہوین
حسرتا ہم کہین تو کیا کہوین
بیوفا ہم کہین تو کیا کہوین
توتیا ہم کہین تو کیا کہوین
پہر بہلا ہم کہین تو کیا کہوین
بیمزہ ہم کہین تو کیا کہوین
قاصدا ہم کہین تو کیا کہوین

بن کہی ہی وہ ای ظفر ہمسی
ہی جفا ہم کہین تو کیا کہوین

کوئی آئینہ دلکا نہین کہ جہان رخ یار کی جلوہ نمائے ہمین
تیری زلف دوتا نہ ہوش ربا وہی ام بلا کہ خدا بچائے
کہا منی جو اوس سے کہ سکو بچہا نہ ہملین گیا تو آگ لگائے
شور ہی مچا نہہ پہر مگر اوس سے جدا ہی آہ نہ شب ملائے

یہہ قصور ہی انکا فقط کہ جو دیا وہ ہمکو کہا کیے ہمین
کہ جو ہین ہنسا نہ وہ ہی کبھی ہنسکی اپنا ہی ہمین
تو یہہ سنکی وہ مارسی کہنی لگا مجھی آتی لگائی بجہائے
کری دعوی یہہ کسی اگر تو پہر ہم اوس سے جدا ہی نہین

۷۷

اجاتی ہی جو خاک قدم یار میری ہاتھ
جون خاک اوڑا دون اپنی اکسیر ہوا ہین
کہدین وہ جسی ہم سی ہی ہوا خواہ ہمارا
آجاتی یہ کیون باعث تو قیر ہوا ہین
کیا کیا ہو ا نشاں ظفر اسم
جب کہول دی وہ زلف گرہ گیر ہوا ہین

[illegible]

ہو یہہ چمن سی ہم جو کہ چمن تک ہم رہی قفس مین جو تکا
طاقت پرواز ہی بال و پر مین کچہہ نہین
تو رکہ لیوم جہان ہی ہم چراغ صبحدم
عہد ابا ای تیری نقشہ جلی مین کچہہ بہی نہین
ہم کو کیونکر مین تیشہ بپا انک
بیداری دو روز سکی گہر مین کچہہ بہی نہین
ہو سا دو ہی جہان او نہ فکر جلی کا
دیکہہ غافل اعتبار عمر غفلت سفر مین کچہہ نہین
عجب ہین ہم جو باکر ہین ہو نو ہو خدا کا جواب
بیشین ظاہر نوبت نامہ بر مین کچہہ نہین
سیکڑون جہان ہی اپنی مین صورت آشنا
اور اپنی صورت آئینہ گہر مین کچہہ نہین
ای چمک کیا دکہاتی ہستی ناپایدار
پہر جو شعلہ برق دیکہو لحظہ بہر مین کچہہ نہین
کر چکی ہم انکساری عشق مین پہلی ظفر

کجا نا چاہی کو چمن اوسکی ہے کہا تو نے	بری غمخوار کیا کیجی نہین دل اپنی قابو مین
اگر برپا ہو طوفان دیدہ خونبار سی میرے	تو ہووی کشتی افلاک تک بہی غرق تو ہو مین
مرا برسا تمین ہی ساقیا یون بادہ نوشی کا	اود ہر ابر سیہ جہوا دہر مستی مین ہم جہومین
اگر زنجیر موتی توڑ کر کبکا نکل جاتا	دل دیوانہ کو باندہا ہی تو نی اپنی گیسو مین

اگر گلگشت کو جاوی ظفر وہ رشک گل میرا
بہار ایسی مچاتین عندلیبین باغ مین ہو مین

تیری نگاہ مین جو ای فتنہ زمان دوڑین	تو دلبہ لاکہون بلا ہائی ناگہان دوڑین
ہماری جالسی وہ بیخبر نہین آگاہ	وگرنہ یہہ خبرین ہین کہان کہان دوڑین
غم فراق کی ہاتہو نسی ہو گی بربادی	زمین سی آہ مین سی ہی آسمان دوڑین
اگرچہ آنکہین تیری ہر زبان ہین پُر شوخ	شکار دلبہ تیری جیسی چیتیان دوڑین
ہوا سی کیون تیری زلفین لگی ہین لہرانے	یہہ ناگنین کسی ڈسنی کو دل ستان دوڑین
بلائین لینی کو پریان تیری جہ تیانی	ہوا کی گہوڑی پہ چڑہ چڑہ کی پیر کجا دوڑین

زبان پر آتا نہین اپنی اک حرف ظفر
کہ پہلی ہی سی یہان اونکی چہپیان دوڑین

نور تیرا ہی فقط شمس و قمر مین کچہہ نہین	آتا یہان تیری سوا اپنی نظر مین کچہہ نہین

آنکہ جو دیکہا تو ایسا ہی جہان ہم جو کچہہ نہین
سب ہی سب اپنا ہی ایسا ہی جہان ہم جو کچہہ نہین
ورنہ دنیا ہی کو اپنی جان جو کچہہ نہین
زمین سی جو کہون کیا دنیا مین اپنی سامان جو کچہہ نہین
تیری ہی آسمان عشق سامان جو کچہہ نہین
پہلی ہی ہم یہان عشق بیان جو کچہہ نہین
اونکی ہاتہ مین جہان اپنی سی پہلی ہی جو کچہہ نہین
جب یہان وہ چمن کا ہی فقط دو گہڑی جو کچہہ نہین

ظفر بلبل ہو جوان وادا برا وس ستمگر کے
او ٹھا ہی جا بجا جو کھون ہی ہرن آنکھو نمین

اپنی غرفہ سی جنہین آپ ہیہا جہانکتی ہین	پہر سنو اونکی تو کیا کیا وہ زلف ہانکتی ہین
شبنم گلزار یہ ایک اوس سے پڑ جاتی ہی	منہہ کو شبنم کی دوپٹی سی جو وہ ڈہانکتی ہین
سیچو یار محبت مین مرا گو بہر دل	پوچہو تم جو پہر پونسی کہ وہ کیا آنکتی ہین
کوئی گل اور کہلا چاہتا ہی تہنک چمن	آب کرتی ہی یہی رنگ سے گل ہانکتی ہین
کچہہ تو آتا ہی اونہین دشت نوردی مین مزا	خاک صحرا کی جو دیوانی تیری پہانکتی ہین
جل بی نفرت کہ ہمین دیکہکی خوبان فرنگ	جلد جلد اور بہی مکہی کو سوا ہانکتی ہین

دی ظفر جنکو خدانی صفت ستاری
کہولتی عیب کسیکی وہ نہین ڈہانکتی ہین

یون شعلہ سوز غم سی اونہا دلکی داغ مین	جیسی بہڑک گیا ہو فتیلہ چراغ مین
رخ پر تیری پسینونکی قطرونسی ہی بہار	کیا پہول چاندنیکی ہین مہتاب باغ مین
ناصح نصیحتین تیری ہم سن چکی بہت	خاموش ہو کی اب نہین طاقت دماغ مین
ای مست ناز بیٹہی ہین تجہبن کجا بی می	ہم بہر کی اشک دیدۂ تر کی ایاغ مین
دہونڈہی ہزار کوئی اونکا ملی پتا	جو گم ہوئی ہین تیری کمر کی سراغ مین

۷۹

جب دون تار و توان وسن کوش و دوادراک دون
مرد ہنکو کار کو دنیا سی انزش ہو گیا
ای ظفر یہہ پاک جوہر اور وہ ناپاک دون

دل تو کیا ہی جو نہ ہو بین تجکو بیابکی ہا نہہ

آتش نمرود ہی عشق بتان [illegible] دون

[illegible]

تو نہیں نہیں کہتی ہین کچہہ بات کی کہتی ہین
دشمن جو کسی کو ہم ... کہتی ہین
ہم تیری طرح کا دہمون نہیں الفت ہین
جو کہتی ہین سو اپنا اپنا ہی کہتی ہین
ہو ردی کتابی کو کہتی ہین تیری قسمت
وہ خدا کو تیری یعنی قرآن کی کہتی ہین
یار دنیی کو دیکہیں عالم پیری [illegible]
یہ بہی پورا کیا طوفان کی کہتی ہین

انسان کو نہ اپنا کسی بات پہ [illegible]
کہدی [illegible] نہیں ظفر [illegible]
دراز ان کی گہڑیون کی گہڑی دیکہہ غافل
دم دم کا ہی احوال [illegible] کی گہڑی مین
وہ جسکی ہین دل جانتا ہی خوب ہمارا
ہم نی ظفر آنی مین کوئی لونکی نظر مین

تکالون کس طرح زنجیر کو مین پاؤن سی اپنی
بس نہ آتی ہی فرصت کو بہی یارب زنجیر مین

ظفر وہ تہر وہ آفت ہی گردش میری طالع کی
کہ ہی باعث سی جسکی آسمان پر آفت چکر مین

تمہاری الفت سی کسکی طرف جو میل کرتی ہین
برابر اڑہا کی کرتی ہین سب دیوار و در گہر کے
تیرا عاشق ہوا وامق ہو یا فرہاد یا مجنون
گذارہ کرتی ہین پر خاک ہی سی سر سامان
وہ جب آراستہ کرتی ہین پلکین اپنی مژگان کی
اونہین منظور ہی پہلی ہی بہرکانا میرا

وہ ہر شب ورد اپنا سورۂ واللیل کرتی ہین
روان جب چشم سی ہم اشکونکی سیل کرتی ہین
محبت ہین سب انکو شامل یک قبیل کرتی ہین
نہ چہیر کرتی ہین تجویز کی کہیں پر میل کرتی ہین
تو نازو غمزہ کو کہتان ابرو پر میل کرتی ہین
کہ سر بازو مین اپنی وہ جہی پر خیل کرتی ہین

نہ جس کو عقل ہو اور ہو کسا یوں سی الدا ہر تا
ظفر اوس آدمی کو ہم تصور میل کرتی ہین

جو کام ہو گر یہ سی میری ایک گہر مین
یہ انجم گردونکو سمتا ہی کہ ہم سب ہے
ہی آفتاب پردۂ ظلمات مین نہان
ہو پایہ دل مین ثمرہ تر یہ نہون کے

وہ ہو وے نہ بارانسی کہیں دنکی جہر مین
ہون موتی ہو نکی چہاتری جہومر کی لڑی مین
دیکہہ اوس جان کو مستی کی دہر مین
اس کی گل رنگین کہیں ہونکی جہر مین

[illegible]

اگرچہ مین جہین و ہر مین [illegible]
ولیکن [illegible] بن نہیب
[illegible] بن نہیب
جو او [illegible] نصیب
[illegible] ظفر [illegible]

جو اتر ہی آہ و نالہ مین ہمارے وہ کہان وہ پتی کیو اٹھی قبر شہید ناز پر	تتمۂ جوش سطر بان خموش کلو کہتی تو ہین جای گل لالا کی برگ ناز بو کہتی ہین

ناتوانی سی نہین جنبش کی بہی طاقت ظفر
لیک اسیر ہی ہم اسکی جستجو رکھتی تو ہین

ہم اونکی زلف کو ہاتہو سی جب سنوارتی ہین	تو دانتون کاٹتی ہین اور وہ لا مین اتارتی ہین
نہ اوگر نہین آتی مگر جواب تو دو	تمہاری یہ گھڑی سب سے ہم پکارتی ہین
کوئی تو اونکی نظر پر چڑہا ہی جو ہمکو	گراتی انکھہ سی ہین دلنشی ادا تی ہین
جو تیری چاہ مین دو بادہ کب او بہر ہا ہی	ہزار اوسکو اگر تہنا او بہارتی ہین
خمار عشق مین رہتی ہی یاری اونکی ہاتھ	وہ جان ہار کہ جان اپنی اسمین ہارتی ہین
کب ایکجام سی ہوتی ہین ہم قیاس یراب	وہ بادہ کش کہ جو ہمان خم کی خم دکارتی ہین

ظفر جو کھینچتی ہین ہاتھ اپنا دنیا مین
ہمیشہ پانوہ وہ آرام سی پسارتے ہین

ترا سا غمزہ و ناز ای صنم کسو مین نہین	جو تجہمین ہے وہ خدا کی قسم کسو مین نہین
بغیر رنج کی کوئی نہین ہی کار جہان	اگرچہ عشقمین ہی رنج و غم کسو مین نہین
کبھی اشک کے کیا ہو سکو دون نسبت	جو اسمین آب ہی اے چشم نم کسو مین نہین

[illegible] دولہ بن کراہ ہون
لیکن [illegible] صنعت [illegible] کمان
[illegible] ہمراہ ہون
[illegible] گذر اس راہ سے
[illegible] راہ ہون

نہ تجہ ہمای بن میرا [illegible] جان کون
رکھتا ایک غمخوار اپنا مین غم جانکاہ ہون
یہہ جو دیکی [illegible] مین کیسی کرتا ہون آہ
اپنی حال دل سی مین کرتا او سی آگاہ ہون
چھوٹتا ہی [illegible] سایہ [illegible] ترا ساتھ
تو کہان چلتا ہی چل مین بہی تیرا ہمراہ ہون
عشق کی [illegible] ہوئی یہہ نقد داغ
ای ظفر مین عشق کا [illegible] ہون

ہماری اور مجنون کی جو تصویر مین ہم دونو کو پہچان
دیکہمان [illegible] تصویرن مین [illegible] پہچان
کھینچ ایک [illegible] نما نہین [illegible] پہچان
[illegible] پہچان
[illegible] پہچان
[illegible] پہچان

ہوائی سی ہی برہم کیونکر ساقی
پیمانۂ توبہ ہوئی جام مل ہوا ہین
گر جیسی برق جائی بلبل ہوا ہین
دل سرد آہ سی سطح بہار
عاری خاک تن جل کی ہوا ہین
ای کوچہ نکہت چمن سی آ
کیفیت بوئی بالکل ہوا ہین
ہوا ہین تیرا
کی زہر اودلے
ہوئی زخم کا سا غل ہوا ہین
اوری زرد خاک دیوانی کی نرم

روز لائی ہی بہار رنگ شستہ سب کو
یہہ چمن تن شدہ اقفل ہوا ہین
ظفر ای گلشن سخن عالم معطر
گئی ہین بال کس کس کی گل ہوا ہین
من ہین من میکدہ ہین آج کلی گئی ہون

دیا ترک وفا و مہر کی با تونکو طول اتنا		زیادہ جد سی ناصح کی یہہ تقریرین ہین بیجا کہیان
یجین ہم دیکھیں کیونکر تیری تیغ و ابرو سے		کہ اپنا ایکدم اور ادہ شمشیرین ہین وہ کہیان
	نگین کیونکر نہ ہیجکر ای ظفر دو تیر سی سلمین دو چشم یار مین سترکی تحریرین ہین دو کہیان	
ایک بدگو ہو تو مین اوسکی سخن کو پکڑون		وان سبھی ایسی ہین کس کس کے دہن کو پکڑون
سوچتا ہی جیسن ہوا اوس زلف و در گوش کو دیکھ		نیت پکڑون کہ مین سانپ کے من کو پکڑون
ابھی تصور مین تیری چشم کی وحشت کا یہہ جوش		اگر دونت دمین یکجہت ہین انکو پکڑون
ہمصفیر و کہو کیا کیجی کہ آیا صیاد		لیکے بہر دام کو مرغان چمن کو پکڑون
کہ کی دل چاہ زنخدا نمین یہہ کہتا ہی کہ مین		کیونکہ اوس زلف معنبر کی رسن کو پکڑون
کون ہی جو جد میرے دلکو جو را یا گسنے		خال رخ کو تیری یا خال دہن کو پکڑون
	خاک پا سنج جہانگا وہ ظفر ہون کہ جو ادب پکڑین قدمو نکو وہین اونکی جبین کو پکڑون	
عجب اعجاز ہی بلبل ہوا مین		چراغ گل نہ بجہا گل ہوا مین

مطلع ثانی

جو مشک افشان ہو وہ کاکل ہوا مین		نہ آئی نکہت سنبل ہوا مین

ملایا ہے مے عشق ... ہوا اس دو سی ...
ہوئی ... کی چشم جادو کی ... [illegible]
... [illegible]

[illegible]

ہی سخن مین میری کیفیت عجب ہی ذوق سے
ای ظفر ہو جاتا ہین اپنی غزلسی مست ہونا

ذکی میری بیقراری مجھسے کچھ پوچھو نہین
سنکے میری آہ و زاری مجھسی کچھ پوچھو نہین

بار غم سی مجھپہ روز ہجر مین اک اک گھڑی
کیا کہون کیسے بہاری مجھسے کچھ پوچھو نہین

شام سی تا صبح جو بستر پہ ہم بن رات کو
ہینے کی اختر شماری مجھسے کچھ پوچھو نہین

کیا کہون جو کچھ تھا کہنا مین گیا بالکل وہ بھول
دیکھکر صورت تمہاری مجھسی کچھ پوچھو نہین

خاکساری اپنی کی برباد در پر آپ کے
ہینی کی جو خاکساری مجھسی کچھ پوچھو نہین

آنا ہی رد ناز یادہ پوچھنی سی اور ہی
ماجرای اشکباری مجھسی کچھ پوچھو نہین

خنجر مژگان و تیر ناز و تیغ غمزہ سے
دلپہ ہین جو زخم کاری مجھسی کچھ پوچھو نہین

میری جراحت ہی سی بس معلوم کر لو ہمدمو
تم حقیقت میری ساری مجھسی کچھ پوچھو نہین

ای ظفر جو حال ہی میرا کو نگاہ کر بیان
ہوگی اونکو شرمساری مجھسی کچھ پوچھو نہین

ہم مریض ہجر ہین ہم مین ہی دم کچھ نہین
جز شراب وصل دارو چاہتی ہم کچھ نہین

جبکہ ہم جائینگے وہان کیا ہمسے پوچھا جائیگا
غم اگر ہی تو یہی ہی اور تو غم کچھ نہین

ہی یہ بیماز لف ہی کیو اسطی میری لیئے
اپنی شیفتہ سی ہونا آشنا ہم کچھ نہین

مطلع ثانی

اوس کل کو ای بہانہ فاقہمن ای ظفر
صبر و شکیب و تاب و توان کوئی بھی نہیں
آیا ہماری تا بزبان کوئی بھی نہیں
شکوہ کسی سے کیا ہی تو دل ہی بلا ہی
دیکھا تو ہے یہ دشمن جان کوئی بھی نہیں
ہیں دلکو جا بجا ہی اور دست عشق ہیں
باقی اگرچہ اون کے نشان کوئی بھی نہیں
وہ غم ہیں [illegible] جو کہ نام ہیگا
اسکی تو نام اور نشان کوئی بھی نہیں
کہیں [illegible] غم یاران کو

لگاؤ سینچہ تم اور بھی ایک تیر غمزہ کا	ابھی کچھ جان باقی ہی تمہاری نیمجانو مین
تیری زلفوں نے مثل مار شاید زہر او گلانے	نہیں بسبری ہی یہ کہان جیسے تیر کانو مین
خرابی ہوگی دیکھو گر کریگا اشک غمازے	کہ ہی آنحضرت دل یہ تمہاری رازدانو مین
گرون نالی غم فرقت مین گر اوس مہر طلعت کے	تو بر پا شور ہو یکبار سا تون آسمانو مین
میسر ہو لب کے تیری ہو وے جو یاقوتی	ابھی تاب و توان آجائے تیری ناتوانو مین
اگر لاؤن زبان پر قصہ جانسوز کو میری	تو پڑ جائین پھپولے قصہ خوانونکی زبانو مین

ظفر جو کچھ ہی منظور خدا معلوم ہی کسکو
نہین ہی عقل کو کچھ دخل اوسکی کارخانو مین

بستے تھی وہ جو لوگ یہان کوئی بھی نہیں	خالی پڑی ہین انکی مکان کوئی بھی نہیں

مطلع ثانی

دلسوز غیر شمع یہان کوئی بھی نہیں	ہمدم سوائی آہ و فغان کوئی بھی نہیں
غمن جانے میرا حال ہین سب مجھسے غمگسار	پر کر سکا اونسی جا کی بیان کوئی بھی نہیں
ہین یون تو گلعذار ہزارون جہان مین	پر تجھسا تنگ غنچہ دہان کوئی بھی نہیں
معلوم رفتگان عدم کا ہو کیونکہ حال	آیا وہان سی پھر کی جہان کوئی بھی نہیں
دی یاد ہی پیری دلکی خبر مجھے	قاصد سوائی اشک روان کوئی بھی نہیں

کب دو دن کی دیر ہی وہ آکے دو دن میں
ملا ہی کاٹکا جان نیم بسمل دو دن میں
جو اب خط کا نہین وہ نہی ایک [illegible] لاتا
روانہ کرتی ہین ہم روز نامہ بر دو دن مین

۸

خوش نصیب دل ہی میری ایک جان اوس جست
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

ملائین اپنی قسمت کیا انکو کارونکی قسمت مین
نپایا بوسہ اوس لب کا مریضان محبت نے

چلی میر لطف سی خط جو میرا مجہسے لکہو اکر
ہمین قسمت پر پہی ہا رہی ہیں غمخوار ہمیں

سر میر صحرا آبلہ ہی پانو نکا میرے
پہسین آنکر دام بلا ہی لف مین تیرے

خدا جانی کہ ہی کیا ہم گنہگارونکی قسمت مین
تہا یہہ شربت عناب بیمارونکی قسمت مین

لکہا ہی کچہہ برا ہیری طرفدارونکی قسمت مین
کہ کہہ کا منت لیا ہی ہمنے ناکارونکی قسمت مین

عجب بیل ہی کہنی پہر یہ تہی خارونکی قسمت مین
رہا ہی اگر تیری گرفتارونکی قسمت مین

ظفر وہ جنس ناکارہ ہوئین لیکن ہوا وہ مجکو
کہ ستر پا پارسا ہو جن خریدارونکی قسمت مین

شبہہ کیا جو راز الفت غیر ایم بتاوین
رعیت ہماری جنمین ہی یہہ حرم محبت

جو کچہہ جواب خط مین اوسنی لکہا ہی ہمکو
محو کمر کی اپنی پوچہہ او نسی تو حقیقت

کہتا ہی تو کہ ہنسی تم پر کنی ستم کیا
ہم تمسکو لا کہہ جاؤ جو یسی گہر کے

باہکو تم بتادو یا تمکو ہم بتادین
ہم کس طرح سی یا صبح رخصت کو غم بتادین

قاصد کی شکل ہی ایسی ہم تکلم بتادین
جو حال رفتگان ملک عدم بتادین

جو جو کہی مین تونی ظلم و ستم بتادین
ہم دیکہکر تمہاری نقش قدم بتادین

آئی ہین جام می مین کیا کیا نظر تماشی

٨٥

[illegible]

صورت نقش پا گلی مین تیری
شمع سان سوز دل نہین چھپتا
اپنی دامن مین دولت اشکونکی
ایک رنجش ہمین سہی ہی ورنہ
چشم مست اوسکی لی ہی جاتی ہی ہوش

ہم بھی اک جانگسار رہتی ہین
گرچہ ہم اشکبار رہتی ہین
گوہر آبدار رہتی ہین
آپ کے سب سے پیار رہتی ہین
گرچہ ہم ہوشیار رہتی ہین

جب سے پی ہی شراب عشق ظفر
ہم ہمین بی خمار رہتی ہین

قطعہ

رکھتی ہی سرور دین عجم ہین کہ سامنے مری
او بالکم مین رفیقان وطن ہجوری ہین

٨٦

کہی وہ نہ اونسی جو تھی بات جیمین
لگایا نہ ہاتھہ اونکو تنہائی مین بھی
دکھاتی مین جب اپنی ہم اشکباری
سمجھتے کسیکو نہین مال دولت
بچھائی ہی جو ان ہمنی شطرنج ایسی
تصور مین گیسو و عارض کی تیری

رہی جیسے وقت ملاقات جیمین
تمنا رہی اپنی ہیہات جیمین
خجل ہوتی کیا کیا ہی برسات جیمین
یہہ سمجھی ہی کیا اپنی بدذات جیمین
حریف اپنی پہلی ہی ہون مات جیمین
کہون کیا جو آتی ہی ذرات جیمین

دل ایسی نکیلی کو کیونکر نہ دیجے
کہ جسکی جبین ہی ظفر گات جیمین

[illegible]

لکہی ایکحرف بہی بن آیا مری کیا بابت مین لکہون
جو لکہون سو وہ بہری نیرنگ عبارت مین لکہون
سرکی زبان مین لکہون

چشم کیطرح سے صاحب نظروں نے دیکھو	سیر کیا کیا نہیں پی رنج سفر کی گہر مین

مدعی وہ جو چہپی بیٹھی تہی بہا گئی چہپ کر
آمد آمد جو ہوئی رات ظفر کی گہر مین

گنہ سے ہم نہیں خالی گنہگار تو ہین	بر اوسکی لطف و کرم کی امیدوار تو ہین
بلا سے جان گئی اپنی عشق مین لیکن	وہ ہمکو جان گئی اپنا جان نثار تو ہین
زیادہ بہڑکی گی کیا اور دلمین آتش عشق	نکلتی ہر بن مو سے مری شرار تو ہین
وفور اشک سے گو سوز دل بجہی نہ بجہی	پر اپنی آنکہوں سے ہم رہتی اشکبار تو ہین
بلا سے گر جگر و دل مین داغ داغ اپنے	ہمیشہ دیکہتی ہم سیر لالہ زار تو ہین
لگاہی دیکہئی یا رب وہ اور کتنی تیر	کہ دلمین ہوگئی روزن کئی ہزار تو ہین
نہ برق مین نہ کوئی شعلہ نے شرر مین ہم	مگر تپش سے محبت کی بیقرار تو ہین
اگرچہ کیسی ہی عیار و پر فریب ہین وہ	سمجھ ہی یہہ ہی غنیمت ہے کہ یار تو ہین

شراب پی کہین بارات بہر کہین جاگی
کچھہ آنکھین اوسکی جو بہر آج پر خمار تو ہین

قاصد انسا جو لکہون یار کو خلوت مین لکہون	کسطرح راز نہان ہیپہ کی خلقت مین لکہون

مطلع ثانی

۸۷

اے ظفر ذرا بری کیا جو لکہون ہین ان کو
باجرا گر یہ کا اپنی جو مصیبت مین لکہون

کبہی اپنا کبہی اپنا تو کوئی ہی نہین
جو ہی بیگانہ ہمارا تو کوئی ہی نہین
وای قسمت جسی ہم جانتی اپنا دوست
جیسا دشمن ہی وہ ایسا تو کوئی ہی نہین

اپنا طالع ہے کہ ایسا تو کوئی ہی نہین

یا الٰہی کبھو ایسا بھی ہوا ہی کہ وہ شوخ

سیکڑوں ناز و ادا سی مرے گھر آیا ہو

اب ترنج سنبل وہ پیچ و خم گیسو ہی یہ

کہ وہ شوخ سرو قد کسی نکہت میں بلا کی بات

ظفر دل مین لیکی بھی دلبری ...

آہ یہ صنم بیمار سا اس کی باتین

[illegible]

کس تمنا پہ جیئی عاشق پابوس تیرا
ہو نہ ہو زلف کی کوچہ میں دل سودا
سرو قد کون ہو رعنا نہیں ہمسر تیرا
کیا کرون غم کو نہ سمجھون اگر اپنا غمخوار

دلمین اب اوس کی تمنا تو کوئی بھی ہی نہین
اور اب اوس کا ٹھکانا تو کوئی بھی ہی نہین
تجھسا یہان دلبر رعنا تو کوئی بھی ہی نہین
دل کی دینی کہو لاسا تو کوئی بھی ہی نہین

قدرت حق کا تماشا ہی ظفر جیسی بشر
ایسا دنیا مین تماشا تو کوئی بھی ہی نہین

جنون نی نہ کہین آشنائی کی باتین
ہمین اور ساری خدائی کی باتین

مطلع ثانی

نہین ہمکو لازم برائی کی باتین
نصیحت ہی کہ دلمین نور کہو کدورت
لڑاتی ہو محفلمین غیر و نہی انکہین
جو کرتی ہو تم خود برائی کا دعوی
نہین بات کوئی بھی تجہمین وفا کی
اگر بوسہ مانگو تو وہ منہہ بنا کر
شب وصل بھی مجکو روتی ہی گذری

بھلا تم کو بھی بہ بھلائی کی باتین
کرو منہہ پہ بھی صفائی کی باتین
ھر بجا ہی یہ تو لڑائی کی باتین
یہ آتی بھی ہین دلربائی کی باتین
ستمگر ہین سب بیوفائی کی باتین
کہی ہی نکر بیحیائی کی باتین
جو یاد آئین روز جدائی کی باتین

زلف کالی کو ہم ... بانہوں

[illegible]

لب کو لعل و عقیق کہہ ... بانہوں

[illegible]

مطلع ثانی

اگر ہو عکس افگن یار کی کاکل سمندر میں
تو پیدا جای موج آب ہو سنبل سمندر میں

پڑی عالم میں جس دم شور دریای سرشک اپنا
تو اوس طغیانکی فرسی ہو غل کیونکر سمندر میں

دکہا دونگا جو اپنی دیدہ پرآب کا عالم
تو گرداب نکی بہی جائینگی انکھیں کہاں سمندر میں

کہ دجلہ جا بانسیم بھی ہے سیل دریای محبت سے
اگر باندہی کوئی تدبیر سیحی پل سمندر میں

دکہای آبداری تو جو اپنی دُر دندانکی
تو غرق آب خجلت ہوں موتی کل سمندر میں

علی وہ ہی ظفر ہو نہیں ہرگز باک میدا سے
سمندر ہو جو حائل ڈالدی دلدل سمندر میں

کہانسی گوہر اور وپے دو جانکالی اچھی ہیں
چشم نے لاکہوں ہمنی شہوا نکالی اچھی ہیں

گاہ جلاتا گاہ رلاتا ہے تمنی میری سا
رنگ نکالی خوب ہیں اور اطوار نکالی اچھی ہیں

تمہیں ہمکو اوسنی کہی ہیں باتیں لاکھوں بار بری
منہ سے ہی کلام اوس شوخ نی کر یکبار نکالی اچھی ہیں

بات تیری کب جاتی ہے باہر کی بھی باگالی
بیمار نے تُو نے جھوٹی یہ بیمار نکالی اچھی ہیں

زلف نے ظالم بار نکالا دل کو تو کیا سودا ہی
اس گل نی اور نہار دن مار نکالی اچھی ہیں

گرچہ زمین یہ خوب نہی پر اپنی ذہن طبیعت سے
کیا کیا اسمیں تو نے ظفر اشعار نکالی اچھی ہیں

جاری چاہ کر کا عشق ہی فکر نو
ہم ہیں ناتوانی سی ہم گرو کسو کی نہین
ابد اپنی اوسکی ہو کسطرح ہمکو
کہ آتا خواب مین وہ ماہرو کسو کی نہین
بہت سا ناز لف مین کسطرح اوسکی بچھ جو دلا
کہ آیا ہمین احتیاط کو کسو کی نہین
ظفر ہو اوسی آشنائی کا
کہ آشنا ہی وہ تو کبھو کسو کی نہین

ہم سا ہمیشہ دلکی بیماری سی مجبور ہون
باطن مین ہین فریب ظاہر مین دور ہون
ناصح ناحق شور سی ای بیری کیا غرض
مین صاحب شعور ہون یا بی شعور ہون
ای ست ناز گری کی نظر سی از رہی ہو
مین تشنہ شراب لب کے مانند چور ہون

ظفر کیا زمانہ برا آگیا ہی
جہان دیکھو مین وہان برا باتین

ہمسے کہ اوس بیوفا نی بیوفائی کی نہین
ہوئی کیا بیمار فرقت کا طبیبونسی علاج
تو اگر کچھہ پوچھتا ہی مجھسی کیجیے دلکی پوچھہ
وہ بہلا کرتی ہین کہتی ہین بجا مجکو برا
یہنہی ہین تہنا لگا کر ست و باہین وہ خدا
چھوٹی قسمت ہے سے دل دام بلای زلف
لگیا وہ دلربا دل کیونکہ مین حیران ہون
دیکھی کیا ہو مگر ہمسی ہی آئینہ رو

لیکن اوس سے ترک ہمنی آشنائی کی نہین
وصل مین کوئی دوا درد جدائی کی نہین
اے صنم مجکو خبر ساری خدائی کی نہین
کی برائی مینی یہہ مینی برائی کی نہین
اس سے بہتر جائی کوئی ہاتھا پائی کی نہین
ورنہ ظاہر کچھہ توقع تو رہائی کی نہین
بات آتی کوئی اوسکو رہائی کی نہین
اور کوئی صورت نظر آتی صفائی کی نہین

عشق ہی سر ہی اپنا عشق ہی ہی ہمکا
اے ظفر حاجت کسیکی رہنمائی کی نہین

اسی لئی تو پتا جستجو کسو کی نہین
رکھینگے دل ہی مین جو کچھہ ہمارے دل مین ہے
جھکا یا جسنی ہی سر اپنا زیر تیغ صنم

کہ ہمکو ملنی کی آرزو کسو کی نہین
زبان سی کہنی کی ہم رو برو کسو کی نہین
وہ ہوتا آگی کبھی سرفرو کسو کی نہین

دل چاہتا ہی اسکو اسی دیکھی بیان اگر
مین ہین بیسن مین ناچار مجبور ہون
میرا قصور کچھہ نہین ادمی پر
ناچار ہی ہم جو نہ بنا حال جو رہون
پر ہین بیسن جو ہو نہ وہ حال وہ ادم ہی
کسی بھی زیادہ ہو بجا مصحور ہون
ای ظفر
دیکھو کہ ایک آکے مین بلا
ادنا یا اوسکی سمجھہ مین ابسا مصور ہون

مطلع ثانی

دل اپنا ہمنی تو جانا کہ ہم زبان کرلیا
سمجھ ہم سی ہمین کہا جو کہا ای جان بہار
ہم ابی اپنی طالع اور قسمت آزمائی ہین
تیری گلی کے ہم ایکی ہی تلخ حالت سے

نہیں کھلتا معما اوس دہان تنگ کا ہم سے
اگرچہ ہم بہت سے اب طبیعت آزماتی ہیں

جو دعوی عشق کا ہے بلہوس کو سامنے آئے
کہ اپنی آج وہ تیغ محبت آزماتی ہیں

دلا ہم جانتے ہو جو ہیں شیوہ دلربایوں کی
انہیں کیوں دیدہ دانستہ حضرت آزماتی ہیں

کری زور آزمائی بیستون پر کوہکن اپنی
سر کوہ الم ہم اپنی طاقت آزماتی ہیں

چلی ہم آج چل تو بھی ہمارے ساتھ سے دنیا
تری ہم ای غم جاناں رفاقت آزماتی ہیں

عجب ناداں ہیں لاکھوں بار کی کی آزمایش ہم
مروت پھر تیری ای بیمروت آزماتی ہیں

دم عیش و طرب اغیار بھی ہیں یار سبھی کے
ظفر یاروں کو تو وقت مصیبت آزماتی ہیں

دل ایکی ہوا اوسکو گنہگار تو میں ہوں
دیں کسکو سزا وہ کہ سزاوار تو میں ہوں

پیاسا مری لوہو کا جو ہی کوئی تو وہ ہے
ہوں اوسکا اگر تشنہ دیدار تو میں ہوں

ہی کون گدا ایسا جسے اپنی گوارا
ہوں اپنی اگر در پے آزار تو میں ہوں

کہتا ہے مجھے عشق کہ تو غم سے ہراساں
کس واسطے ہے تیرا مددگار تو میں ہوں

انکھوں میں جنھوں کی کھٹکتا ہوں ہمیشہ
سو کیا ہوا اگرچہ روش خار تو میں ہوں

بوسہ تیری لب کا مرض غم کی دوا ہے
کیوں اور کو دیتا ہے کہ بیمار تو میں ہوں

ناصح مجھے کیوں عشق سے مانع ہے اوسکی
ہوں رنج و مصیبت میں گرفتار تو میں ہوں

ابھی کیا ہمارے [illegible] ہمیں [illegible] بکھیڑا میں
تو ہمیں دی [illegible] آزار [illegible] یار و نکی [illegible] اسکی
ہوں [illegible] عجب [illegible] کی [illegible] یار و نکی قسمت میں
کہاں ہی [illegible] نصیب [illegible] یار و نکی قسمت میں
[illegible] ساری [illegible] بیمار و نکی [illegible] قسمت میں
[illegible] نہیں [illegible] کیوں [illegible] قسمت میں
[illegible] [illegible] اور [illegible] نکی قسمت میں
[illegible] زیر [illegible] نکی قسمت میں
خطا کی اپنی کیا [illegible] کیا ہم [illegible] خطا وار و نکی قسمت میں
خدا جانے کہ [illegible] سعد اسعد [illegible] بیمار [illegible] عجب [illegible] میں
[illegible] نہیں [illegible] یار و نکی قسمت میں
نہیں ہی [illegible] طالع [illegible]

نہیں ہی ظاہر تصویر [illegible] دلکم حیرت میں
کی بیصورت [illegible] ہم گرفتاروں کی قسمت میں
ظفر اور وامق و فرہاد و مجنوں کیوں نہ ہوں
لکھی ہی عشق کی دولت انہیں چاروں کی قسمت میں

کبھی زباں قلم سی دو باتیں
کبھی [illegible] جب [illegible] زبان اپنی
افسانہ ان عدم سی دو باتیں
[illegible] کی آتی جو وہ [illegible]
[illegible] ہم اوس صنم سی دو باتیں
الغرض ایک بات ہو [illegible] سبھی
کبھی لطف و کرم سی دو باتیں
[illegible] ای [illegible] جفا کیں کبھی
[illegible] ستم سی دو باتیں
کبھی کیں ایک دم [illegible] دو باتیں

بعد اپنی ہوئی مہر و وفا
آپ ڈوبی بھی پہلی ڈوبی
کبھی اوس بیوفا سے ہوتی ہیں

ہیں یہہ اپنی ہی ہم سے دو باتیں
ہوئیں یہہ جیتے جی ہم سے دو باتیں
لا کہہ قول و قسم سے دو باتیں

ای ظفر کچھہ ہی اسمین ہو لیکن
کبھی اوس ستم سے دو باتیں

نکری نہیں جگر کی ہیں اشکو نکی تار مین
یہہ لعل موتیو نکی پروئے ہیں ہار مین

مطلع ثانی

قطرے نہیں پسینے کی ہیں لطف یار میں
ڈرا نہ آگئی میں یہہ فلک ستار میں

سرمہ نہیں لگا ہوا مژگان یار پر
ہے نوک سا لگا ہوا خنجر کی دھار میں

ساقی شتاب دے مجھے بھر کے جام مے
بیٹھا ہوں بیخود اس لیکی اوس تار میں

ہم حسن رنگ میں پھیرے ہو کے شیفتہ
کیا کیا ذلیل و خوار ہیں فرق و جوار میں

بعد از فنا ہے کم نہوئی سوزش جگر
گرمی ہے اب تلک مری خاک مزار میں

سایہ میں زلف کی ہے کہاں وہ ہی تابناک
ہے چاند سا چھپا ہوا ابر بہار میں

مثل غبار اوسکی جو تیری گلی سے جا کے
طاقت کہاں ہے اتنی تیری خاکسار میں

اوس رشک گل کو اب تو دیا ہمنے دل ظفر

عکس میں کو کبھی آئینہ میں دیکھ
دیکھو کیا دریا کی ہے سد سکندر بیچ میں
چمن سے رہنا ہے اوس کی ہمنشین
ای ظفر وہ ما نہ ہوئی سوئی سطح

۹۲

میری نزدیک زاہد کم ہین زنار گردن سے | بہہ تسبیح ریای جہوٹی مکاروں کی ہاتہو مین
کسیکا قول یاد آئی اوس کافر کو کیا ممکن | اگر قرآن قسم ہو دینداروں کی ہاتہو مین

زیادہ خوشنما ہی سرخی رنگ حنا سے بہی
ظفر خون شہید ناز خونخواروں کی ہاتہو مین

آج تک معلوم یہہ مجکو نہین کیا چیز ہون | کون ہون کیا شی ہون مین ناچیز ہون یا چیز ہون
لے ہی لی تو گوہر دلکو مری ہرگز نہ چہوڑ | دیکہہ تیری دلبری کیا خوب للہ با خبر ہون
دل مرا جان سی تجہی بن ہی نہ ایمان ہے نہ دنیا ہے | اور کیا دونون کو نسبی ہین اور کہتا چیز ہون
ہو گیا دل میرا دولت سے قناعت کی غنی | جانتا دنیا کو مین کیا مال ہون کیا چیز ہون
جنس دل بازار الفتمین کوئی لیتا نہین | پہیر لی ہی منہہ جسی مین وہ کہتا ناچیز ہون
واہ یہہ عالم عجب کوئی تماشا گاہ ہی | ہر جگہہ مین دیکہتا یہان اک تماشا خیز ہون

ای ظفر کیا پوچہتی ہو کیا بتاؤن آپکو
خاک ہون مین خاک ہون ناکارہ ہون ناچیز ہون

دل لگانیکی باتین اور ہی ہین | جی کے کہانیکی باتین اور ہی ہین

مطلع ثانی

وہ چہپانیکی باتین اور ہی ہین | یہہ جتانیکی باتین اور ہی ہین

دل کسی سے لگانیکی باتین اور ہی ہین [illegible]
[illegible] نہین باتین اور ہی ہین [illegible]
[illegible] سنانیکی باتین اور ہی ہین
[illegible] باتین اور ہی ہین

دل ملانیکی باتین اور ہی ہین
[illegible] کی باتین اور ہی ہین
[illegible] کی باتین اور ہی ہین
اس زمانہ کی باتین اور ہی ہین

[illegible] ایجاد کی باتین
[illegible] عناد کی باتین
[illegible] کی باتین
[illegible] فساد کی باتین
[illegible] ارشاد کی باتین
کہنی کی اور ہی ہین اعتقاد کی باتین
ہمین ہی خوب یہہ بیداد کی باتین
[illegible] فرہاد کی باتین

نہی آہ جگر ہمین کی کہین
جاہی پہونچی خبر کہین کی کہین
ہمین کہون بات تو وہ بیجا ہین
بیچین بچہ سو جا کہین کی کہین
ہو گکا بردہ سی لیکر بردہ نشین
ہری پہونچی نظر کہین کی کہین

٩٩

بنا ئین باتین ہزار انکی حضرت ناصح
اگر اون انکہونکو منظور ہی ہمارا دل

پر انکی باتین نہین اعتماد کی باتین
تو ہین یہہ عین ہماری مراد کی باتین

بہلا دی وِ لسی ظفر اور تذکری سیارے
وہ یاد رکہہ کہ جو ہین اوسکی یاد کی باتین

سرِ شکِ آہ مین تو قیر دون تو کسکو دون
نہ نامہ بر ہی نہ ہی مرغ نامہ بر صبا
نگاہ و ناز ہین دو تو مری لئی جلاد
نہین ہی درد سی آگاہ ناصحِ نافہم
گناہگار محبت ہین تو دو دیدۂ دل
نظر پر اپنی ہی جب رشک ہو تو دیکہنی کو

خطاب صاحب تاثیر دون تو کسکو دون
خط اپنا گر کی جو تحریر دون تو کسکو دون
قضا کہی ہی کہ شمشیر دون تو کسکو دون
جواب مین دم تقریر دون تو کسکو دون
بتا و دون تو مین تعزیر دون تو کسکو دون
پہر اپنی یار کی تصویر دون تو کسکو دون

نمک ہین دو تو برابر ہین وہ لب نمکین
ظفر دل اپنا اگر چیر دون تو کسکو دون

ہم اونکی گرچہ خاطر داری دلجوئی کرتی ہین
شمیم لف سی تیری نسیم صبح کی جہوکی
وہ بدگفتار ہی ایسے بدی کی بات سنتی ہین

ولیکن ہمیشہ وہ ہر بات پر بدخوئی کرتی ہین
معطر ہر چمن کو عشقِ خوشبوئی کرتی ہین
جو بیٹہی تیری پہلو مین مری بدگوئی کرتی ہین

[illegible]

مطلع ثانی

[illegible]

تم جو ہمسے صاف ہو تو ہم کہیں کچھ اپنا حال
ہے بھری دل میں تمہارے تو کدورت کیا کہیں

کو ئی بھی دلسوز اپنا جب نظر آتا نہو
پھر کسیکے سامنے سوز محبت کیا کہیں

تم دراز یکو شب ہجر انکی ہو کیا پوچھتے
ہم کہیں رات اسکو یا روز قیامت کیا کہیں

جب کسی صورت تمہی پاس مروت ہی نہو
ہم جو کچھ تجہسے کہیں اے بے مروت کیا کہیں

چھپ نہ جایا یار آئیگا تو کچھ کہیں گے راز دل
جب وہ آیا ہو گئی ہم محو حیرت کیا کہیں

وہ جو رونیکا ہمارے پوچھتے ہیں ماجرا
اور بھی ہو جائے ہے گریہ کی شدت کیا کہیں

بل بے گرمی حسن کی بیدری عاشق کے تاب
مہروش تجکو کہیں یا ماہ طلعت کیا کہیں

ہمنے چاہا کچھ کہیں اوسنے لیا منہہ اپنا پھیر
ہو گئی اپنی ظفر برگشتہ قسمت کیا کہیں

جس سے چار آنکھیں تیری اے آفت جان ہو گئیں
تیر سے اوسکی جگر کی پار مژگان ہو گئیں

ایک تیری جان کیا ایسی تو جانیں سیکڑوں
ناز کی صدقے تیری غمزوں کی قربان ہو گئیں

گرچہ ہیں بھی لگیں بیداد خانے سے تیر
ہم خطا وار نکے جو تھو نکی جہریاں ہو گئیں

تیر تہیں پہلے بھی تلوارین نگاہونکی تیری
سنگ سرمہ سے نئی بادہ اور بران ہو گئیں

انکی رونے نے ڈبو یا آشنائی میں مجھے
سیر لی آنکھیں میری تھیں قہر طوفان ہو گئیں

تیرہ شب ہو گیا دیوانہ صحرا کو نکل
شور اوس کو نکا ہیں سونے سے گلیاں ہو گئیں

[illegible]

میٹھا ہو اب کلام شکر ... رو مین نکالون
مین جون ہی منہہ سی کبہی یار مین نکالون
نکالی مجھی وہ دلکو مین کیون نہ جو یہہ ...
کیا ایسا سخن منہہ سی ہزارو مین نکالون
جو بار بہار آئی نہ آئی وہ محل ازام
کیا دلکی مین ارمان بہارو مین نکالون
مین دشت مین وحشت کی زنجیری پانو نکالی
مین پانو نہ کیون دشت کی خارو مین نکالون

نہ آیا جواب ... بہر بہی کہٹکا — کہ وہ یہ یار کی زنجیر ہلگئی تھی کیون

جو لہو ہن کی جنبش سی آیا تہا ہو بحال — تو میری دلکی یہہ تعمیر ہلگئی تھی کیون

جو بجلیان رخ نازک پر اوسکی انکہیں یہہ — ہوا سی لف گرہ گیر ہلگئی تھی کیون

جو تیری خوف ستم سی لرز گئی تھی یہہ — تو پہر زمین فلک پیر ہلگئی تھی کیون

جہانکو جنبش ابرو سی اوسنی قتل کیا — الہی اوسکی یہہ شمشیر ہلگئی تھی کیون

پرا جو خانہ زندان مین غل خدا جانی — کہ میری پانو کی زنجیر ہلگئی تھی کیون

زبان شمع کو کاٹا جو تونی خوب کیا — یہہ سبکو بزم مین گلگیر ہلگئی تھی کیون

جو زیر خاک تہا اضطراب دل باقی — تو گور عاشق دلگیر ہلگئی تھی کیون

ہماری جان ہمیشہ رہی جو تیری پاس — یہہ جیسی ہی تب بی پیر ہلگئی تھی کیون

ظفر جو خوف سے تیرا نہ کانپتا یہہ ہاتھ
قلم تیری دم تحریر ہلگئی تھی کیون

شوخی بلا ہی تسرح پر ہو وہ کی انکہہ مین — وحشت ہی ایسی کاہیکو آہو کی انکہہ مین

مین اپنی شور دلکو چھپاؤن تو کس طرح — آتی نہین ہی بوند بہی آنسو کی انکہہ مین

گویا کہین اوس کے چشم کو دیکھی نہین کبہی — ہی نے مروت اوس بت دلجو کی انکہہ مین

ایکدم بہی اشک خون سی جو ہم روی انکہو — سرخی تمام دن ہی لہو کی انکہہ مین

ہو کیا ادا نماز جو محراب دیکہہ لی ... ابرو کی انکہہ مین
ہر جائی قتل اوس خم ابرو کی انکہہ مین ... مین معتو فیون
چشم ... ابرو کی انکہہ مین
حاجت نہین ہی سرمہ جادو کی انکہہ مین
ظفر ... مین دلکی پانہ نہی ... مری ہمرو کی انکہہ مین

[illegible]

دیکھہ پہری کا ابکی رونق دیکہن ہین
اسی کا ان تو ایمان ہی سیر کی غنچہ بن آ کہ ہین
اری کا ظفر جو شن نسمان کی سیر کی ہین

خوبی تقدیر کی ہین ساتھہ ساری جی بیان
قد خوبان گرچہ نخل میوہ فردوس ہے
غم نہین ہونی نہونی کا کہ بی پر ہین ہم
خوبی جوہر سی ہی انکی قدر و منزلت
خانہ دل کم نہین رتبہ مین بیت اللہ سے
حسن جو بی ناز و شوخی سب ہین لیکن کیا کرین

اور اگر ایدل بقدر کچھہ نہین تو کچھہ نہین
بار ستانسی ثمر ور کچھہ نہین تو کچھہ نہین
ہی ہی سب کچھہ میسر کچھہ نہین تو کچھہ نہین
اور جو اسمین خوب جوہر کچھہ نہین تو کچھہ نہین
بر تری نزدیک کافر کچھہ نہین تو کچھہ نہین
رحم جو ان ہی ستمگر کچھہ نہین تو کچھہ نہین

ہم جو کہتی ہین ظفر کو کچھہ نہین یہہ آدمی
خیر بہتر بندہ پرور کچھہ نہین تو کچھہ نہین

جا کی ہم گوشہ دہان پکڑ تی ہین
جو ان انکھونکی ہوتی ہین بیمار
کیا بلا مار گیر ہین ہم سے
جہہ کر فند تو نکو ہاتہہ مین ہم
کب نکلتی ہین ملسی تیری تیر
جا نگر مرشد اپنا بادہ پرست
گیا جو رہی کی ساتہہ دل پکڑا

کہ سخن جسین زبان پکڑ تی ہین
پہر وہ دو دن کہان پکڑ تی ہین
مار زلف بتان پکڑ تی ہین
گو یا انگار یان پکڑ تی ہین
جب جگہہ میر یجان پکڑ تی ہین
دست پیر مغان پکڑ تی ہین
جور گہہ ریسی ہان پکڑ تی ہین

تو مار طرہ عنبر فشان پکڑتی ہین
کوی بلا ہین کیسی کہ جا کہ حضرت دل
وہ جگہہ ہاتہہ مین تیر و کمان پکڑتی ہین
ارادہ کرتی ہین دلکی شکار کرنیکا
وہ رات کا ہی کوئی ہم بجان پکڑتی ہین
کوئی ہین تیری چشم سیاہ کی بیمار
وہ نذر تیری دل ای کہ سمان پکڑتی ہین
کوئی ہی چشم عنایت سی تو نظر جسپر
جہان کو مردم بد گو زبان پکڑتی ہین
جو لوگ کلام مین کان دو ان پکڑتی ہین

فرنگان جو یاد اوسکی ہمکو دلا رہی ہی
دل ہی ہمارا کانٹی بونا ہماری خصمین
کرتی ہی تنگ ہمکو وحشت ظفر ہمارا
زندانسی کم نہین ہی صحرا ہماری خصمین

ہی ہی کو ہی پر کیسی کہا ہماری خصمین
ہی ہی کیا ہی وسکی خصمین اوکہا ہماری خصمین
کیسی کہا خطا جو ہی نہی کہا ہماری خصمین
خالی ہے جو ہماری ہی ہماری خصمین
ہی ہی فرقت ہماری خصمین
انسو ہماری ہی ہمکو ہین خصمین
ای اب کہ قطرہ دریا ہماری خصمین
ہی ابی ہی کیا ہماری خصمین
منظور ایک ہی ہی کیا ہماری خصمین

97

ظفر زنار گردن جنھی ای لگی تھے محبت کا
وہ بھی ہاتھ میں گرہ سبحہ صد دانہ لیتی ہیں
اگرچہ دعا و فا ہر عیسی وہ جو بازی لیتی ہیں
قسم بھی اپنی سر کی ہم اپنی تیغ من اپنا لیتی ہیں
بلا ہم اپنی قلم پر اپنی دل دیوانہ لیتی ہیں
نری گہری سی نخوت تیغ اور ہم نہ کبھی [illegible]
[illegible] جوانی میں وہ مینو کی کیفیت جو لیتی ہیں
ہم ہی ہیں محبت کی محبت میں یہ تیغا بھی لیتی ہیں
[illegible] کیا کام زاہدی لیکر [illegible]

برنگ نقش قدم پھر وہ کوئی اٹھتی ہیں		جگہ سے جو تیری سرستان بگڑتی ہیں

ظفر لکھیں وہ ہیں کیا حال ہائی گانٹھتی ہیں
قلم جو ہاتھ میں ہم ناتوان پکڑتی ہیں

تیر و شمشیر کی زخمونسی ہیں ای یار نشان		تن پہ جو گل کی ہیں کئی چھدار نشان
تو جو گل تکیہ کی جا ہاتھ پہ رکھکر سوتا		پڑتی جھلونکی تیری کیون سر خسار نشان
سینہ کا ویسی غرض کیا وہیں پابند نگین		جنہیں ہاتھ کی جو اہتی ہیں سرکار نشان
خنجر جفا و ستم و جور نپایا تجھیں		ہمنی الفت کا کچھ ای شوخ ستمگار نشان
زخم کہاں ہیں مزا کچھ جو نہ ہوتی تو پہل		کیون ہوتی تیر نگہہ یار کا سو بار نشان
لالکہ ہوتے تو نہیں جانیکا کبھی اپنا تل		تیری ہی من سے ہی لہو کا مری زنہار نشان
چشم گریان دل بریان دم سرد و رخ زرد		ہیں بظاہر تو یہی عشق کی دو چار نشان
کثرت داغ سی ہی فوج صف آرا دلپر		لہو لدی تو یہی تو ہی آہ تیر بار نشان

ای ظفر جبکہ ہوی فرصت گلگشت ہمین
زہا گل کا سیہ دامن گلزار نشان

کبھی جو ہاتھ میں ہم گیسوئی جانانہ لیتی ہیں		تو اپنی پنجہ مژگاں سی کار شانہ لیتی ہیں
نشو و نم سی ہی ہوتی نہیں بسر اب جو مسکش		وہ کب احسان تیرے ساقی پیمانہ لیتی ہیں

ہمیں کیونکر ہو انکار ملاقات ہمیں
گذری ای صحبت اغیار میں دن رات ہمیں
ہم سے ہر بات پہ ہوتی ہو جو پھرتی ہو جھی
کرنی آتی نہیں جیسی ای بات ہمیں

٩٨

[illegible] ای بار ای [illegible] کبھی با
[illegible] وارداتیں ہیں ای و سیاہات ہمیں
[illegible] ہماری کی سرکوی ہیج [illegible]
[illegible] کی کچھ بھی آلی ہی عجب کہا ہمیں
دل لگا لیتی کی [illegible] من و تن دل
[illegible] اور ہوا ان جو [illegible] ہمیں
[illegible] کہا ہو دن ہیں [illegible]
[illegible]

[illegible]

یہہ ناز و ادا یہہ نگہہ و غمزہ و انداز
دس ہاتین ہون دلمین یو ادا سامنی اوسکے

اوس پنجہ مژگانسی لگی خوب بیابے
بیمار محبت نے تیری اور ہی ظالم

قربان تری ہاتہہ نکی ہین اتنی شوخ نگاہ انداز
یہہ رنج و قلق اور یہہ اندوہ و غم درد

ہین خوب ہے اور عالم تصویر مین دو تین
تقریر مین دو تین ہون تحریر مین دو تین

خنجر جگر عاشق دلگیر مین دو تین
دن بگڑی ہی تری آنکہ کی تاثیر مین دو تین

کیا تونی پروئی ہین دل اک تیر مین دو تین
غمخوار لکہی تہی مری تقدیر مین دو تین

ایک ہی نہین وصل کا خواہان ظفر اوسکی
ہین اور بہی پہرتی اسی تدبیر مین دو تین

تہی کبہی ہونتا شاد مین غمگین غم مین ہون
فرصت یکدم پر اپنا ہوتا مثل حباب

کیون پہرون آوارہ ادہر ادہر ہوتا مثل صبا
کیا دکہاؤن اشکباری ابر میری سامنی

مین جگر افگار ہون کیا عشق مین تیش کسبند
جو مقدر مین ہی کہانی زیادہ ہو تو کم

میرا عالم اور ہی ہین اور ہی عالم مین ہون
اگیا کیا ہستی موہوم کی ہین ہم مین ہون

میرا ہمدم مجہہ مین ہی اور اپنی ہین ہمدم مین ہون
رکہتا ایک دریا ہی جیحون دیدہ پرنم مین ہون

چارہ گر سی اپنی ملوانا نمک مرہم مین ہون
پہر نہ دانی ہی اگر مین فکر بیش و کم مین ہون

کاسہ چشم تصور چہوڑ کر اپنا کبہی

ای ظفر محو تماشا ہین حباب جم مین ہون

مطلع ثانی

ہی ہوا ای بہار کی گون

قطعہ

ای پری کا ہی ارمین دشت جنون

قطعہ

ہو میسر زلال خضر تو کیا	کہ نہین تیری جان نثار کی گون
ہے تو اوس تشنۂ شہادت کو	آب شمشیر آبدار کی گون

اپیچلا دل ظفر مجھی ناحق
مین نہین اوس ستمشعار کی گون

اے ندیم جو اک نفس پانچروز مین	بہان کانی ہمنی پانچ برس پانچروز مین
ہے عمر پنچروزہ بہت فرصت قلیل	کیا خاک نکلی دلکی ہوس پانچروز مین
پونہچے جہان پیادہ ہم اکدمین مضطرب	جاتے وان سوار فرس پانچروز مین
وہ پانچ دن جفا رہی ایسی کہ دید کو	آنکھین گئین ہماری ترس پانچروز مین
یہ ضعف ہے کہ آئی ہی سینہ لب تلک	صیاد باغ سے مرغ قفس پانچروز مین
تا ہم تری شہید کا دم تلک رہا	جو ہونا تھا سو ہوگیا بس پانچروز مین

چھپنی کا راز عشق نہین اپنا اے ظفر
کھلجائیگا یہ دیکھنا دس پانچروز مین

ردیف الواو

گرنا رہی نہ صحن مین کبھی چمن کی پانو	چومی مین بہ گرکی گل اوس گلبدن کی پانو
وحشت کو میری دیکھکی جو ہو لی جو گڑی	اک جست مین شکستہ ہو چار ہرن کے پانو

مین اپنی بعد مرگ ہی باہر کفن کی پانو
کیونکر نکل رہے دل وحشی کہ پھنس گئی
پھندے مین اوسکی زلف شکن در شکن کی پانو
دشت جنون مین اپنی ہی وسعت نہین ظفر
پھیلین جو اک ذرا بھی دیوانہ پن کی پانو

الفت کو تم ہماری کیا دم بدم تو جھپے ہو

ظفر [illegible] علاج ہو

[illegible] بیماری کا ایکدو

مطلع ثانی

[illegible]

سینہ میں زخم دل کی قریب ایک زخم جگر اور اچھا ہو

قطرۂ اشک کو میری لیکر جو بہر پونسی تم بہہ گیو
پرورش اپنی خو بجگر میں کرتی ہیں اسو اسطی ہم
دلکو جلا کر میری اگر وہ مجکو جلا دی سر تا پا
ای غم جانا دلمین میری آگی ہی بہر تیرے بلا
ساری اطبا بلکہ مسیحا آئی لیکن ممکن کیا

لاؤ دکہاؤ اس سی ہی جو کوئی گہر اور اچھا ہو
حاصل نخل محبت کا ہمکو ثمر اور اچھا ہو
پیدا نالہ سو نہین ایک میری اثر اور اچھا ہو
واسطی تیری بہنی کی جو اس سی گہر اور اچھا ہو
جو ہو تیرا بیمار چشم افسونگر اور اچھا ہو

اچھا ہو کر جہر کی ہمکت وہ میری دلکی جراحت پر
بلکہ تہوڑا اشک بہے دامن ہو جو ظفر اور اچھا ہو

وہ دیکھی سوز محبت سے دلکی داغ کی لو
دکہا دی رشک چمن اپنی تو گل رخسار
خیال ہی ہمین ساقی کی چشم میگون کا
عجب نہین کہ میری تار بدلنے سودا سے
جہانسی ہو گئی عنقا کیطرح وہ مجہ دم
تمہاری عاشق وحشی مزاج کو ہم بن

نہ دیکھی جسنی ہو بہڑکی ہوی چراغ کی لو
لگی ہوئی ہی میری دلکو سیر باغ کی لو
نہی بہار کے خواہش ہی ایاغ کی لو
عیاں ہو شمع صفت سوزش فراغ کی لو
لگی جہین کمر یار کی سراغ کی لو
کبھی ہی باغ کی لو اور کبھی ہی راغ کی لو

جہاں میں کنج قناعت کا ہو وہی خانہ

١٠١

[illegible]

کون کہتا ہی اداسی کچلو ہین چلو
لیک تم پاؤ سی ان کو ملو ہین چلو

١٠٢

کیا کہی حال وہ جو لی بسکی ضعف سی دم
دل بیمار کا پوچھو لب جانا سی علاج
جاؤ ای حضرت دل مانگ کی تو سید ای رام
دلپہ جو میری گذرتی ہی دو سی پوچھلو تم

اب تو کچھ عاشق بیدم سی نپوچھو مجھکو
ہمدم و عیسی مریم سی نپوچھو مجھکو
رستہ ادس طرۂ پرخم سی نپوچھو مجھکو
ہی عیان بادہ پرنم سی نپوچھو مجھکو

پوچھلو دلسی ظفر پوچھتی ہو جو تدبیر
اور کچھ مردم عالم سی نپوچھو مجھکو

گالیاں دی چکی اب نالہ و زاری تو سنو
بات آدھی ہی نہین منہ سی نکالی ہمنے
یاد احوال مرا سنکی کروگی تم کیا
نہ سنو تم میری توقیر کی باتین نہ سنو
کچھ کہین ہم تو سنو تم نہ ادسی یکبار
ناصحو حال غم عشق سنو تم کیونکر

ابی سب کچھ چکی تھو رسی ہماری تو سنو
کیون رکی ہمسی حقیقت ابی ساری تو سنو
اسمین کچھ ہمسی اگر ہو گئی یاری تو سنو
پر بلاسی ہیں ہم ذلت و خواری تو سنو
اور مخالف کہی اگر کوئی ہماری تو سنو
ہو وہی حالت جو بیماری ہی تمہاری

ای ظفر سنتی ہو کیون باتین کسیکی بیکار
کچھ اگر سننی سی ہو کار برآری تو سنو

گر تم قتل کو میری کھینچی شمشیر لی آؤ
تو ابرو ہی کی اپنی کھینچکر تصویر لے آؤ

[illegible]

نہ کہیجون اگر دلپہ نقشہ تمہارا	تو کاہیکو ہم مجکو نقاش سمجہو
مدام اسکو رندونسے صحبت رہی ہے	تم اس دختر رز کو اوباش سمجہو
کیا جہاڑ کر صاف صحرا کو اسنے	نسیم جہو ہوا اسکو فراش سمجہو
یہہ ہی عکس خورشید دریا مین ستو	اسی بادلہ سمجہو یا تاش سمجہو
بڑا در بہ ہین آپکے خاک ہو کر	مجہی خاکسار اپنا تم کاش سمجہو

تم اوس حوروش کی لب شکرین کو
ظفر سیب جنت کی ایک قاش سمجہو

کچہہ اوسکی دیکہنی کا ایدل نہین لگاؤ	نکپاس تم لگاؤ یا دور ہین لگاؤ
آتا ہی پاس میری ہمکو تو آجکی شب	پانو مین تم نہ مہدی اتنی حسین لگاؤ
دنیا مین بی لگاؤ کوئی مکان نہین ہے	لیکن بنایا تیری گہر کا کہین لگاؤ
اوس ماہ وش سی اپنا کیونکر لگی گا لگا	تو نی ہین سب مٹائی چین بر ین لگاؤ
وہ خال لب کا نکتہ کہلتا ہی کب کسی پر	ڈہونڈہین ہزار اوسکا انکتہ چین لگاؤ
سنکر وفسے بہتر ہی میری سخت جانے	تمکو اگر لگانی ہی تیغ کین لگاؤ

تو اضطراب دلکو پوچہی ہی کیا ظفر کی
ہوتا برا ہی دلکا ای نازنین لگاؤ

۱۰۳

[illegible]

کر لگا دی کوئی نہیہ ہی کبہی ایسی کو
ان نے مانہ مین نہ آئی ہون جسی گرد ویب
سیج نہ بودن ہی کہ ظفر کبہی ولی ایسی کو

اوس رخ پر زلف پریشان سمجہو
شب و روز دولت و گریبان سمجہو

مطلع ثانی

[illegible]

تیغ عشقی جسکا دل سینہ بہر پھرا سا ہو
وہ چھری ہی عشق کی جسکا جگر پھرا سا ہو
کیا اودس و خطی کی جو چمن مین کوچی بچھا [illegible]
لیکن خط وہ چکا وہ دامن جو نامہ بر پھرا سا ہو
ابر ہو سو بار گوہر بار ہو لیکن کہان
بدہ اوسکا وہ لفت ان دو قمر پھرا سا ہو
جھری ہی ثابت بہ زور کا لبکو اوسکی زلف [illegible]
جا ہو جو کہیں دل اتنکا در بدر پھرا سا ہو
جو ہو ہر جا کا چشمہ اوسکا سو کوئی ہی حال
کی بحو خانہ بخانہ در بدر پھرا سا ہو
سو وہی حسن و عشق کا جب اتنکار کی پہنگ
چکی اودھر پھرا سا ہو اودھر پہنگ اودھر پھرا سا ہو
ناصح بیدرد سی اپنا کہو نہین درد دل
جبکہ دل بر در وا اوسکا ای ظفر پھرا سا ہو

سمجھیے ہو بون بت بالکب تم ہمارے	اگر کچھ بہ سنو کہو لگ کان سمجھو
نہین حق پرستی سی کم بت پرستی	اگر عشق کو دین ایمان سمجھو
کسی لاؤ خاطر مین تم تو پری ہو	جو انسان ہو قدر انسان سمجھو

کرو عشقبازی ظفر تم سمجھکر
یہہ ہی کام مشکل نہ آسان سمجھو

ہنسے سی ہنسی فرا چھوٹی جو بار کی بانو	تو اونسی کھینچی عجب ایک جیب تار کی بانو
ہلا دی اپنی ان انکھون نی جو کری ایکبار	کہ گر کی ٹوٹ گئی آہو ہی تتار کی بانو
زیادہ تر ہوئی رنگین چمن مین گل مہدی	گئی جو دھوئی نگارین ہان نگار کی بانو
پھرو تن دشت جنون مین برہنہ پا کیونکر	کہ آشنا مین نرسی خراش خار کی بانو
نکالی پانو مین انسو نی اتنو فرگان بر	کوئی ٹھہرتی ہین اس طفل نی سوار کی بانو
ملی ہین دیدۂ خونبار کی تلوو نسی	پھری ہین خونمین جو اوس شوخ گلعذار کی بانو
جو کوچی تیغ ستم سی ہوا ہی کنوا نے	تو رکھین کوچہ مین ہم اوس ستمشعار کی بانو
نصیب اس سے اگر ہو تمہاری پا بو سے	تو خاک کیا یہہ تمہارا پری ہزار کی بانو

یہہ تنگنای جہان ای ظفر نہین وہ جاے
کہ سوئی چین سی کوئی یہان پسار کی بانو

کری جو بار اوہر قبا ہی مین بہر کی بانو [illegible]
لیک لغزش نہین [illegible] سبھی [illegible]
[illegible] چرخ خدا جا لی [illegible]
[illegible] لغزش مین [illegible] حال [illegible]
دیکھا اوس لغزش مین [illegible]
[illegible] صورت [illegible] عاشق [illegible]
[illegible]
ای ظفر [illegible]
[illegible] ابھی ہو [illegible]

	باکسیکو کر کہو تم پاک سیکی ہو رہو	

اس چمن مین کیا کرو گی مکہت سنبل ہو لکر
غنچہ سان خاموش خون دل کو پیکی ہو رہو

حضرت دل ہو نہ حیران گر تمہین منظور ہی
محو حیرت اوسکی چشم نرگسی کی ہو رہو

ناصحو کہلا دیو وہ جلوہ تو میری طرح سی
تم بہی دیوانی ہی اوسکی زلف تنگ پری کی ہو رہو

جاتی ہو یارو میری ہو کر طرفدار اوسکی پاس
پر کہین ایسا نہو تم بہی اوسکی ہو رہو

ہوشیار و پوچھتی ہو تم اگر مجھسی صلاح
مست لا یعقل شمیم بیخودی کی ہو رہو

گر یہی ہو برباد اپنی خاکساری کیون ظفر
اوسکی خاک در غبار اوسکی گلی کی ہو رہو

اپنی مرضی ہی جو منہہ سی ذرا کہہ تو دو
بات ہی کیا گو نہ کہو منہہ سی ذرا کہہ تو دو

ہنسی مجہی دیکہکر پہیر لیا اپنا منہہ
کسلئے رنجیدہ ہو منہہ سی ذرا کہہ تو دو

بوسہ مجہی دو گی تم ایک کہ دو لیکی دل
مشفق من دو ندو منہہ سی ذرا کہہ تو دو

سامنی اونکی جلوہ دیکہین تو کیا کہتی ہو
ہم بہی یہی ناصحو منہہ سی ذرا کہہ تو دو

دل کہو حاضر ہی دل جان کہو حاضر ہی جان
جو تمہین لینا ہو لو منہہ سی ذرا کہہ تو دو

اسد دل بیتاب کی کوئی تسلی کی بات
گرچہ نہ دلسی کہو منہہ سی ذرا کہہ تو دو

کچہہ جو کہو پر کہو اور نہ کہو تو نہ کہو
منہہ سی ذرا کہہ تو دو منہہ سی ذرا کہہ تو دو

١٠٥

ظفر جو حرص سے دنیا کی ہیچ ہی بانو
وہ سونے گنج قناعت میں ہیں پھیلا کر پانو
[illegible]

یہ چین کی صورت ہی جو منظور خدا ہو
[illegible]

مطلع ثانی

[illegible]

دل میرا صاف ادسیے ہی ہے مانند آئینہ	کیونکہ غبار لوگوں کی تہمت دہر سے ہو
صحرا میں آب گریہ سے دیوانہ کی تیری	تھی جو درخت خشک گئے سب ہرے ہو
یکساں ہی تیری عاشق و شیدا کو مرگ و زیست	حاصل نگہہ ہے جس سے تھی اوسکو مریسی ہو

کیوں سوتی سوتی چونک پڑی خواب سے ظفر
وہ مار زلف دیکھ کے شاید ڈر سے ہو

یوں مرگ پہ چلی روی جانا سبز ہو	جسطرح افراط باراں سے گلستاں سبز ہو
جو کہ ہیں آزاد اونکو ہی ہمیشہ تازگی	کیا عجب ہر فصل میں گر سر یکساں سبز ہو
چشم زہر آلود سے دیکھی جو اونکو محتسب	میکدہ میں کیوں نہ رنگ بادہ خواراں سبز ہو
ہر نہال باغ ہووے زرد خجلت سے اگر	بر میں جو جامہ تیری ای سرو خراماں سبز ہو
خار سے ماشاخ آہو سب میں نکلیں برگ سبز	گر تیری مجنوں کی رونی سے بیاباں سبز ہو
اسقدر میں سوز دل لیکر چلا ہوں برخاک	نخل تربت پر ہمیری وقت باراں سبز ہو

ہو یقین سکو کہ آیا چشمہ حیوان پہ خضر
جب ظفر اوس پشت لب خط نمایاں سبز ہو

زمیں پہ خاک چمن تیری خاکسار کی بانو	ہوا کی دود سے یہ ہوتی ہیں ہاں غبار کی بانو
وہ پائیں باغ میں کب ہے بہار گل مہندی	جو ہیں بہار پہ مہندی سے اوس نگار کی بانو

[illegible]

عاشق کو اپنی دیکہہ کبہی ایک نظر تو لو
وہ تم پہ جان دیتی ہی تم اوسکی خبر تو لو

زخمی کیا فلک کو مری تیر آہ نے
خون ہی تیغ عشق نہیں ہی دہیان کر تو لو

ہی دو گہڑی جان تلک بیجگر نہیں
ای نالو ہاتہہ آئی غنیمت اثر تو لو

عاشق تو مر ہی جائیگا کچھ دم ہیں آپ
خون لیتی اپنی سر پہ ہو ناحق اگر تو لو

بوسہ دو گی نہ لگو تم پلنگ پر
بر منہہ کو اپنی پہیر کی کروٹ اودہر تو لو

ہنسنے کہا کہو تو مسیحا کہوں تمہیں
کہنی لگی کہ کہنا اپنی پہلی مر تو لو

منہہ کیا کہ دو گی نامہ و پیغام قاصد
تم جا کی اوسکی سامنی نام **ظفر** تو لو

جتنی گلی ہیں ساری منہہ سی نکال ڈالو
رکہو نہ دل میں پیارے منہہ سی نکال ڈالو

ہم پیار سی ڈیں منہہ میں تمہارا ہو تم
جا کر اوسی کناری منہہ سی نکال ڈالو

عصہ کو تہوک دو تم بنہو نہ منہہ بنا کر
جو جی میں ہی تمہاری منہہ سی نکال ڈالو

کہنی سی ہم نہ چوکیں کہدیں ہزار تو بسی
تم گر زبان ہماری منہہ سی نکال ڈالو

زلف اوسکی وہ نہیں ہی ناگن کہ حضرت دل
دانت اوسکی ڈر کی ہاری منہہ سی نکال ڈالو

کچھ پانیں دیا ہی اوسنی کہ یار ہمکو
کرتی ہیں یہ اشاری منہہ سی نکال ڈالو

تم گوہر سخن کو چمکا کی جیب نکالو

صبا جو لائی کسی سمت جواب کیسی ہو
ہوئی جو چمن کی آنکھوں میں خواب ای ظفر
تو سامنے ساقی کی ای کباب کیسی ہو
کباب جو نہ کسی غم کی آتش میں دل
عیان ہے منہ سی پہ اوسکی خضاب کیسی ہو
جو ریش تم کو دہری کی تنگ کرتی تہی
سمائی آئی تو آئی تراب کیسی ہو
وہ خاکسار ہو جس کی جسم خاک ہو

نجاو لطف و عنایت پہ اوسکی حضرت دل
نکلتے اسمین بہی ہی ایک عتاب کیسی ہو

کہان ہی سنبل پیچا مین ای نسیم چمن
کسیکے طرہ پر پیچ و تاب کیسی ہو

نہ پیجی منہہ سی ظفر جام بار ساقیکا
تمہاری منہہ سی ہی آتی شراب کیسی ہو

حضرت دل بیٹھی ہو کر کام سی بیٹھی ہو
میری گہنٹی سی لگی آرام سی بیٹھی ہو

شاعرو مضمون زلف و رخ پہ اوسکا آئی ہی تمہہ
فکر مین کر صبح تک تم شام سی بیٹھی رہو

جا کی دیر و کعبہ مین کیا لوگی تم ای غافلو
تہہ او نہا و کفر اور اسلام سی بیٹھی رہو

بیٹھی سی پاس بدنام کی ڈرہی کیون تم
دور اپنی عاشق بدنام سی بیٹھی رہو

چرخ تک جکڑ مین سب ہین کیونکہ یا وزیر چرخ
بچ کی تم اس گردش ایام سی بیٹھی رہو

ای اسیر اب نہ پرنی طاقت پرواز ہی
کیا کرو گی تم نکلکر دام سی بیٹھی رہو

وہ دکہائیگا کبہی تو جلوہ اپنا ای ظفر
تم لگائی آنکہیں اپنی بام سی بیٹھی رہو

عرق مین رخ کی اگر ہی گلاب کیسی ہو
تو اور اسکی زلف مین ہی شکناب کیسی ہو

بہر آیا سوز محبت سی میری دلمین جوش
کہ آنسو آنکھوں سی جو شیدہ آب کیسی ہو

کہا یہ دلنی کہ ہی ست ہی بو سے
دہن سی اوسکی جو آتی شراب کیسی ہو

سما دو نہین بیان ہر نکی جائی چلو
رہ فنا مین تم اپنی قدم او ٹہائی چلو
تماشا مین دل بیتاب تم چلین پہ چلین
کہ بار کہنی ہی تم وہان تین بولائی چلو
جو سامنے غیر ہو تو سبی بولتی جاؤ
جو ہم تمہاری ہون ہرہ تو منہہ بنائی چلو

۱۰۸

تمہاری چال سی یہ جان لینگی ہم [illegible]
ہزار راہ مین اور سی نسیم چھپائی چلو
قدم قدم پہ رہ عشق مین ہی لغزش پا
چلو جو حضرت دل اپنی تم سنبہال چلو
نہ جو کہنی جا دو ان سی نہ ہوہ بہن چلو
جو عیب جائی تو اپنی سر کو جہکائی چلو
سپیدہ سی کہلی تو اور سی چہپائی چلو
ظفر یہ ہو وہ اپنا سر کو اپنی دیکہہ پائی چلو

[illegible]

تم اپنی یاد سے کبھی نا فلو اجل دو کرو
لگا ہی سی سینہ پہ تیر او دیہ عمل دو کرو
بتا و بیمن ہو کس کہ میری آنکھیں بہمن ہیں دو کرو
سینہ اپنی اپنی ہم تیری ہی عمل دو کرو
ہمیں سینہ میں ہیں ابھی یاد دوری ہی بل بستان
جیسی انسانیت ہی عشقمین ابر ہم بہ دو کرو
سینہ کہ اب بھی حضرت دل ہم ہو ابیانہ بل دو کرو
ہیں ہم ہو زبان جاو عطر بھی محفل میں

جیسے ہاتھوں میں تمہاری ہی یہ جو سرخی حنا	ہی کہاں خوش رنگ آہا بہت ایسی حنا لگتی کبھو
ای ستمگار و نہ ہو تا گر ستم کو مجھسی انس	تو گلی سی کیوں ہے میری تیغ جفا لگتی کبھو
حضرت دل اوس پری کی ہیں ادائیں سیکڑوں	پر تمہیں ہی کوئی بھی پیاری ادا لگتی کبھو
تم جو کہتی ہو لگا تو دختر رز پر نہ تاک	شیخ جی صاحب تمہاری ہی یہ کیا لگتی کبھو
زلف کو عارض پر اوسکی کیوں ہٹاتی ہے صبا	دلیہ آپکی قہچے سی میری ہی بلا لگتی کبھو

جس جگہہ لگتی سخن میں ہی طبیعت آپکی
ای ظفر وہاں کسی کی ہی فکر سا لگتی کبھو

جو کہو انصاف سے بات ایک در الگتی کبھو	ای بتو بہر خدا کچھہ تو خدا سے لگتے ہا
حضرت دل تم جو لگ چلتے نہ زلف یار سے	کیوں تمہاری جا نکی پیچھی بلا لگتی کبھو
قتل ہی ہونا تہا قسمت میں وگرنہ ہمدمو	کار گر کیوں دل پہ وہ تیغ ادا لگتی کبھو
گر نہ ہوتا تمکو ساتہہ اوس قاتل برو کی کچھہ لگاو	کیوں جہری اسکو نکی انکہوں بار ہا لگتی کبھو
گر نہ ہوتا دل میرا خون حسرت پابوس میں	پانوں میں اوس شوخ کی کیوں نکر حنا لگتی کبھو
گر بری ہوتی نہ قسمت اور بہلی ہوتی نصیب	بات میری کیوں بری تمکو بہلا لگتی کبھو

سوسن آزاد ہو یا سرو آزاد ای ظفر
اس گلستان میں نہیں کسکو ہوا لگتی کبھو

جو تہی ہی سینہ میں صلح کی ہاتھ میں عشق ایک آب جل دو کرو
بلا سی آئی ہمیں ابر صبر جل دو کرو
کلام میرا ظفر کو بھی اب نہ ہو ادیبی
خسیس ہیں سخن کا ہم ابیاتی کی غزل ابد کرو
کر اسی جلد کہ ہم آنکھیں بہن جابجا جاو
واہی ہی خاک کی ہوں جابجا جاو

١٠٩

قطع پانوں کا ہم اپنا کر جاب جاو
وا ہوں نکلی میں جو دامن تو ہم وہی کہیں
دیکھو ہم ہوں کی داد بانی ہو دبا کر جاب جاو
کہتا ہی فرہاد سی مجنون کہ کوہ و دشت میں
پہنچ ہے یا نکی خاک ہم بہر او بہا کر جاب جاو
دیکھو جس کا غذ کی پرچہ پر ہم حرف راز
پھانسی اوسکو شتاؤ اور بنا کر جاب جاو
دوستو ملو جانی ہوں جو دوی کی پہنچ
اوران میں دوستی دل لگا کر جاب جاو
کیا عجب کیا با کہیں حضرت غم آپ سے
تم وہ ہو ہر بات غصہ میں آ کر جاب جاو
اونچی آنکھوں سی کری یاد ہم مجنونی اگر
اسکو کہا ای ظفر سب کو دکہا کر جاب جاو
غازی اہ کا جی آ گئی میں قرار آ ہو

جلاتو ہین چمن کو ہم کہ جلا جسکو جلا ہین
وہان ہی آتش دل دیوانہ بھڑادی تو کیسا ہو
جلایا تونی نی دل ہمارا اتش غم سے
بہت ہی انجمن سی آگ بر ... سا تو کیسا ہو
جو ہم بیزار ہو ہین جسی خفا ہو نام سی ہم سی
وہ بیزار کر مخفلشن جو ... یا دو تو کیسا ہو
ظفر اسو سطی اکیا ہون تو ... بجا دی تو کیسا ہو
کر دو کرول ادسی اہر چمن بجا دی تو کیسا ہو

	وہ جسکے خاک ہو روشن بہر دوبارا ہو	

مزار کو ہکن و قیس بین منیر ہو یون	کہ اوسپہ خار ہون اور اوسپہ سنگ خارا ہو
زی رہی نظر فتنہ کی تیری جا	کہ دیکہین چشم نقش سی کیا اشارا ہو
کہو نہین کیونکہ اوسی نعل کفش پا تیرا	کہ جب تلک نہ نو ہین کو نی ستارا ہو
وہ ماہ پارہ دکہا ی جو اپنا جلوۂ حسن	کتان کیطرح دل ماہ پارہ پارہ ہو
وہ دشمنو نکو حرارت جوانبا تی ہین	کبہی نہ رات کی انکا یہ حرارا ہو

	ظفر وہ کو نسا دانا جہا نہین ہی کہ جسی اس اسیای فلک نے نہ پیس مارا ہو	

مرا غم نامہ وہ ہان تک پہنچ جاوی تو کیسا ہو	خوشی کی نامہ بر وہانسی خبر لاوی تو کیسا ہو
ستا تی کیا ہو ہم ہر دم کہ لو اب ہم تو جاتی ہین	یہہ سنکر جانسی کو ئی گذر جاوی تو کیسا ہو
دل ہمت زدہ کیو ن جہنجہلا تا ہی کہ وہ	ابہی بر ہم وہ ہو کی تجہہ پہ جہنجلاوی تو کیسا ہو
جہاتا ہی ہم اپنی بند ش دل آب کر ...	یہہ بلبل اگ دو نی اور بہڑکاوی تو کیسا ہو
ہو احال ایسا اپنا سکی اوسکی حسن کا شہرہ	خدا جانی کہ وہ صورت جو دکہلاوی تو کیسا ہو
بجل افتنہ رفتار اسطرح اٹہکیلیو نسی تو	کہ ناحق خاک مین کو ئی جو ملجاوی تو کیسا ہو
دراد م لیا جب ہو نا گو ار اوس صید افگن کو	اگر یہہ صید ناوک خندہ چلاوی تو کیسا ہو

اوسکو مجا خنک ... جسکا خنجر گلو
کر ... بنا اب خنجر سی وہ اپنا نہ گلو
حلق بد اوسکی چہری ہو دیسمان پہ اوسکا سر
ہی جو ہی فاطمہ سر جسکا یہ غم
چور ہی زخمون سی سرور اور ہی مجروح سب
سینہ پہلو پیٹ بازو شانہ عارض سر گلو

بیکس ... جو لا ... تا جابا و بابا جان
... بیان ... علی اکبر
کہہ ... کہتا ... نقشہ دل نقشہ جگر
... احوال ... اور ... فلک سر
... وہ دن اور ... جانی ... اب
... بہ ... اور ... صبح
... سی ... وصل ... سکو
... میں
... مری ... عابد ... طوق ... گلو
... ابن علی ... اب ... وصلہ
... جو ... علی اکبر ... بین
ظفر ... سکو
... جو ... سطور ... لہو
... ظفر ... بیری ... ہو

مطلع ثانی

وصل کی رات نہ باتوں میں گذار دو سارے
اے ستم دیدہ یہ تم رحم کرو یا نہ کرو
دشمن خانہ خراب ایک نہ آئے بار
رہو بیخبر اوس غمزہ سے اے حضرت دل
رکھنہ تو آنسو مرے پونچھ جائیں اگر لطف سے تم
رشک خورشید قیامت ہو وہ پہاہا جسکو
گر قدم رنجہ کرو راہ عنایات سے یہاں

بس گلی ہو چکی گر ہیں تو سبو بر رکھو
بر ذرا کان تو فریاد جگر پر رکھو
تم جو در باتوں میں اپنے بھی در پر رکھو
تم کسی حالمین ہو اوسکی خبر پر رکھو
آستین اپنی مری دیدۂ تر پر رکھو
اپنی تم سوختہ کی داغ جگر پر رکھو
تم قدم آنکھوں پہ رکھو مری سر پر رکھو

دم بھی لینی کی نہیں ضعف سے طاقت اوسکو
تہمت نالہ نہ تم اپنی ظفر پر رکھو

چمنمیں دیکھی نگارین جو اوس نگار کی پانو
صبا ہو اگر اوس تنگ گل کی پا بوسے
شکار گاہ میں اے جو وہ شکار افگن
خط ایک تو بھی لکھا تو بھی خطا روز
نگاہ مست تری گر پڑی تو لیٹ کہیں

ابھی بہار کہے ہیں واہ کیا بہار کی پانو
کروں ہزار کی منت پڑوں ہزار کی پانو
تو کیا مجال کہ پہر اوٹھ نہ سکیں شکار کی پانو
قلم ہوں چار کی ہاتھ اور قطع ہوں چار کی پانو
نشیمن کرتی ہیں نقش ترے اخوار کی پانو

ظفر اوگی ہی وہاں سے بستہ حکم مہدی

111

اگر ہو جان میری ہو تنون پر
اتو ای ہم بجان ادہر آؤ
گر جو تم ایک زمان ادہر آؤ
ای ظفر میری درد سے کہ تم
ای فرصت کہان رقیبون سے
گر سنو داستان ادہر آؤ
ای ہم جا ضر مکان ادہر آؤ
دی تو کہا بیان ادہر آؤ
خانہ دل کو سمجھو اپنا گھر
بوسی دی تو جاؤ غنچے کی پاس
گل مین گلفشان ادہر آؤ
دیکھو کیا میری دیدہ خونبار

بیٹھی ہین منتظر تمہاری ہم
کسنے تمکو کہا کہ حضرت عشق
دیکھو ہمین کب تلک تمہاری راہ
ابر کیطرح خاک پر میرے
تم جنازہ کے ساتھہ عاشق کے
حکم اوس بزم مین یہہ ہی جو نشمع
کشش دلمین ہو اگر تاثیر

تم اونہا گر ذرا قدم آؤ
لیکے تم اتنی رنج وغم آؤ
آیا انکھو نمین بیرادم آؤ
تم کبھی تو بچشم نم آؤ
نہین امید دو قدم آؤ
شام کو جاؤ صبحدم آؤ
کیون کہین تمکو منہہ سی ہم آؤ

لکہو ایک اور قافیون مین غزل
تو ظفر کاغذ و قلم آؤ

آؤ ای مہربان ادہر آؤ
میری گریہ سی ہی اگر منظور
تو وہ دل یہہ خوب ہی بی تشق
مجکو دیر مغان مین دیکھتی ہی
بدگمانی ہی تو نہ آؤ تم
اتنی تاثیر ہی کہان کہ جو تم

تم چلے ہو کہان ادہر آؤ
سیر آب روان ادہر آؤ
لیکے تیر و کمان ادہر آؤ
کہی پیر مغان ادہر آؤ
گر نہین کچھہ گمان ادہر آؤ
سنکے میری فغان ادہر آؤ

صفا میری طرح سی کیکا اسما دل ہی منہہ دیکھو
مثال آئینہ ہم ابتو اس قابل سے منہہ دیکھو

تماشا قدرت حق کا ہی اوس کی حسن کا جلوہ
مقابل اوسکی آئینہ سا سکا بلکل ہی منہہ دیکھو
کسیل صفت سینہ جیسا ہی ان مین جو باہر او
نہ سینہ میرا کہی کا ہی ایسا آبلہ ہی منہہ دیکھو
تو وہ منسک ہی جسطرح مین بیتاب ہون
تیغ ستم کہا ہی بسمل ہی منہہ دیکھو
تہنیا سطح کب کہا منظور و کہلا نا
نہ نازکو ہی اسکا تیرا وہ قاتل ہی منہہ دیکھو
سرخ ہین ہم آج جل بنیا حضرت و ل شکل پروانہ
سنہ سے بیغ سان وہ رونق قدم راہ مخفل ہی منہہ دیکھو
ظفر کہا ہوی ہی سنی الہی نفسک منزل ہی منہہ دیکھو
تم کیا دل آنکھو کی جب جو کہی [illegible]
مہربان دل ہی کیا سینہ جیو اللہ خوبی [illegible]

ہوگیا اور زیادہ وہ کشیدہ ہمسے — دوستو کیا کشش دلکا اثر پوچھتی ہو

نفع سودای محبت مین ہے جیکا نقصان — اسمین کیا خیرت دل سوختہ پوچھتی ہو

بات بھی میر نہین پوچھتی ہو بیخبر ہے ہم — کنج تنہائی مین ہم درد بہر پوچھتی ہو

اوسکا گہر ملین تمہاری ہوئی ہی بیخبرو — ہمسے پوچھو اگر اوس یار کا گہر پوچھتی ہو

جانکر ہوتی ہو نادان تم جو ہمسے — عشق درد دل اور درد جگر پوچھتی ہو

قطعہ

غافلو ہوکہ ہمکو سفر ہین کچھہ سود — ساعت نیک منجم سی مگر پوچھتی ہو

لیک جب جاہو دنیا سے ہی ملک عدم — نہ کوئی دن نہ کوئی وقت سفر پوچھتی ہو

اور ہوتا ہی مزاج اوسکا زیادہ برہم — کیون مزاج اوس بت بدخو کا ظفر پوچھتی ہو

خط لکھی بھیجدوں کہ اوسی کچھہ خبر تو ہو — ہر کوئی سیر ہی خط کی لئی نامہ بر تو ہو

کیا اوہ کو بتاؤں قلم بہر تش غم — کچھہ پہلے روشنائی دود جگر تو ہو

مین اوس گلمین بیٹھہ ہون بیتاب نقش پا — برجای بیٹھہ رہنی کو بات بہر تو ہو

ایمان بھی اوسکو دیدون مگر مجھسی وہ صنم — گمراہ ہوتا ہی فراراہ بر تو ہو

سو فتنی وہ اوٹھائی مگر جیسا فتنہ گر — مل جاتا ہی ویسا کوئی فتنہ گر تو ہو

جو دل میں آئی سو کہدو تمہیں ہی ڈر کس کا
نہ آشنا سی نہ تم غیر آشنا سی ڈرو

نگاہ یار سی تم ہو نڈر نہ بلہو سو
جو ڈر ہی جانکا تو اپنی وک قضا سی ڈرو

جو باغبان نگاہی کہتکا تمہیں طیور چمن
تو کہنہ کی اک نہ ہے تباکر ہوا سی ڈرو

وہ لی ہی جلوہ کی اک پل مین جہین کرونکو
ظفر ڈرو نگہ شوخ دلربا سی ڈرو

تم نہ شکوہ آکی میری متصل بیٹھا کرو
رات کو لگتی ہی تہمت دن کو مل بیٹھا کرو

داغ بر دل ماہ تابان تنک سے ہوتا ہی رات
منہ پہ کاجل کا بنا کر تم نہ تل بیٹھا کرو

تم سی کچھ کرنا نہین ہی شکوہ ظلم و ستم
بیٹھے ہو خود بخود گر منفعل بیٹھا کرو

خاک مین ملجائینگی ہم دیکھو ست غیر سی
تم محفل مین لگا کر عطر گل بیٹھا کرو

بیٹھے ہو گر عدو بی سنگدل کو لیکی ساتھ
رکھ کی چہاتی پر ہمارا ایک سل بیٹھا کرو

کچھ نہ بیٹھا بولا کرو آیا کرو گر میری پاس
میری پہلو مین تم آزردہ دل بیٹھا کرو

کون اوٹھا سکتا ہی تمکو کوی جانا نسی ظفر
شوق سی اور ہو کر مستقل بیٹھا کرو

جاتی ہو تو اک بوسہ تم دیکی چلی جاو
آسان نہین یون ہی دل لیکی چلی جاو

گھر اپنا ہی یہ جھگڑا طلب کیا ہی تم
ہم نہ سہی نہین ہمکو کہنی کی چلی جاو

۱۱۴

رکھو طاق پر اپنی یہہ دوستی	نہ دشمن مرا الگ زمانا کرو
خبر ہی مجھی تم چلے ہو جہان	عبث اب نہ مجھسے بہانا کرو
کبھی ہی مجھی دشت مین یہہ جنون	کہ اب تم یہان خاک چھانا کرو
لگائی ہو گر اپنا تیر نگہہ	تو دو لگکو ہمارے نشانا کرو

ظفر گر ہمین ہی کوئی نامہ بر
تم آنسو ہی اپنا روانا کرو

وہ تیری عارض تابان ہین پرتو دونو	دیکھکر جنکو مہر ہی ہوئین غش دونو

مطلع ثانی

تیری زلفونکی دل و جان ہین بلاکش دونو	رہین کیونکر نہ پریشان و مشوش دونو
دور بین چشم سیہ کی تیری ساقی	رہتی اک جا ملین ہین صوفی و میکش دونو
دیکھی لڑتی ہین جس سے تیری انکھین صف جنگ	ہین جو پلکو نسی لگائی ہوئی ترکش دونو
یہہ عجب جائے ہستی ہی مسافر خانہ	ہوتی محتاج و غنی یہان ہین کش و کش دونو

قطعہ

ای ظفر ایک ہی تو فن سخن مین استاد	کیون نہ قائل ہون تیری نامہ سحر آتش دونو
بلکہ گر ہوتی ظہوری و نظیری بھی تو آج	کرتی اہر شعر کو سنکر تیری غش غش دونو

۱۱۵

[illegible]

ڈھونڈو تو زمانہ مین نہین مہر و محبت
کسطرح کا آیا ہی ظفر ہائی زمانہ

کہون کیا جوش شکوہ کا معاذ اللہ معاذ اللہ
شکایت کس سے کی بنتی ہو لاؤ سامنے اوسکو
خدا محفوظ رکہی اوس بت کافر کی گیسو سے
جگر تو دیکہہ تو میرا انکی ایک آہ ہی مینی
لگا یا تہہ ترسے مینے جو اوکی لف شکن کو
جو سوچی ہی مقتل عشاق وہ محشر خرام آیا
جو سرگرم طپش میری اس بیتاب کو کہا
قد جانانکو دون تشبیہ کیونکر نخل طوبی سے

اونمڈ آیا ہی ایک دریا معاذ اللہ معاذ اللہ
کرون کیا شکوہ مین تیرا معاذ اللہ معاذ اللہ
بلا وہ ناگ ہی کالا معاذ اللہ معاذ اللہ
کہی تو نی ستم کیا کیا معاذ اللہ معاذ اللہ
تو وہ برہم ہوا کیسا معاذ اللہ معاذ اللہ
تو کیا ایک حشر برپا معاذ اللہ معاذ اللہ
تو بجلی سے ہی گئی ٹہرا معاذ اللہ معاذ اللہ
کہان وہ قد کہان طوبی معاذ اللہ

کیا غارت ہزارونکو ظفر دنیا کی الفت نے
بری آفت ہی یہ دنیا معاذ اللہ معاذ اللہ

گران ہی ہمکو نزاکت سے پیرہن کا بوجھ
ہزار کوہ اگر ہون اونہین اوٹھا لین ہم
فلک زمین پہ ابھی گر پڑی جو تہام لون

رکھو بازوی نازک پہ نو رتن کا بوجھ
بر اوٹھی ہم سے کیسے نہ ایک سخن کا بوجھ
ستون آہ سی اس گنبد کہن کا بوجھ

بلا سی ہوتا اگر اوڑھ لاکھ من کا بوجھ
[illegible]

مطلع ثانی

گر میسر ہو مجھی تیری جبین کا بوسہ
مین سمجھا تو کہ ملا ماہ مبین کا بوسہ
لب کا دو بوسہ کہ ہزار چین کا بوسہ
لیجئے دی ڈالو مجھی ایک کمین کا بوسہ
تو جہان رکھی قدم دون زمین پر انا

[illegible]

[illegible]

دکہاے محتسب پہر طمطراق ہزار		کو جہسکتے ہی رند قدح بدبست کی انکہہ

گیاہی تو نے ظفر دل کہ دے ہی اشکو نمین
ہجوم پارۂ دلسی خبر شکست کے انکہہ

اگر وہ لی دل بر اضطراب ہا تہہ ہا تہہ		تو ساتہہ جان بہی ہمین دو شتاب تہہ ہا تہہ
نصیب ہمکو نہو بوسہ اور تیری لب تک		ہمیشہ پونہچے یہہ جام شراب ہا تہہ ہا تہہ
صد آفرین تجہی قاصد کہ لا یا لکہو اگر		ہماری خط کا تو اُدنسی جواب آ تہہ ہا تہہ
مزا تو جب ہو کہ یہہ گرم گرم آہی مینوش		دل برشتہ کی پونہچین کباب ہا تہہ ہا تہہ
خطا ہی کیا مری دل کی کہ باندہی ہیں مشکین		تمہارا طرۂ پر پیچ و تاب ہا تہہ ہا تہہ
جہا مین ہین وہ کہان جو ہیری کہ بیجا ہین		ہماری اشک کا در خوش آب ہا تہہ ہا تہہ

ظفر ہوا تیری دیوانکا ایکجہان مشتاق
ہزار کوس گئی یہہ کتاب ہا تہہ ہا تہہ

جو ابرو ہی شمشیر و خنجر کا نقشہ		تو ہی جبین ابرو ہی جوہر کا نقشہ
مرا اور مجنو نکا ہی ایک عالم		برابر کیصورت برابر کا نقشہ
نہین ماہ کنعانسی کم ایعزیزو		مری دلبر ماہ پیکر کا نقشہ
بہری چشم تر کی ہی چشمہ کیصورت		پر آب جیسے بعینہ سمندر کا نقشہ

١١٧

[illegible]

ہم اوسی جن سی ہیں جنم عنایت ہیں ہی ہم
وہ ہمکو دیکھتی ہیں نگاہ غضب کے ساتھہ

ہے غرض کسی سی مطلب کسی سی ہم
ہمکو جو کام ہی وہ ظفر اپنی رب کے ساتھہ

وہ کون ہی کہ جسکے لئی بندہ شعاع مہر	جاروب لیکی جہاڑتی ہی وقت سحر جگہہ
کہنے سی باغباں کی چمن میں نہیں رہی	بلبل کی بیٹھنی کی لئی شاخ پر جگہہ
اینٹھا ہی میری ملنی خدنگ نگاہ یار	بہتر جو اوس سی کوئی آئی نظر جگہہ
دو حرم میں جاکے اوسی شیخ و برہمن	کیا ڈہونڈتی ہیں وہ تو ہی موجود ہر جگہہ

تکیہ بنا کی بیٹھہ رہیں ہم فقیر وار
ہاتھہ آئی کوئی یاریں ہی گر ظفر جگہہ

دلکو الفت ہی جو اوس تیر کی پیکاں کی ساتھہ	نہیں جائیگی اگر جائیگی تو جاں کی ساتھہ
یوں ہی اوس زلف سے ہاں اوس دل آشفتہ	جیسے ہو سنبل تر ربط گلستاں کی ساتھہ
ناخن دست جنوں کی ہی ہی گر تیزی	چاک ہو جائیگا سینہ ہی گریباں کی ساتھہ
کفر و دیں دونوں سی ہی مذہب عشاق جدا	نہ وہ کافر کی ہیں ہمرہ نہ مسلماں کی ساتھہ
لیگئے درد و غم داغ کو وہ ساتھہ اپنی	گئی دنیا سی تیری شیفتہ ساماں کی ساتھہ
زلف کو مصحف رخسار سی اپنی سرکا	کہ وہ ہندو ہی اوسی کیا کام ہی قرآں کی ساتھہ

رنج و حسرت سی نہیں کوئی الگ دنیا میں
یہہ تو دونوں ہیں ہمیشہ ظفر انساں کی ساتھہ

ہر شب تیری گذرتی ہی عیش و طرب کی ساتھہ	ہوتی ہیں دن بسر مری رنج و تعب کی ساتھہ

برنگ نقش کف پا تمہاری کوچہ مین
ظفر پڑا رہی کیونکہ خاکسار ہی یہہ

ہر جگہہ ایک نیا رنگ ہے اللہ اللہ
کوئی صورت نہین ایسی جو سجی کافر
تیری دندان مسّی سے کہ کافر ہر رنج
تیرا اس میکدہ مین ای بت سرمست غرور
تنگ اور جام سے مین عشق مین جسکی گذرا
کیا تیرا چہرہ پر نور ہی سبحان اللہ
لب گلبرگ سی لی نازبان ہر خار
برگ گل بھی تھا گران جسکی تن نازک پر

واہ کیا جلوہ نیرنگ ہے اللہ اللہ
دل صنم کا مری کیا سنگ ہے اللہ اللہ
کیا ہی سب مین تنگ ہے اللہ اللہ
کچھہ عجب رنگ عجب ڈھنگ ہے اللہ اللہ
جام سے میری او سے تنگ ہے اللہ اللہ
کیا تیرا طرہ شبرنگ ہے اللہ اللہ
سب یہ گلشن مین ایک آہنگ ہے اللہ اللہ
انکی چھاتی پہ فلک سنگ ہے اللہ اللہ

چھوڑ کر اوس بت کافر کی ظفر در کا طواف
آپکو کعبہ کا آہنگ ہے اللہ اللہ

یون تیری رخ کا لیا ہے مرجان ہو
مین وہ مجنون ہون کہ رکھتی ہی بیابان مین قدم
منہہ لگاکر جو اسی تو نی کیا ہی گستاخ

جیسی قرآن کا لین جب ایمان ہو
پانو کا لی ہی میری خار بیابان ہو
لی ہی عارض کا تیری لفظ زبان آہو

119

کس وجہ سے ہو دل بیکل آئینہ کو حیران
وہ شوخ کہ ہی حسن مین یکتائی زمانہ
کیا ہو دے کوئی ساغر عشرت کا طلبگار
خالی ہی جام عیش سے مینائی زمانہ
نکلا دل بیمار کی حق مین ملک الموت
ہم جانتے ہی جسکو مسیحائی زمانہ

[illegible]

باعث سوز جگر کوی جو داغ ایا ہی ہانہ
وہ اندہیری گور کا ہی چراغ ایا ہی ہانہ
تم نرگس نی ... قدر خاک رتیل
بار کیا ایا ہی ... باغ ایا ہی ہانہ
نسیم ... ہی عکول ... کی
لوٹ کر جو چمن ... سراغ ایا ہی ہانہ
دیدہ حسرت ... جاجم
ہم ہی ساقی کیا ... داغ ایا ہی ہانہ
کر کی چاک اپنا گریبان ... جی کہوں ...
اپنو وحشت ... مری داماں ... داغ ایا ہی ہانہ
کیا کہوں بید ولتی اور بد نصیبی اپنی ... من
جب بہار ... ہانہ ... داغ ایا ہی ہانہ
عشق کی دولت ... ہو نہ دل اپنا
ملک وحشت ... ہانہ ... داغ ایا ہی ہانہ
پہری حال بد کی ... کا ... داغ

کیا مری ہمت نگے سی برہ گیا پردہ سوا | کی بلند اوس شوخ نی آواز ایسی کاہکو
ٹہر جاو دم بہر کہ جاوی دم ہی میرا تیری سا تہہ | کرہا جلدی ہی تو ای یار ایسی کاہکو

ای **ظفر** گر جا پڑین کو چمین اوسکی ہو کے خاک
خاکسار ونکی جو مٹی خوار ایسی کاہکو

تم چلے ہو کہاں کہڑی تو رہو | جانا ابہر بان کہڑی تو رہو
جاو تہنا نہ تم تمہاری ساتہہ | جائیگی میری جان کہڑی تو رہو
ہی پڑی دل جلونکی آہ جہان | تاب کیا تم وہان کہڑی تو رہو
ٹہری ہرگز نہ رہروان عدم | کہا کتنا میان کہڑی تو رہو
گر نہین بیٹہتی نہ بیٹہو پر | سنلو میرا بیان کہڑی تو رہو
بہاگی دیر مغان جو دیکہکی شیخ | تو پکار ہی مغان کہڑی تو رہو
قد پہ نازان ہی اپنی سرو چمن | ایک ذرا تم بہی ہان کہڑی تو رہو
ہم ہو تہک کے ہین رہی جاتی | ہم بس کاروان کہڑی تو رہو

وہ بولا لینگی نمکو گہر مین **ظفر**
تم سرستان کہڑی تو رہو

ردیف الہا مختفی

120

دل یا قسمت سی کیا ناز کی و داغ ایا ہی ہانہ
ہم دنیا سی اودیا باہی ... ای **ظفر**
ہم ... داغ اور ... داغ ایا ہی ہانہ
نبی ان وہ ... ہانہ

... جو بسنت ... انکہہ
... ہی اوس شوخ جو ... انکہہ
شیشہ ... ایسی ... انکہہ
... نظر ... انکہہ
... انکہہ
... انکہہ

۱۲۱

دیکھی میری آتشکدۂ غم کا نمونہ

ہی ماہ مین صاف جبین کا تری نقشہ
اور ہی مہ نو ابروی پر خم کا نمونہ

آمیزش مشک و نمک سودہ سی جراح
بنتا ہی مری زخم کی مرہم کا نمونہ

ساغر مین حباب گلرنگ ہی ساقی
یا دختر رز کی ہی یہہ محرم کا نمونہ

نیسان مری مژگان گہربار کا سایہ
دریا ہی مری دیدۂ پر نم کا نمونہ

محراب دو ابرو ہی در کعبہ کا نقشہ
ہی چشم تیری چشمۂ زمزم کا نمونہ

ہوتا جو نہین غنچہ تصویر شگفتہ
شاید ہی یہہ میری دل پرغم کا نمونہ

ہی ساغر می جام جہان بین سے مشابہ
میخانہ ہی ایک سلطنت جم کا نمونہ

جو عرش سی تا فرش ہی سب اسمین ہی موجود
ہی اے ظفر انسان یہہ عالم کا نمونہ

مر دیتی ہین او سی مرخوش آئین کا ستانا تہا
ترک کرنا ہمین یا مین ہی دین کا ستانا تہا

ہین فیق انہی غم و رنج و الم یاس و تعب
ہمکو بہاتا ہی ہمیشہ انہین دو تین کا ستانا تہا

ہی تماشا نگہہ یار کہ دل ہی ہمراہ
ورنہ کر سکتا کبوتر نہین شاہین کا ستانا تہا

خوشنما اوس لب لعلین پہ یون سبزۂ خط ہے
جیسی نگین کو خوش آتی ہی نگین کا ستانا تہا

سینہ کوبی سمجہہ کے دم آہ و فغان
مطرب غم نی بجاوج سی کیا ہین کا ستانا تہا

وہ ستم گر ہی دل و جان کا نہین آمین اللہ
وہ ستانا مین بہی تہا ہی تیرا ظفر

اگر قبول ہو در گاہ ایزدی مین ظفر
تو وہ دعا مین ہی کافی یہہ ایک دعا کی پناہ
کری جہان مین کہان ناوک قضا کی پناہ
نگاہ سی دل تیری کسطرح فنا کی پناہ
ہمین نہ پیر جام اس ہوا کسی پناہ
ہری ہی صبح ہوا سا جناح الفت نہ
گرادو نگی وہ سکی ہی عشق مین وفا کی پناہ
جفا سی تیری ہمین نہ تری باو وفا کا
عطر بہ سکی غ ادا نجی اداکی پناہ
پناہ مانگتا ہی اسکو دیکہکر منجھی

دشمنی کا میری اونکی اور کیا تہا واسطہ	اگر دیا دشمن نے ہمین میرا محبت نے مری
نیم غمزہ کا تمہاری یہہ ہی سارا واسطہ	جان دینا ہی جو ہمین اسطرح یہہ ہیم جان
آگے ہی دم کا ہی اپنی تنگ مسیحا واسطہ	آجکی ہی لب پہ جان تیری نبض عشق سے

اے ظفر وہ ایک بیک کیون ہمسے آزردہ ہوے
مجہہ پہ کچہہ کہلتا نہین ہی کیا سبب کیا واسطہ

اور جو بیٹہی تو ہمسی ہٹ کر بیٹہہ	نہ رقیبون سی تو لپٹ کر بیٹہہ
لگی دو نو ہم چمٹ کر بیٹہہ	یہ گرداب عشق دل اور ہم
منہہ سی گہونگٹ ذرا اولٹ کر بیٹہہ	گر مجمل یہ کو اہتابی بر
جاتی جو با نو وہ ریٹ کر بیٹہہ	ہوا میری گریہ سی یہہ بہے
بیٹہا ہی اگر سمٹ کر بیٹہہ	گوشہ عافیت بہت ہی تنگ
جو ہو کر نا تجہی سو جہٹ کر بیٹہہ	سوچا کیا ہی عشق مین ای دل

قصد اوٹہہ بہاگنی کا گر نہ ظفر
تو جو وہان بیٹہا ہی ڈٹ کر بیٹہہ

وہ بلا ہی بس ای صنم خدا کی پناہ	ہمین کہین ہی تری چشم فتنہ زا کی پناہ
دلا نہ دہونڈ کسی یار و آشنا کی پناہ	سوای رنج وغم و یاس جاہ مین اوسکی

شکل اوسکی ہمین اگر جو دکہاے الله
دل مین کیا اوس بت کافر کی جو آئی ہی
ہو گیا مجسے مکدر وہ مرا آئینہ رو
دیکہیی ہوتی ہی کسطرح صفائی الله

ہمین کیا کیا جاہ مین کیا اونی کیا یار مین
شکل مین کیا کیا ہی تیری جلوہ نمائی الله
الله الله ری تیری جلوہ نمائی الله
سر کسی شکل جو لبکسی کی ہی بیدا ہی الله
لگائی ہی ملی ملی سی ہی دروئی
سہتی ہی اپنی سر سی بیخ سے اونکی ائی الله
زور او را تہا ہیغ سر یہ اونکی آئی الله

کہنے راہ
سنکی ہم طرز سخن یہہ ہی لگائی الله
جو تیری صورت نبی یہہ جلا ہی الله
کہکی اسکی ہی لگائی اپنی جلا ہی الله
ظفر اوسکی عادی ہی الله

ردیف یای تحتانی

نہ تنہا ہمی کی اوس بت کے در پہ جبہہ سائی ہے — یہہ جا ہی جھکائی سر جہان سارا ہی صدائی ہے
نہین کوئی ہی غمخوار اپنا کنج اخزا مین — اگر ہی تو غم تنہائی و درد جدائی ہے
پہنسے ہین بطرح ہم آ کر دام محبت مین — بغیر از مرگ ہوتی ہمکو کب اوس سی رہائی ہے
ہمیشہ تجکو کہتا ہون کہ جبہہ اوسکی زلفون سے — نہین تو مانتا ای دل تری شامت آئی ہے
لڑاتا ہی جو آنکھین بزم مین تو آج غیرون سے — تجھی منظور کیا ای جنگجو ہمسی لڑائی ہے
تماشا ہی ہمیشہ تو ہین نا آشنا بالکل — اور اپنی ملین ہم خوش ہین کہ نا آشنائی ہے
نہین کرنیکی ہم ترک وفا ہی دم مین جب تک دم — بلا سی گر جہ ای دل اوسکا شیوہ بیوفائی ہے
قدر غنا سی اپنی رستی ہی سیکہہ ای ظالم — اگر لغو نسی اپنی تونی سیکہی کج ادائی ہے

نہ چوکو آج گر ہی تجہہ ارادہ تہا ما ئیکا
کہ اوسنی دست و پا مین ہی ظفر مہندی لگائی ہے

جو ہمسی دست بستہ لگ رہی کو دن ہمین اپنا — کہ ہی یہہ تو ہماری جا نکالا تو نشیمن ہمین اپنا
گریبان چاک جو کرتی ہین گل گلشن مین کیا یہہ — تیری دیوانی مین ہی غیرت گلشن ہمین اپنا
ہماری ناصح مشفق نی جب دیکھی ہی صورت — یہہ اونکی ہو گئی صورت گئی وہ بن ہمین اپنا
اشارہ فہم سا کون ہی یہہ فہم ہی کسکو — کوئی اہجا تہا ہو گا تیری چتون ہمین اپنا

۱۲۳

چرخ تک پہنچے پر ضعف نے یہ پست کیا
کہ در سینہ سے آہ جگر اونچی نہوئی

تیغ قاتل کی تلے سر نہ جھکایا جسنے
اوسکی پہر شرم سے گردن ظفر اونچی نہوئی

ہوئی خسروان جہان اچھی اچھی
نداب وہ نہ اونکی مکان اچھی اچھی

کہوں کس سے بے مہریاں اس فلک کے
کہ سب اوٹھہ گئی مہربان اچھی اچھی

ہماری محبت کے تہی قدر جسکو
وہ کیا لوگ تہی قدردان اچھی اچھی

یہہ پیر فلک ہے وہ جسکی ستم سے
گئی خاک میں مل جوان اچھی اچھی

لڑین کیا زمانہ سے کشتی کہ اسنے
پچہاڑی بہت پہلوان اچھی اچھی

اگر تیری مژگان ابرو کو دیکھیں
تو دین پہینک تیر و کمان اچھی اچھی

تیری چشم بیمار کے ای ستمگر
ہزارون ہین بیمار یہان اچھی اچھی

جو دل تمکو لینا ہے لیلو نہ چہ کمو
کہ ہین اور بہی دلستان اچھی اچھی

ظفر ہے وہ گرمی تمہاری سخن مین
کہ جلتی ہین آتش زبان اچھی اچھی

گلی کا ساقیا کیا مجھسے دیوانیکی پیمانی
کہ پیجا دنگا مین مستی مین پیمانیکی پیمانی

الہی محتسب کے ہاتہہ ٹوٹین اسکی ہاتہہ سے
ہزارون ہے گئی ٹوٹ آج میخانیکی پیمانی

کہ پہر بہی آگئی ہین جب کبھی مرد اپنی پیمانی
نہیں اپنی جب تک مانہ صفا اس بادہ پیمانی
کبھی ساقی نہیں میخوار ہوا پیمانی
ظفر نہ آسمان مین ہی زمین دیکھا ایک قطرہ ہی
آج جو ... ہوئی وہ کہیں

مخمس در ظفر اے کاش مری یار

بلا سے عشق میں گر جان جاوے اور رہو ہی

کھلے رہو یں آنکھیں کیونکہ اوسکی بعد مرنیکے
جسے تا مرگ تیری دیکھنے کی آرزو رہوے

کرے اگر سیکشی وہ گل تو پھر کیونکر گلشن میں
کف گلچیں پیالہ دوش غنچہ پر سبو رہوے

بھی کیا چشمہ آب بقا سے کام اے قاتل
تیری آب دم خنجر سے تر میرا گلو رہوے

تصور اوس لب یا نجر وہ کا مجکو رلاتا ہے
رواں کیونکر نہ جاے اشک آنکھو نسے لہو ہو کر

صبا جانا اگر ہو تیرا کوی زلف جاناں میں
ذرا میرے دل گم گشتہ کی بھی جستجو رہوے

ظفر پاکیزہ تر اوس سے ہے ہو نہ کوی عالم میں
جو آب دیدہ سے اپنے نہ یکدم بے وضو رہوی

تیری رخ روشن پر کب کا بکا بالا ہے
وہ چاند ہے اے مہوش جس چاند کا ہالہ

تل داغیں چیچک کے اوسی جو بنایا ہے
معلوم کیا ہمنے یہ الماس کا لا ہے

کن انکھو نسے وہ دیکھے گلش کو گلستاں میں
اوس چشم پر افتن کا جو دیکھنے والا ہے

شمشیر سیری اور خنجر ہے تیری تر گاں
اور سرمہ کا دنبالہ کا فرکوی بھالا ہے

ای رشک چمن اگر تو دیکھ بہار اسکے
سینہ میرا داغو نسے اک تختہ لالا ہے

بہجاتے یہ ہم تیری سخن گالیاں کھاتے ہیں
لی لینا میرا کو کیا نہہ کا نوالا ہے

ہے طفل سے تو انبر لیکن ہے یہ لحاظ اتنا

125

مخمس ظفر

ہے منی ہلاکی ایسی کی

لی لینا میرا کو کیا نہہ کا نوالا ہے

اولسی تیغ آزمای ایسی

کیونکہ اوس بت نے تابع فرمان
کی بگڑ کر کبھی جو بات اوسنے

ہی خدا کی خدائی ایسی کے
ہمسی کچھ بن نہ آئی ایسی کے

ایک ہمین ہے ظفر نہین اوسنے
جستی کی بیوفائی ایسی کے

طاقت ہمین پہر ہنکی عادت لئی پہرتی ہے
یا صرف مجہی میری ہمت لئی پہرتی ہے

اوس زلف کے سودے مین آوارہ و سرگشتہ
سایہ کیطرح مجکو شامت لئی پہرتی ہے

خورشید صفت مجکو شوق جہانگردی ہے
طالع لئی پہرتی ہین قسمت لئی پہرتی ہے

سر بازار وہتائی ہین سر بہی ہین طلب الست
سر اپنا ہتیلی پر خلقت لئی پہرتی ہے

مین کوچہ بکوچہ جو دیوانہ سا پہرتا ہون
اوس شوخ پریرو کی الفت لئی پہرتی ہے

اوس چشم کی پہر بیکا کیا پوچہتی ہو عالم
ساتہہ اپنی وہ کافر ایک آفت لئی پہرتی ہے

کیا جانی ظفر کسکو یہہ ہوس مین ہو کی
صحرا مین اون انکہونکی وحشت لئی پہرتی ہے

جستی لو اجا نظیر او دیوانہ پڑا تا ہے
او مین جتنی کتابین حفظ ہین سب بہول جاتا ہے

جگا ہی بخت خوابیدہ کو گر میری تپ مین جانولنا
بلا سی نالۂ شبگیر سو تو انکو جگاتا ہے

اثر کیا خاک ہی گریہ مین میری جسمر دوب شبنم
کہ گل ہنستا ہی جسپر اور غنچہ مسکراتا ہے

ہم اپنا جو دل ہی جیا ہین جیسم ... سا ہمدم ... عوض دان
نگاہ کس یار ابہی جام صہبا ہمدم ... سر آتا ہی
پری بیتاب ہی ہی ... جلد جیسی ... سر آتا ہی
[illegible]

مطلع ثانی

ہوتی جاتی ہی ادہر سی جو محبت دونی		ادر ہی ہوتی اودہر سی ہی عداوت دونی

مطلع ثالث

چاہی گر کوئی فلک سے کہ ہو راحت دونی		تو یہہ ہو دی اوسی وہی اور اذیت دونی
میری داغ دل سوز انکا پڑا جو پرتو		ہوگئی تابش خورشید قیامت دونی
تیری زلفونکو ہوا دیکھکے سودا دونا		تیری انکھونکو ہوئی دیکھکی وحشت دونی
میری گریہ نی نہ ہو یا دل جانانسی غبار		بلکہ اس سی تو ہوئی اور کدورت دونی
عوض بوسہ مین دل مانگتی تہی جان ہی لو		اب تو خوش ہو کہ تمہین ملتی ہی قیمت دونی
زخم کہانیکا محبت مین مزا ہی لیکن		وہ نمک چہڑکی تو ہو اور بہی لذت دونی
فائدہ میری تب عشق کو تبرید سی کیا		بلکہ ہو جاتی ہی اور اس سی حرارت دونی
ہین جو رسوای جہان ہو تو بلا سی تیری		تجکو کیا تیری تو ہو جایگی شہرت دونی

روبرو یار کی رخسار مصفا کی ظفر
اور آئینہ حیران کو ہو حیرت دونی

ہمین جو یاد دلایگا جب منہہ سی انکا منہہ کو	تو یہہ تو ماہی حال اپنا کلیجا منہہ کو آتا ہی
غم وعدہ ہمین تیری لگی ہی تسکا مردو ...	ستمگر تو ہماری دیکھنی کیا منہہ کو آتا ہی

کہ جو انکی ہی وہ ... ابہی صبا ...
... جانی ہی جب ... ایمان ... جا
... دل ... جا

عوض حسن یہہ جو ستونکو جدا ماعی ...
داغ اب انکی زر آسمان بای نہین جاتی
کبہی ہم نہین سو سہطی دی ہی مین دل اپنا
کہ جو انکی ہی اب وہ لطسمان بای نہین جاتی
مری جان ... مین جیسی ... بر ... نکو
زبانی مین ... ایسی ... بای نہین جاتی
غم کی ... مین ... کبہی ...
کہ ... نقش بای ... بای نہین جاتی
سبب کیا ہی ... ان ... جو ...
ظفر یہہ ہی سی اسرار نہان بای نہین جاتا

... ہم بین ... جب ... کا ... جاتا
... آئی ... کی ... سی ... کہا تہا
ادہر ... دل اپنا تو ... دیا
کی ... وہ ... سمجھا تہی

ہاتھ سی ساقی کی لینا جام مشکل نہین
ہی پر پروانہ مین زنجیر ہو گردن مین طوق
چاہتی ہین پانو کی تلوی خلش کو خار کے
چاہ کر تم پھر گئی یا ہم کہو انصاف سے
حسن اوس عارض کا چمکی تب جو زیور سی ورد خند

اپنی قسمت چاہیی اور اپنا لینا چاہیے
تیری دیوانیکو زیب افزا یہہ گہنا چاہیے
دشت مین مجنونکو پھرنا پابرہنہ چاہیے
چاہ مین صاحب کسی نیا و ہنا چاہیے
چاند کو پھر کیونکہ غیرت سی گہنا چاہیی

ای ظفر بل بیٹھنا اچھا نہین سو قیمتین
کنج عزلت مین الگ سب سے رہنا چاہیے

لب تیری سی بادہ یاقوت لال کیا ہی
پرنور ہی جبین ہی مانند ماہ تابان
دیکھی ہی جو تو اونکو ہوتا ہی محو حیرت
جو دل پھنسی ہی اسمین پھر چھوٹتا نہین وہ
قاصد میرا نہ اب یہان مجھسی لا کہہ باتین
مین سو مانگتا ہون تجھ دی ہی مجھکو گالی
جنکی سبب سے ہی رنج و ملال مجھکو
رخ سی تیری مقابل ہووی جو ماہ کامل

دانتونکی آگی تیری الماس ہال کیا ہی
ابرو ہی وہ خمیدہ مثل ہلال کیا ہی
انکو دیا خدا نی دیکھو جمال کیا ہی
ظالم یہہ زلف تیری کیا جانی جال کیا ہے
پرجائی جیسی کہیں ان اونسی مجال کیا ہی
تیرا جواب کیا ہی تیرا سوال کیا ہی
وہ مجھسی پوچھتی ہین تجھکو ملال کیا ہی
ای مہر طلعت اوسمین ایسا کمال کیا ہی

۱۲۸

شعلہ دلکو بجہاتا نہیں آب گریہ
دلکی ابہی مجہی ہی آسلی خاطر منظور

بلکہ بہرکاتا ہی اور بہی دو مایہ ہی
کہ ترا شیفتہ یہہ ہی ترا شیدا یہہ ہے

گر کہی کوئی برا اونکو کہیں وہ نہ برا
جو ہین اچہی ظفر اونکی لئی اچہا یہہ ہے

آج تیری تیری شمشیر کچہہ کہتی تو ہی
مجہسی ای قاتل میری تقدیر کچہہ کہتی تو ہی

نسلو جو ہی خانہ زندان دیوانو نکا حال
کرکی برپا غل سدا زنجیر کچہہ کہتی تو ہی

تو خدا جانی پری ہیکر ہی یا شکل حور
تجکو خلق ای عالم تصویر کچہہ کہتی تو ہی

ہو نہو لیلی اثر تیری اگر ای سنگدل
حال میرا آہ بی تاثیر کچہہ کہتی تو ہی

ای ظفر وہ بیخبر سنتا لگا سب تیری خبر
مخبرونکی آج یہہ تقریر کچہہ کہتی تو ہی

نہ ہم راہ دعا ہوئی نہ ہم طرز ستم جو کی
جو اپنی بات تہی اوس نی تم جو کی نہ ہم جو

جو مضمون جا تہا خط مین لکہنا ہمکو ای قاصد
کیا ہی قلم انداز وہی یکقلم جو کے

لگی دیر و حرم کو چہوڑ کر جو ستان تیرا
مری نزدیک یہہ شیخ و برہمن صنم جو کی

یہہ اپنی دم تمہاری ہی اور کسکی دم میں ہی یہ دم
چلا جب دم و عیسی دم ادیدم ہم ہی دم جو

نگین دلکو میری لگی وہ بس کردیا تمنی
بہت بہجاوگی کیون چہوڑدی اسی قسم جو

129

ظفر

فغان کرتا ہو دلکی سر دو کہتا ہی یہہ ہی
کوئی ائی کہی بجہ قران پر ہی دیکہو
ہم بہی لا یا ہو سو نکی رکہا ہی یہہ ہی
کی سامان ضیافت میں ہی سر گرم فلک
مردم دیدہ ہی ہا مردم آبی یہہ
دامن رہنما ہی جو آنسو نکی دریا ہی
گل نہیں جام ہی ساقی بہر کی
مجہی دیکہی وہ جانی کر شرابی یہہ ہی
چشم بیگانی نکی تصور میں خرابی یہہ ہی

کیونکر اوس جسم کا اجالی تصور نہ بہمن
جلکو جو ہمین نظر اپنی سر عین پہ ہے
پیدا اوسکی محبت مین ہین جان کیونکر
کیا ہین جلکو اوسکی نا محبت دین ہے
بسمل غم ہو تیر سی اپنی او بہمن
خواہ اب حرف پری خواہ جفا مین پری
دور لیجاتی ہین دل ایسکو اون مہ رخا
دیکہو کیا لوٹتی ہین اونکی انکہون مین [illegible]
کر وہ اوٹہتی ہین اوسکی سی جو اوسکی در
سی ظفر چہوڑنی ہین خواہش دارین ہے

روز ہین آتش غم سی جگر و دل پہنکتی
میرا سینہ نہین دوکان کبابی یہہ ہے

وعدۂ وصل کسیسے ہی ظفر آج اونکا
وہ جو جاتی ہین شتابانی شتابی یہہ ہے

دل ہی سرگرم فغان جسم ہی گریان رہتی
ایک دیکھے ہی جنون ہاتہہ سی میری ہاتہی
وہ اوٹہا دیتا جو اپنی رخ روشن سے نقاب
وہ نخست بد اقبال مجہہ سا ہوگا
ہاتہہ دامن ملک اوسکی نہین پہونچا میرا
ہمکو در کار زمستان نہین ہی کیا اتشدان
حال میرا غم ہجران مین اگر دیکہی یار
جب وہ کہتی ہین کہ رہتی نہین ہم جانتی ہین

عین گرمی مین ہی یہان شدت باران رہتی
جیب سے میری نہین تا بسر دامان رہتی
روشنی کیا تیری اٹہہ در رخشان رہتی
جس سے برہم ہی تیری زلف پریشان رہتی
مجہہ سے ہاتہہ سے ہی اجل دست و گریبان رہتی
گہر مین ہی گرمی آہ دل سوزان رہتی
سبکے انگشت تحیر بہ دندان رہتی
سنتے ہی یہہ تحیر قالب مین نہین جان رہتی

تیر اوسکا میری سینہ مین ہی خوب ہوا
ورنہ اسد لکو ظفر حسرت پیکان رہتی

جبین گرتی ہین وہ عاشق تمہین زمین پر
خاک ہو جائین رہ مہر و وفا مین لیکن
ہم یہان لوٹتی ہین خاک پہ بی جبین پر
ہم رہین اوسکی ہمیشہ تہ نعلین پر

تمہاری غم سے جو گذری سو گذری
نہ پوچہو ہم سے جو گذری سو گذری
جو گذری دم پہ اپنی کیا کہین ہم
ہر ایک عدم سی جو گذری سو گذری

[illegible] جو گذری سو گذری
[illegible] سی جو گذری [illegible] ہم
[illegible] جو گذری سو گذری
[illegible] سی جو گذری [illegible]
[illegible] جو گذری سو گذری
ظفر [illegible] خفیف [illegible] جو گذری سو گذری

[illegible] حسین [illegible] تیر [illegible]
[illegible] نقش [illegible]
[illegible]

خون عاشق جو تیری خنجر کین پر جم جائے
وہ سخن پرور لگو اپنی نہین پر جم
تہ بہ تہ گرد رخ چرخ برین پر جم جائے

یہ جہنی لاکھ یہ چھوڑا ہی سہی اٹھا تل
نگری پھر نگری ہان کبھی نہ یہ سہی ہرگز
خاک صحرا مین اورا ہی جو تیری دیوانے

پھر نظر پر نہ چڑہی حشمت دنیا اونکی
دہیان جنکا کہ ظفر دولت دین پر جم جائے

حور و شونکی ہی کو جو سی نسیم آئے
کسطرح چمن مین ہو سنبل پہ بسند آئی
یہ عشق کی کیا ہے دو جو چشم مین آنسو
گزار و نزار اوسکی الفت مین ہوا مین
نافہم کوئی سمجہی گیا رمز محبت کو
یاد اوسکی میری دلمین کر آئی ہو مین او
یہ چہرہ زرد اور یہ آنسو مجھی کافی ہین
ناحق ہی علاج اے دل آزار محبت کا

ہر چہرہ کی ہین سی جو کلہای نعیم آئے
اس مین کیسے ہی کاکل کی شمیم آئے
ہر بوند نظر مجکو ہی در یتیم آئے
کیون جان میری لب پر باحال سقیم آئے
یہ فہم مین ہی کسکی خرمرد فہیم آئے
کسطرح نہ آئی دن ہی تو یہ قدیم آئے
کچھ یہ دلمین نہین میری حرص ارم و نسیم آئے
کچھ کام نہین ہمین تدبیر حکیم سے آئے

مژگان کا خیال اوسکی دلمین میری آتا ہی
اسطرح ظفر جیسی ہو فوج غنیم آئے

۱۳۱

ہم درس کی خاطر عیان ... مین یکجہہ تو ہی
پایا جاتا لطف اب اوسکے سخن مین یکجہہ تو ہی
کی دیوار چمن تک دری ہین مرغ چمن
اندوہ ہی باغبان کہتا چمن یکجہہ تو ہی
اوس پریکو دیکھکر ہوئی ہین دیوانی جو ہم
ناصحو آتا مزا دیوانہ پن مین یکجہہ تو ہی

دم ابھی باقی ہی تیری ای ظفر
کیجئی اوس کاکل کی زلف ...

گر لگا دیں قدر ... بیچانی ہیں ... جا نی
خطا وہی کس ہی ... بیچانی ہیں جا صد
بیا دی ہمسی ... بیچانی نہیں جا نی
ہوا دل اوسمیں پابند بلا پر بسہ خدا جا نی
کہی وہ زلف یار زنجیر بیچانی نہیں جانی
بنا ہی نی ہمین ... اوس تیغ ابرو میں
سمجھ بن کبھی ... بیچانی نہیں جا نی

[illegible]

کہینچکر شمشیر قاتل کرلی اپنی ہاتہہ صاف	دم ابہی باقی ہیں میری اس جستہ تن میں ...
شانہ ہی یا ہی دل صد چاک میرا ہی ظفر	او لجہا اوس کا فر کی زلف پر شکن میں ...
شیوہ ہی بری ہین چرخ پر یہ پکڑ لئی	ہم بہا گیں کیونکہ پانو زمیں نی پکڑ لئی
لیتا بلائیں زلف کے میں خوب راتکو	بر ہاتہہ میری ماہ جبین نی پکڑ لئی
صورت کو تیری عالم تصویر دیکہکر	کان اپنی بس مصور چین نی پکڑ لئی
رستہ میں چلتی چلتی مسلمان ہزار ہا	ناحق بتان رہزن دین نی پکڑ لئی
وہ قسمت اب کہان کہ تیرا انسو کی روبرو	ہول اس سی ہیں ہی در تمین نی پکڑ لئی
جینا کہان مگر تیری امید وصل میں	دو روز اور تیری حزین نی پکڑ لئی

ہو دلمیں جا ہی مہر و وفا اوسکی کیا ظفر
وہان تو ٹہکانی بغض نی کین نی پکڑ لئی

اوسکو نہ اگرچہ جسنی مسی انکہہ لڑا ہی واجب ہے	چشم عنایت بہی کیا ہی چشم نمائی واجب ہے
دلمیں کدورت میری طرف سے دیکہہ نہ کہہ اپنی آئینہ رو	میں ہون تجہسی صاف تجہی بہی مجہسی صفائی واجب ہے
ایک جگہہ پر رہنا سہنا بات نکر نی الفت سے	لطف سے اس مل بیٹہنی میں کیا بلکہ جدائی واجب ہے
منہی چہری ہین باتیں تمہاری جہہ ہمیں ... تو	جانی کر بابیسی جذر اب ہی خدائی واجب ہے

[illegible]

[illegible]

عدو ہیں مدتسے جو ہمارے ہوئے ہیں وہ ہمنشیں تمہارے
چھپے کہو کیونکہ دلکی حالت ہمیشہ غماز ہے محبت
ہزار باتیں ہر ایک بناتے ہیں یقین آیا کبھی اپنی
غم و الم میں ہیں ہم پہ بیتی تمام ہم اور ہم حضور دل

کہیں نہ ہو وے صحبت پر ہم ہمارے ہمسے تمہاری
بیان حقیقت کرے ہی ہم ہمارے ہمسے تمہاری
کہے جب تک کوئی محرم ہماری ہمسے تمہاری
سنے کوئی حکایت غم ہماری ہمسے تمہاری

ظفر یہ کہدیجے آج اونسے کہ ہم لوگ سے ورمز چکی تھی
لڑی تھی جس روز آنکھ یہ ہم ہماری ہمسے تمہاری ہمسے

نصیب اچھے اگر ہوتی مصیبت کسلئے پڑتی
اگر سودا نہوتا اس تیری زلف مسلسل کا
اگر دیوانہ کرما اگر یہ تیرا دل صاف کر دیتا
کتان کیطرح ہوتا چاک تہا دلکو میری ورنہ
جو میری قسمتونسے دوستی اونکی ہو جاتی
نکرتی گرکمی وہ تیغ ابرو قتل میں میری
میری قسمت نہوتی گر بری میری جاں سے تو
برا ہی ہم نہیں مجنوں میں تیری بر خدا آجانے

ہمیں دلکی لگانی کی یہ عادت کسلئے پڑتی
گلی عاشق کی زنجیر محبت کسلئے پڑتی
تو کیوں آتا غبار او ہمیں کدورت کسلئے پڑتی
نظر تیری ادہر ای ماہ طلعت کسلئے پڑتی
تو ایسے ہم میں اور اونمیں عداوت کسلئے پڑتی
تو شمشیر اجل کی پھر ضرورت کسلئے پڑتی
برا ہی ہم میں تیری ہمیں حسرت کسلئے پڑتی
کہ ہی اس ناتوانی ہمیں وحشت کسلئے پڑتی

ظفر روتی جو ہم دل کہو لکر یکبار جنگل میں

۱۳۳

[illegible]

مطلع ثانی

[illegible]

دکھادی جو مصحف ورد کی کتاب سے
تو قابل ہوں اہل کتاب ہی اچھی

مزاج اہل اصلاح پر اوسکا قاصد
جو لکھی خط کی تا جواب ہی اچھی

خیال ابروئی یار ادی ناوکی کا جو
وہ بن بکھی لب کو جواب ہی اچھی

بالا من مری زلف کی ہے
کہ لالی ہیں سب جا بتاب ہی اچھی

ظفر نازنیں کا ... کیا اسکو دن سے
پڑی ہیں در خوش آب ہی اچھی

عاشق کو ہیں یہاں دنیا میں رنج و راحت
جو لکھی اوسکا وصف زلف دو تا عجب کیا
دین جانتا ظفر ہم گرا و سکی دو دو سے میں

نی وہ خوشی کو جانی مطلق نہ غمکو سمجھے
گر یار دوزباں وہ اپنی قلم کو سمجھے
تو بھی وہ دوست اپنا ہرگز نہ ہمکو سمجھے

دلبہ گر یہہ ہنسی ہنسی سے اچھے
روغن قاز ملکی چرب زبان
نہیں نادان کی دوستی سے بہتر
کئی لاکھون ہی صید تیر نگاہ
جان عشق بتا نہیں دی جسنی
دیکھی بس کو ہکن کی کو ہکنی
جارہ گر بند کرنہ روزن دل

ہی جہا نمیں فروتنی سے اچھی
بات کرتی ہیں روغنی اچھی
بلکہ دانا کی دشمنی سے اچھے
سیکھی تم صید افگنی اچھے
اوسکی اللہ سی بنی سے اچھے
اوس سی ہی اپنی جان کنی اچھی
ہی اندھیری سی روشنی اچھی

ای ظفر ہمسے اور زاہد سی
کل خرابات میں جھنی اچھی

لگی بننی زاہد شراب ہی اچھے
ہی گروہ میکش تو یہہ دل برشتے

ہوی اوس نگہ سی خراب اچھی اچھے
لگا رہیں دل کی کباب اچھی اچھی

ای جب ابن خاکدان میں گردش افلاک سے
خاک ہی بنگئی اور بنگئی ہم خاک سی
ہو گئی دیوانی کس گلرو قبا کو دیکھکر
گل ظفر آئی ہیں گلشن میں گریبان چاک سے

[illegible]

[illegible]

دیکھ اب ہم ہین کہ یا ہوئی جان کے بیجان کون

هم اس چمن مین پھری تو کیا تبل رنگ گل
پروانی خاک ہو گی اور ہی سوز عشق ہے
اللہ ری تیر حسن پر یونکی بہی حواس
ڈہونڈہون کہان مین ایکو مجکو تیری خیال

دم کو بدم نسیم سحر لیکی اور گئی
پر وہ ستا اپنی نہ پر لیکی اور گئی
تیری بلا مین سنگ قمر لیکی آگئے
کیا جانی ہین کدہر سی کدہر لیکی اور

اللہ ری لاغری کہ مجہی پہر آشیان
خس کی طرح طیور ظفر لیکے اور گئے

کرتا ایک غمزہ ہی غارت دین جان کو ہے
تو ہی تو جلوہ نما اس آئینہ خانی مین ہے
رہتی ہی میری طرح حیران تیری زلف
یون تو جیب گل ہی ہی چاک و صبح صد ہے
دوستی مین تیری یہہ جا ہی ہی الکل تمیز
چشم مین انجم ہی انسو جب بہر لاتا ہی چرخ
ہم ہین اور ہر داغ سینہ اپنا ہی یہی جان من
رات بہر ہمنی کئی نالی نہ ادسنی یہہ کہا

یا الہی ہی وہ کافر یا مسلمان کون ہے
اور کوئی دوسرا تیری سوا ایمان کون ہے
اس سے کہدیتا مرا حال پریشان کون ہے
کرتا ہر میری طرح ٹکڑی گریبان کون ہے
دوست اپنا کون ہی دشمن جانی کون ہے
نالہ کش اب تیرا بیمار ہجران کون ہے
کرتا ہی رشک چمن سیر گلستان کون ہے
دیکھنا میری پس دیوار نالان کون ہے

ہم نے کہتی تہی ظفر بحسی کوئی دی ادسکو نہ دل

١٣٥

ظفر محسن کی بہہ طوفان او بہایا
ہم عاشق کی کتب خانہ کو دریا مین فرو آئی
ای قاتل سفاک تیری کوچہ مین کیا ہم
دل اپنا گئی ڈہونڈہنی کو جان بہی کہو آئی
خوش ہو نہ کیمان جہاں جبکہ ہنسی غنچہ وہ دہن
ہم شمع صفت محفل شادی مین بہی رو آئی
یا یار کہین دل کی سواد اوسکا نہ نکلا
تجہہ بن ہی دیکہنی ای ظفر بیہہ ہی ہوائی

پہلی ہم فکر مضامین کر بن دو بلی
دیکھا جب ناف کو تو اوبر منور بن دو بلی
موج زن بحر کا دریا ہی بہن چمن بہ چمن
بیہہ خطر ہی دل اس موج خطر بین دو بلی
ای ستمگار تیری انکھو سی ہوتی ہی دو چار
سو خدنگ نگہ ناز جگر بین دو بلی

۱۳۶

پتون نی کی جو بہلی ہنسی وہ بہلی ہی ہی	براو نسی ہنسی ہی شکر خدا بُری تو نکی
گرہی وہ مجہسی برائی تو کیون برا مانون	اگر بُری کو بُری ہی شرا بُری تو نکی

ظفر بہلائی بین ہی اوسکی تو نہی جان اپنی
صد آفرین تجہی صد مرحبا بُری تو نکی

یا آئی اجل یا صنم عربدہ جو آئی	ایسا نہو یا رب کہ یہہ ہئی دو آئی

مطلع ثانی

وہ پاک نظر یار تجہی بکہنی کو آئی	جو چشم کو اب گہر اشک سی دہو آئی
دل صاف ہو جسکا وہ چہپاتی کبہی راز	منہہ پر کبہی بلین صفت آئینہ جو آئی
بہر نام نلی مدرسہ بین جانیکا ملّا	یکبار ہبری ہاتہہ جو میخانہ مین ہو آئی
ای غنچہ تجہی کیا دہن یار سی نسبت	اس جوبن یہہ کسطرح نہ منہہ بہیر کی بو آئی
کہتی ہی کہ ڈالین تو تجہہ اونسی کہین بسم	الحضرت دل اب کہو کیا کہتی ہو لو آئی
رسوائی نہہ سنی ہرگز کبہی موسی	تیرا جو نظر جلوہ رخسار نکو آئی
خالی نہ ہا دل بیہہ کبہی رنج سی اپنا	گرا یک گیا جاتی ہی اوس اک کی دو آئی
آئی ہی تو آتی ہی لگی بہیر نی جیون	کیا آئی وہ گردن پہ چہری پہیر کی آئی
بین رولب میگون سی جگر خون نہو عجب کیا	گر میری لہو سی می گلرنگ کی بو آئی

اک نظر بین وہ بیری ہی جانا لکہ نظر بین دو بلی
اشنا و نگار ہم جاہ بین بیری ای بیہہ جال
نمک ودل آنکہ ہوتی ہی انسو زمین نمک اب
بیہہ بسا او بہ بین دربان کی بیہہ بین دو بلی
ہی فرشتہ کرانہ بیکھی اب سبز
بڑی قدر سنگدل ان ہی اوسکا جان ناہید بین دو بلی
ای ظفر بیری اوان نکو بیہہ کرنا ہم بین دو بلی
[illegible]

ہی او بیکر بین او بیکار جب سنگہ نکالہ ہم
[illegible]
[illegible]

دیکھا جو اوسکا جلوہ تو حیرت سے رانکو
یکسر رہا بغلمین تو دلکی دل ہی مین
ائی وہ جب کہ کہنسکی کچھ ہی او نفس ہم

دیدہ کھلے ہوئی نہ اختر کی رہ گئے
ارمان تیری عاشق مضطر کی رہ گئے
حسرت سے ایک نگاہ فقط کر کی رہ گئے

کتنے ہی طائر دل وجان پہنسکے ای ظفر
پہندمین اوسکی زلف معنبر کی رہ گئے

جو ہمسے ہو ہم صنم او کہڑی او کہڑی
تو بولو نہ یون دمبدم او کہڑی او کہڑی
ہوا ہمکو معلوم ہی وہ نشیمن
جو پڑتی ہین اوسکی قدم او کہڑی او کہڑی
نظر آئی اوس سرو قامت کی آگے
نہالان باغ ارم او کہڑی او کہڑی
تیری رنج دوری مین ظالم ہمیشہ
رہا ہمسے دل ولسی ہم او کہڑی او کہڑی
رفیقان راہ محبت کی اپنے
ابہی سی ہین سینہ مین دم او کہڑی او کہڑی
پڑی ہین اون آنکھونکی گردش سی دیکھو
مکانات دیر وحرم او کہڑی او کہڑی
طبیعت ہے او کہڑی ہوئی کیون حجاب مین
نگہین حرف وہ یکقلم او کہڑی او کہڑی
مری آگی اب بلہوس جسم سکی کیا
جہان با نوای بر ستم او کہڑی او کہڑی

ظفر ہمسی اوس شوخ پیمان شکن نے
کئی ہی تو قول وقسم او کہڑی او کہڑی

١٣٧

گرامی وہ برہمن ہی گرچہ لیسی ای ای ای نو دی
تو یہ مین ہی ظہور قدرت حق ای ظفر کیونکر

ہر جگہ تین نگہی بین کہ دن رات بہ ہی تو ہی ہی
دیکھا جو وہان ڈھونڈا تو کچھ ہی سو تو ہی ہی
بات کوئی کرو کوئی بھی کوئی گر کہی
کوئی نہین جو سمجھا پایا جو کچھ ہی سو تو ہی ہی
دیر مین کیا اور کعبہ مین کیا ہر جا جو کچھ ہی سو تو ہی ہی
گرتی ہی سب جگہ سمجھا پایا جو کچھ ہی سو تو ہی ہی
کیا ملک اور کیا انسان کیا کافر کیا مسلمان
جیسا جانا ویسا پایا جو کچھ ہی سو تو ہی ہی
گلشن کیا اور گلشن مین کیا شبنم کیا گلشن مین کیا
سب مین جلوہ تو ہی دیکھا پایا جو کچھ ہی سو تو ہی ہی
سوچا سمجھا دیکھا بہالا ڈھونڈا کوئی نہ نکلا
اب یہ سمجھے ہین ظفر کی آیا جو کچھ ہی سو تو ہی ہی

ایک حلقہ جو ہی در پہ میری یار کی
یا ہین نہین ہی شوق مین یار کی

١٣٨

سب سمجھتے ہین کہ دل ہی ہمارا	ناصحا جو ہمین سمجھاتے ہی تو وہ ہم ہی
بلکہ گر کوئی برا ہی ہو تو اچھا سمجھی	وہی اچھا ہی جو سمجھی کسیکو نہ برا
ملک الموت جو آتی تو مسیحا سمجھی	مرگ کو جانتا ہی زندگی اپنی عاشق

ای ظفر اوڑ گئی دنیا سی محبت بالکل
آدمی دوست کو ہو وقت مین عنقا سمجھی

کوئی اوسکی سی کہی اور کو ہم تیر سی کہی	کبھی غیرون کیسی بنی کبھی تیر سی کہی
ابھی تیر سی کہی تہی ابھی شمشیر سی کہی	اوسکی کہنی یہ بجا دیکھ کہ جسنی تجھسی
آپکی سامنی جب جسنی ذرہ بی تیر سی کہی	کیسا ہی دوست تہا وہ تم ہوئی دشمن اوسکی
اکی اور دنی ہی اونسی وہی تیر سی کہی	شکر صد شکر کہ جو بات کہی تہی مینی
جیمین کیا آیا کہ تمنی اجی تیر سی کہی	روز تم کہتی تہی اپنی مجھی آجانی کی آج
لیکن افسوس کچھ تمنی ہی تیر سی کہی	کہتی تہی حضرت دل اور تو سب اوسکی

اوسکی کہنی کا ہون قائل ظفر اونسی جسنی
کچھ کہی یا کسی ہے سے کہی تیر سی کہی

تجھکو ہمنی اپنا پایا جو کچھ ہی سو تو ہی ہی	تجھسے دل کو اپنی لگایا جو کچھ ہی سو تو ہی ہی
کون ہی اپنا کون برا یا جو کچھ ہی سو تو ہی ہی	ایک تجھے کو جانتی ہین ہم اور کسی نہین محرم

نکلی کس طرح وہ جو ہے میری یار کی
یلمین آ کر ہی یار اوس تیر دلدار کی
اور اوسکی نظر مینی آ کر ابھی تیمس وار
تو اپس اپنی اوس لعل لب کو بار کی
انتظار مین سکتہ کی بیمار کی
کس روز نہین سمجھ نہین چار کی
یہ دل اجل ایک سی اوس کی آمد کی
مرنا ہی سو ظفر اوس نکلی
قسمت کی اوسکی یار کی
دل بھی ہی کہ سب اوس اپنی

دل چاہتا ہی یہہ کہ وہ غنچہ دہن آئے
بہرائی ابہی نوح کا طوفان تو عجب کیا
ہر ایک سے وہ کیون نہ بری یاد فراموش
منظور ہی کیونکر لگی صف
چمکن ہی نہین مستترازم یہ مجبکو
دکہلاتی ہی صبر مجھی وہ کان بلاحسرت

بہہ وحشی کہ ذرا ہوش مین آئی
دریا ہی سرشک اپنا اگر جوش مین آئی
دل ہاتھہ گئی یاد فراموش مین آئی
تو محفل رندان قدح نوش مین آئی
آرام تیری یاد بر دوش مین آئی
آواز تو اب آوے گی سر گوش مین آئی

گنجایش اشک اپنی ظفر کیا ہو فلک مین
یہہ آئی کب اس چہوٹی سی سر پوش مین آئی

وہ ہر طرف دکہاتا ہی اپنی نمود ہے
سودا او سیکا خوب ہی بازار عشق مین
غنچہ جو ہی مثال ہان گل ہمہ تن گوش
دشمن ہم اپنی جانکی ہین آب عشق مین
کیونکر چھپاؤن سوز محبت کہ چرخ تک
اللہ ری ناز کی کہ وہ رخسار لالہ گون

جاتی میری نگہہ نہین کاہل وجود ہے
جسنی سمجہہ لیا کہ ضرر اسمین سود ہے
اسمین کچہہ ہو رہی گفت و شنود ہے
لی ہی کوئی عدو نہ ہمارا حسود ہے
ساتھہ آہ کی گیا جگر و دل کا دود ہے
ہے سی ایک نگاہ کی ہوتا کبود ہے

ہی کس صنم کی تجکو ظفر خواہش داد

١٣٩

پیر کے دریا دہ کیا بلکہ سمندر ہو گیا
اشک آنکہو مین دم گریہ جو ہم کو پیر گیا
ہو گئی بالکل مریضان محبت کو شفا
وہ جو تیری لب کا ستانی ہوئی ہر پیر گیا
خشک ہو کی تیری بادہ نین ہر گز مری زخم جگر
ای ستمگر ایسا مقدر ہی بہ آب خنجر پیر گیا
تمجہوتی جاتی ہی لہو دشمن کا پر جگیہ
دلمین اپنی غصہ اپنا ای ستمگر پیر گیا

کہتی ہی اور ہی سر بازیون تو پر اونکی
ظفر مجہی یہ نظر وقت امتحان پُری

صبا گلشن سے کیا ہی اب بی قابو سی
اگر شوخی ہہین مجکو کسی الف مسلسل کا
کبہی تعمیر کرتو ہی کہ جوش اشک سے میری
مقابل تیری رخ کی شمع کب اہی محفلین
تیری مژگان ہی عالم ہوگئی ہیں مجہ سی بر گشتہ

کسی گلچین جو کچہ پہ بس شمگ گل کی بو سی آتی ہے
سدا زنجیر کیون میری پابوسی آتی ہے
چمنین سینہ پر داغ کی ایک سے جو آتی ہے
اگر آتی ہی زیر برقع فانوسی آتی ہے
فقط ابرو ہی تیری کیا نظر جاسوسی آتی ہے

قطعہ

ہم اونکی گہر مین کیا جائین وہ اونکی پاس کیا بیٹہین
نہ غمازی ہمین آتی ہی نی جاسوسی آتی ہے
گذارا ای ظفر وہان تو اونہین لوگو نکا ہوتا ہی
کہ جنکو جابلوسی اور کاسہ بوسی آتی ہے

موجب فرحت میری تیری شرارت ہنگی
دیکہو صحبت کا اثر مجنون جو بیٹہا میری پاس
جب نظر آئی تو ہمین ہمکو صورت یار کے
ترک کی ای بیوفا ہمینی تیری دو ہمیشہ

آتش دوزخ بہار باغ جنت ہنگی
میری اوسکی دودن مین ایک صورت ہنگی
بت پرستی ہم وہ اٹہی ہی عبادت ہنگی
گرچہ اسمین میری دشمن ایک خلقت ہنگی

بات تیری ہم ... بھی ... طرح
ظفر

طرار ہو نکو خوب تیری جاتی ہین ہم جوانیت بغیر گذارا نہین یہان	طفلے ہی سی زبان ہی تیری تر تر بے یا بوش مین بشر کی ہی اخر کہری جا بے

کاٹی ہی گرم لوہی کو تو ہمیشہ سرد
دنیا مین خوب خیر ظفر غم خوری ہے

وہ چین ابرو پر جم دکہای اوس ستمگر نے	کہانی جستی چین تیغ صفاہانی کی جوہر نے
بکار ہی العطش کیا کیا جراحت دل کی سینہ مین	لب زخم جگر کو تر کیا جب آب خنجر نی
وہ میکش کونسا مہوش ہی جسکی بادہ نے گو	فلک پر جام زر چمکایا اپنا مہر انور نے
وہ مثل نالہ زنجیر کب زندان مین بہری ہے	کیا ہی جسکو سودای تیری زلف معنبر نی
ہزارون مر گئے ہمدم ہو کر اس تمنا مین	مسیحا نکی پر اوسکی لعل روح پرور نی
دکہای اپنی چشم مست کے جب اوسنی کیفیت	نکی جہرتسی ہر گز بند اپنی انکہہ ساغر نی
اگر باور نہین تو جہاڑ کر چقماق سی دیکہو	جہپا رکہی ہی اتش عشق کی سینہ مین پتہر نی
تری سنگ قدر رعنائی جب شمشاد کو کاٹا	جمین کام ارہ کا کیا قمری کی شہپر نی

ظفر سیراب ہو کیونکر نہ سارا گلشن عالم
کیا ہی چشمہ جاری فیض کا اس دیدہ تر نے

پسند اوسکو اگرچہ بی نیازی حد سی بیجد ہے	ولیکن اسکے بندہ نوازی حد سی بیجد ہے

کرو ہان نوای ظفر بی نیازی حد سی بیجد ہے

۱۴۶

طبیعت کیون نہ ہو رنجیدہ بغض دشمنان کب تک
نہ ای کس سی خار بغض کا باعث بہیر جان کب تک
بتا ای کوی کیا تو کہ یہان کیا ہی وہان کب تک
ای دو دو فغان تو دیکہ ... ای آسمان کب تک

نہ ملی تیری ہی مژگان کو نشتر فصاد
تیری زلف کے یہ دو وارفتہ ہوئے لیتے
قہر تھے غضب تھے زخم تیغ ہی ہیں گھر
کر لیا بند ہیں پنہان قرآن کی وضو لیتے
تو لیتی ترحم اپنی کی بصارت بخشم
دفا کی تیری یاد ہری خالی لیتی
بادہ جام ہی کیا کام چلتا اس کے
کو جب ملک کو ہم ہم غم و یوں لیتی
نزع کا عمر سے جو اخلاص ہر اعزہ بخشم
اجل کا سر پہ جو احسان ہم کبھو لیتے
کرو نہیں آہ و فغان کیونکہ سامنے اور کے
کہ ہیں وہ پیسے ہی مراد با گلو لیتے
جلا جلا کی رولاتی ہیں شمع ساں مجکو
وہ اپنی بزم میں ہیں میری آبرو لیتے
جہاں میں کوئی نہیں لیتا اپنی دامطلی عم

وفور اشک سے دریا ہیں عریانہ مجنون کے
گل تصویر ہوں واقف نہیں ہیں گلستان میں

قبا ہی شبنم و پیراہن آب روان کیا ہے
صبا فصل بہار کیا ہی او فصل خزان کیا ہے

جو دل کا حال ہی تیری مصور ہی سب تیر
عیان ہی اے ظفر کیا عیان کو تو بیان کیا ہے

تہ تمسی صنم پرستم سار کے
مری آہ و نالہ سے ہو جائے آب
اگر بیکا تیرا وحشی اکدم میں ٹلے
اگر چشم خونبار ہو گل فشان
جگر ہو ہی کا پسلیان سار کے
گرا دی نگاہوں سے وہ چشم مست
پڑی خانہ دل کی گوشہ میں ہیں
کرون اب ویسکے باتونکا کیا اعتبار

نہ مہر و وفادار ہمسار کے
اٹھی کوہسار الم سار کے
کئی دشت و دشت عدم سار کے
ابھی لاکھ باغ ارم سار کے
بچی تو سہی جائیں غم سار کے
کئی جام می جام جم سار کے
مکان خیر و بیر و حرم سار کے
غلط ہوں جو قول و قسم سار کے

ظفر راہ گم گشتگی ہیں کہیں
نہیں ملتی نقش قدم سار کے

وفا کا نام ہیں جو تیری رو برو لیتے
وہ جھک کے پائی ہمارے قدم ہیں جو لیتے

ظفر سے ایک ہیں ہمیں ان سے دوستی
وفور اشک سے جو دیدہ تر ہیں بلا طمری
سہارا ان شکم طوفان سے سمندر ہیں فابل
جو ہی بیچل کی نیا بلی ہیں وہ نا سبری
سر زیر پایا ابھی کا ہی جب ہیں بلا طمری

جب کہ وہ و دنیا جہان ہیں لعل و اوج سلام ہیں بلا طمری
ہیں لمس ماہتاب جو شکل
جب کہ آ ہیں کہ ہی یاد آ ہی ہیں بلا طمری
جو دل ہم جب پا دیں کہ کاشانہ سے ہیں
ٹھیک ہیں کہ ہی ہیں ادھر کے اپنے ہیں لب عم

ہیئا اپسی سی ہیں او دل کا

جو زمانہ میں ظفر ہے شیریں طبع و خوش خو ہی

بار الفت نہ اوٹھا سکا یہ دل ناتواں

دل عاشق تری زلف میں ہے

ظفر زخم جگر کی کھل گئی ہی کیا کہین جیسے
کہ ایک در یا ہی خون نکلا سا تیری گھر مین بلا طرح

ایسی غارتگر کو دنیا سی جدا غارتگر ہی
وہ اگر غارت کری ظالم تو کیا غارتگر ہی
ای دل دیوانہ تجکو یہہ فرا غارتگر ہی
طاقت و ہوش و خرد کو میری یا ہمارا غارتگر
کیا ستم ہی آشنا کو آشنا غارتگر ہی
کسکو یہہ ہی پسند سر راہ وفا غارتگر ہی

ای یہ الفت تیری کی دل میرا غارتگر
چشم غارتگر ہی تیری پر نہاں دل جان ہی
پڑ گیا بیدھب محبت کا مزا ایسا ہو
اسلئی غمزہ تیرا ای شوخ غارتگر بنا
دل مرا اگر ہا ہی غارت مجکو تیری عشق مین
چشم تیری رہزنی کرتی ہی ظالم دیکھی

جو کرین غارت کسیکو یہان دغا سی ای ظفر
اون نگاہ بازونکو خود اونکی دغا غارتگر ہی

شعلہ وہان شمع کا پروانہ جانسوختہ ہے
گریا وہ آب ہی جو میرا دل افروختہ ہی
کہ سبق اوسکا ہی جو میرا آموختہ ہی
دولت عشق ہی پاس اپنی اندوختہ ہی

تو سر بزم جہان چہرہ برافروختہ ہی
نہین معلوم کہ اس جنس مین دیکھا کیا نقص
مکتب عشق مین غنچہ نکوہی مجکو سبقت
حسرت رنج و تعب یاس و غم و درد و الم

کچھ کم و بیش یہ دنیا کی ہین اسکو نگاہ

عہد و پیمان جہان اہل وفا کا لو نہ

اپنی غمزہ کی دل اہل وفا کا لو نہ

صفحہ ۱۴۳

دو قدم چلتے ہین دم باد صبا کا لو نہ

اس غم عشق کا سینہ مین مری قہر ہی

منتظر کیا تیری ابھی اٹھ ہی

نی چہرے کی جانی میری کہو نکو ہی

جان کیا جانی میری کیونکر ہی انگیز ہی

کیا نازکی اوسکی ہی نہین اندری یار سکی
تجکو نہین تحمل بار سبکو دی
ای ضعف سی تنان پر کاہ ای ظفر
دائم ہوا پر اپنا مدار سبکو دی

ای قلم دم تحریر غم ہجر بکی بہری
بہانہ اشک [illegible] چشم بہری کی بہری
سم زدہ سی یا نہین ہی نو دو کلی خاک
عشقہ دیکھتی مین جاکی ہم بہر بکی بہری
لگا جو دل یہ صبوحی پہ تجہی ای [illegible]
ہی صراحی ہی صبحدم بہر بکی بہری
نزدیکا ہو کی دل پاس ابرو سی ہم
طبیعت ای ہی ای صنم بہر بکی بہری
کسکو قتل کیا تونی ہی [illegible] قاتل
لہو مین ہی تیری تیغ دو دم بہر بکی بہری

۱۴۹

ای ظفر حقیمین عشقیہ مری چشم جانان
فتنہ انگیز رہی اور بلاخیز رہی

نہین ہی کسمین اوسی دیکھہ تو سبھی مین ہے
سہا و ماہ یہ کیا چشم مین اگر ہو نور
عجب نہین مری رگ رگ سی گر رواں ہو خون
سکھا ہی ہی شو نکو جو اوسنی بھیبہ [illegible]
بہسا کی دلکو نکیے ان اور زلف کا ہر تار
نہین ہی یاسمن و نسترن یہ کچھہ موقوف

کہ لیکی عرش سی تا فرش وہ سبھی مین ہے
تو اوسکا جلوہ روی نکو سبھی مین ہے
وہ دیتا نشتر مژگان جو سبھی مین ہے
تو اب سبھی مین یہہ عادت خو سبھی مین ہے
کمند ناز کا انداز تو سبھی مین ہے
چمن مین جتنی ہین گل اوسکی بو سبھی مین ہے

ظفر یہہ بہید ہی کیا جانی کیا نہین کہلتا
کہ ڈہونڈتی ہین سبھی اوسکو جو سبھی مین ہی

گلگونہ کی تیری ہی وہ بہار سبکو دی
دیکھہ یکبکر قدم کہ خدا جانی کون کون
غافل عنان [illegible] عمر روان تیری
کیا خاک اوہی خاک سی تاوان کہ ہی
دنیا سی دیکھہ ہو گی گر انبار تو نجات

ہوتی ہی بوی گل ہی نثار سبکو دی
ہی تیرا خاک راہگذار سبکو دی
ہی شکل موج رشتہ کار سبکو دی
مور ضعیف کا سا غبار سبکو دی
بہتر ہی بی شعور شعار سبکو دی

بہری [illegible] جو بہری [illegible] مین بہری
[illegible] جام بہر بہر سکی بہری
[illegible] ظفر [illegible] بہری
[illegible] بہری

[illegible] مین بہری

ہر سب جو اونکی دیدہ کی [illegible] مین بہری
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] مین بہری

دندانی اوسکی تیغ کی جو بار مین پڑے ہنسی ہمار بہی سی اوسی انداز مین پڑی اور مست اینڈتی ہی او جہاز مین پڑے		اس سمت جا نہ داخت لگی ہیسی اجل فرہاد و قیس ہین جہاں دفن ہر باش جسکو نصراب خانہ مین منہہ تو پڑا گیا

توما دل اون نگاہون نے مژگان کی کر تیر کیب
بہہ چور ہکی ای ظفر اسد ہار مین پڑی

نرہی مست عا لیمین ہمین نہ حرف کو جانے خوب موقع پہ ملی سرخی شنگرف کو جانے لیکن اسپر ہی ہی ایک دو قدح ژرف کو جانے لگی جو طرف سند آتی دل اوس طرف کو جانے دی ہی آتشکدہ مین عشق نی کیا برف کو جانے نہ یہان کچھ ہی جانتی ہی صرف کو جانے		اپنی پہلو مین جگہ دی اپنی کس ظرف کو جانے یار کی روہی کتابی پہ الف لام ہی سے گرچہ ساقی جہکا یا ہی ہمین نا کون تا کب گو نہ رجست دل اسکا ہی ہر طرف کلاہ پہر ہا ہی عاشق دل تفتہ جو ہر دم ہمہ رف بدر عشق کا یہہ حرف وفا کی ہی جگہ

ظفر اوس غنچہ دہن سی ہی تمنائی سخن
نہیں جس کی دہن تنگ مین کچھ حرف کو جائی

میری آنکھو نکو لیکر اپنی وار انکھو نکی اوپر سے تو او نہہ جائین اپنی پرده مرز انکھو نکی اوپر سے		گل نرگس تو اتسوخ اوتار انکھو نکی او پر سے در دل اپنی نہا وہی تو اگر ایک پرده غفلت

ٹپکا ہی کاسا نہو سی بہری آنی ہی کی فصل نشاط
نالہ ہای گرم سی اہی ہمدم ضعیف آئی
جوادہ ہی طرز عنایت جوادہ انداز عتاب
لطف اوس بیکس کی باتون مین ہر کیف آئی
ای ظفر جو ہیان کرم الطبع جہان دوست ہین
ای کہنا مکا ضرار کی اونکو ضعیف آئی

۱۴۵

یاں چمن جانی دیکہون تجہی یار رنگ چمن
گل ہر یک گل ہم ہی مانند خار انکہو مین ہے
جسکا ظفر دیکہ چمن تماشای ہین گلعذار یار
ای چمن کب نظر آتی بہار انکہو مین
کہتہ افلاک ہی چمن ہو نمہ جار
وہ ابر اور دریا ہمی اون اشکبار انکہو مین ہے
بغور خاطر نکلدری ہیں ہمین سمجہ سو جتن
آگئی دلکی کدورت سی غبار انکہو مین ہے
اٹہہ مین جستو تکی ہی تیغ نمیدہ تاب اوسکی دی
ہویا ہے سرمہ دنبالہ دار انکہو مین ہے
مرگی کا کحل الجواہر ای ظفر دن سی ظفر
ما پکہای یار جسکے سر دار انکہو مین ہے

جو تاج زر تیری زرین کلاہ سی گر جاے		چڑھائی مہر اوسی سر پہ مثل طرہ شعاع
تو مہر ہی کہین سبب گواہ سی گر جاے		جو قصد مہر کرے میری محضر خون پر

گرای چاہ زنخدانمین کون دل اپنا
نگرو آپ ظفر اپنی چاہ سی گر جاے

فقط کیا پاس ننگ و نام ہمین سیکہی ہوئی تہی
بہولا ہی ہوش ایسی تیری چشم مست نی
یہ چمن ہمی سیکہی تہی جو عجیبہ انداز اوڑنیکی
محبت نے تمہو نکی جنکو کافر کر دیا بالکل
سکہای کیا کو نئی شیوہ اونہین مہر و محبت کے
طبیعت ہی ہماری جب سے ذکر زلف و رخ تیرا
اوٹہو نکی پیار کی جو ڈہنگ انکہہ تمہین سیکہی ہے

کہ ہمنے عشق مین سب کام ہین سیکہی ہوے ہی
نہ ہانی کاسہ گرا جام مے سیکہی ہوے ہی
وہ الصیاد زیر دام ہین سیکہی ہوے ہی
وہ سب رسم رہ اسلام ہین سیکہی ہوے ہی
کہ وہ تو اے دل ناکام ہین سیکہی ہوے ہی
ہم اپنا ورد صبح و شام ہین سیکہی ہوے ہی
ظفر وہ سب بجز دشنام ہین سیکہی ہوے ہی

بکہیا ہر اشک در تر سا ہوا انکہو مین ہے		تیری دانتو نکا تصور جب سے یار انکہو مین ہے
بیقراری دلکو ہی اور انتظار انکہو مین ہی		شام ہی تا صبح اپنا ہے شب و غلطہ یہ حال
کیون نکر ناہی تیری اتنک خمار انکہو مین ہے		کی کسیکے ساتہ تو نی شب جو قدر میکشی

غضب انکہو نکی ہی دن کی لئی اور کریہ تب کی لئی
دیکھی ای غمی یہہ دو ساتہ ہی اپنی دوشب کی لئی

۱۴۶

مطلع ثانی

ہر اک سب تیری لئی اور لعل لب کی لئی
ہین سب تیری لئی اور مین غضب کی لئی
سب سہری لئی اور دل ہون تہی سب کی لئی
نہ ابنہ کسب زبان دین کہان ادب کی لئی
مطرب اپنی شوخ غمزہ لب کی لئی
سیکہی وہ بیتی کہا اور مین ننہ
ہمی جاوید ہمی ہمی العجب ناک
کہ با زندہ سنکو پالا العجب کی اور
ہسک کلاہ سون ال ہیری کادو
ہم دشنت کلاہ خون ال ہیری بات ادب کی لئی
وہ دشنت بیجھے وہ بتا مین ہمدار لعل ہیں کو تب لئی
سب اوسکی عشق مین ہمدار ہیں غضب سب ہی
ہم جکہیا تہ چہلی دل ہی ہم غضب کی لئی
ہمنب یہ خیمہ میں جسب لعل و سانی ادب
نسیم خیمہ نہال نہ سب کا لعل لب کی
انو سبری اسب لطافت خیس کی نمین کرو ہی
علاج اس ہمری بیمار جان لب کی لئی

جو اپنی جہان ہی انکا اسیکہ ہو گیا عرش آسمان تک
بجلی چمکی کہان ہی اوس کی ہی کہان ہی [illegible]
وہ ہیں جہاں میں ہیں پیار ہی بیچارہ کہ جو [illegible]
[illegible] بت کی ایک [illegible] اونچی

نہ دیکھا اوسکی رخ صاف کے مقابل ایک
ہزاروں آئینی ہمنی ظفر جلب کے لئی

وہ کہتی ہیں بھلا ہیں ہم بھلا تو ہمنی بھی دیکھی
ہوی سب بہرہ تجہہ سی بنا جی حسن و فا جنمیں
نہوتی دوستی اوس بت کی تو ہوتی خلق کیون دشمن
خرابی صوفی دونو خاک ہو گئی ایسی
تمہیں کیا گر جو روتی ہی بیچارے لوگ ہنستی ہیں
کسی نی ہی نہیں ہمکو دیا آب ہم ڈوبی
نہ دیکھا آئینہ تو ہم صفا کیا خاک ہی اوسمین
کہا ان لفظون نی اونکی منہہ پہ ہم ہو کج ادا

یہہ سچ ہی ناصری ہم ہیں برا تو ہمنی بھی دیکھی
نگہ تیری گوارا یہ وفائیکی تو ہمنی بھی دیکھی
عدو اپنی اگر ساری خدائیکی تو ہمنی بھی دیکھی
جو رندی کی تو ہمنی پارسائیکی تو ہمنی بھی دیکھی
کہ اپنی ناصحو یہہ جا بجا ہنسائیکی تو ہمنی بھی دیکھی
کہ تجہسی بحر جو بی انتہائیکی تو ہمنی بھی دیکھی
ہمارا دل صفا دیکھو صفائیکی تو ہمنی بھی دیکھی
نگہ ظاہر تمہاری کج ادائیکی تو ہمنی بھی دیکھی

جو کچھہ چاہا کیا تھی اونکی دست و پا حنا بستہ
ظفر موقع پر اونسی ہاتھا پائیکی تو ہمنی کی

مجال کسکی تمہاری جناب جو کوئی نگاہ اونچی
جلا ہی دیگی فلک کو جا کر یہہ لگی آتش ہی اپنی دم میں
نصیب اونچے ہوں جب تک نصیب ہووے بلند

نہ دیکھ ہوے چلمن آگئے عرفہ کی جاوہ نیچی جاوہ اونچی
نکلکے سینہ سی دلجلو کی ہوئی ہی دود آہ اونچی
ہزار اونچا کوئی جہانمیں ہو سر پہ کیکر کلاہ اونچی

جو دل کو نالہ [illegible] ہی ہمارا [illegible] ہیں اور ہی
[illegible] بہار [illegible] ہی اور [illegible] ہیں اور ہی
کل جو [illegible] حال بیان [illegible] ہیں اور ہی
وہ اوسکا حال [illegible]
[illegible] ہماری بات [illegible]

۱۴۷

یک جلوہ ہر گل ہر گز [illegible] ہیں اور ہی
اشک برسا ہی جنی میری چشم اشک بار
ہوئی شورش اونکی ہی میری جگر میں اور ہی
ہم سفر میں رنج ہی پر کی دنیا سی سفر
وعدہ اونکا کیا ہی [illegible] ظفر

آج سامان طرب [illegible] ہیں اور ہی
انجمن میں غم کا دم باعث الفت [illegible]
ہم محبت میں تمہاری ہیں مصیبت [illegible]
تشنہ کام ہو نکو تیری آب بقا سی کیا کام
بے خودی میں وہ جام تمہارے [illegible]
تو دم بھر بھی تمہاری ہی ہمارا دل [illegible]
ساقی [illegible] میں [illegible]

تو سنی حال مرا کیا کر مری جانب سے
پونچھ آنسو نہ تم ای ناصح مشفق میرے
پھر دو ای چارہ گرو اسکی جراحت مین نمک

غیر ہین کان تیری کان جو تم لا بھرتے
اپنی دامن کو ہین کیون نہ سنی خنجر سے بھرے
ہم ہین ہوس کے کیون سنگ جراحت بھرتے

جسکے دلمین ہو ظفر قامت دلدار کی یاد
دلسی آہین وہ رہین تا بقیامت بھرتے

جو تیری یاد جلوہ قامت مین سو گئی
ہون غافلون نے دیکھا تماشا جہان کا کیا
جو تیری انتظار مین جاگی تمام عمر
انکو اب نہ خواب مین بہی دیکھتی نہین
جس روز دیکھی ہیں تیری چشم سیاہ مست
ہم سوتی زیر خاک نہ آرام سی مگر
جتنے جگا گئی فتنہ خوابیدہ حرص نے
سہلاتی تلوی پانو کی کانون نے سطرح
خواب عدم سی چونکی تہی مشتاق ہم تیری
کرتی ہین بعضی لوگ جو انکار روز حشر

گو یا وہ عرصہ گاہ قیامت مین سو گئے
جو مست ہو کی نشاء غفلت مین سو گئی
حیران ہون کسطرح سی تربت مین سو گئے
بخت اپنی ایسی تیری محبت مین سو گئے
شب زندہ دار عین عبادت مین سو گئی
جاگی بہت تہی رنج و مصیبت مین سو گئے
سب لگ کی میری کنج قناعت مین سو گئے
مجنون کی پانو وادی وحشت مین سو گئی
دیکھا نہ تجکو اور اسی حسرت مین سو گئی
کیا نالہ کش تری شب فرقت مین سو گئے

ظفر جو ہو گئی ہین آشنا دین کی لطافت سے
لگائین منہہ وہ کیا دنیا کو یہہ آخور دنیا ہی

پریشان حال دل زلف دوتا سی ہو گئی کیسا
رہی پیاسا تیری آب دم خنجر کا ای قاتل
اوٹھا ہی ہاتہہ کب تیر ابھا کش تیری الفت سے
تیری بیمار کو دار الشفا ہووی ترا کوچہ
رہی محتاج ہی اکسیر خاک پا کا وہ تیری
کشش دل کی وہ آفت ہی کہ تجکو کہینچ ہی لائی

تجہی کیا کام وہ تیری بلا ہووی کیسا ہی
کوئی سیراب گر آب بقا سی ہو وی کیسا ہی
اگرچہ تنگ وہ تیری جفا ہووی کیسا ہے
اگر مایوس وہ اپنی شفا سی ہووی کیسا ہے
کسیکا دل غنی گر کیمیا سی ہووی کیسا ہے
کشیدہ تو گر اپنی مبتلا سی ہووی کیسا ہے

ہوئی خاکسار اوسکا ظفر وہ زینہار اوسکا
پریشان گر غبار اوسکا ہوا سی ہووی کیسا ہے

ہم تو انکو جنگلوں مین اور جا روں مین ڈہونڈہی
کیونکر بنی گی ہمسے بگڑتی ہو جو سدام
گر نعم کہین ہی تو عاشق کی دلمین ہے
خطہ بری پری ہو کی مرا جا بجا کہان
دریا کی سیر کیجی ان آنکھون مین آنکر

اور کوہکن کو جا کی پہاروں مین ڈہونڈہی
باتین بنا وکی نہ بگاڑ وں مین ڈہونڈہی
یہہ آگ وہ نہین جسی پہاڑوں مین ڈہونڈہی
دیوار و در کی اپنی دراڑوں مین ڈہونڈہی
جو یہان ہے وہ نہ لطف لواڑوں مین ڈہونڈہی

۱۴۹

پی ہی کہین کہ رات کو جاگی ہین وہ کہین
آنکھون سے اس خمار کو پہچانا چاہی
دامن مین دیکھ کوہ کی لوہو سی سنگ سرخ
فرہاد کی مزار کو پہچانا چاہی
اس میکدہ مین ہوش کسی ہی کسیکو ہوش
بیہوش و ہوشیار کو پہچانا چاہی
عشق و جان نثار کو پہچانا چاہی
یاری ہی دیکھ یار بنا کر ہمیشہ زلف
ن اپنی یار کو پہچانا چاہی
نی ہی خدا کی فضل اسی داغ ظفر
دشمن کو دوست ستمگار کو پہچانا چاہی
ہماری آنکھ سی بام پر تو جا ہو
ہم تو بلا سی نظر تو جا ہو

ای ظفر ہم ... ساغر می سی ...

اوس لب کا ہی دل زار پہ بہاری

نکلی کو جون رات جو بیمار پہ بہاری

تیری نیزی تلوار پہ بہاری

ای لطف دل ... پہ بہاری

یا دوست کی ہم ... پہ بہاری

ای عشق عجب کیا کہ گران جانی فرہاد

پوجا کی تیری ہاتہہ سی کہسار پہ بہاری

ہو غیرت بلبل نتری گلکی عوض کا ...

پتہر ہو مری سینہ افگار پہ بہاری

قسمت مین اگر ... نوجوانی ...

کہا تسلک یہہ جلا گئے مجکو عشق کی آگ | بہڑک کی دلمین مری تا جگر تو جا پہنچی

مری جنازہ پہ آتی آئی وہ ظالم | پر اوسکو مرنیکی میری خبر تو جا پہنچی

سنے بار بنی خانہ خرابیان میری | اور اونکی دہوم رقیبونکی گہر تو جا پہنچی

نہ پوچھا نالۂ شب گرچہ کانون او سکے | بلاسی پر میری آہ سحر تو جا پہنچی

بلاسی شمع جلی رات بہر جو سر کی بل | سحر کو منزل مقصود پر تو جا پہنچی

ہمین خیال تہا جس خبر کا مبارک ہو

وہ آج پاس تمہارے ظفر تو جا پہنچی

کیا کہین جو تمہین غم عشق ہی کیسی ایسی | کہ نہ خوشنود ہوئی ہم کسی ہی سی ایسی

جیسی لسی ہوئی ہالی نہو نے سی ایسی | اور جو ہو وین بہی تو ہر گز نہوئی سی ایسی

تجہسی ظالم سی اگر دل نہ لگاتی اپنا | سہتی کیون ظلم و ستم عشقمین ایسی ایسی

اب تو سب ہا تجکو اے شوخ تیری اے معلوم | پہلے آگاہ نہی ہم تیری ایسی ایسی

ساری ہو ائی ہون ہمسر قیس و فرہاد | ہون تو وحشت زدہ ایک دو مین جیسی ایسی

دم ہین کسکی گرہ مین کہ ہو سودا دل کا | حلقۂ زلف ہی کی پاس ہین پیسی ایسی

چشم ساقی کو ہوئی دیکہکے جیسی ہے مست

... ایسا ہو جو ... پہ بہاری

... کیا ... پہ بہاری

... ہو جا ... ظفر ... پہ بہاری

... کا ... ای ...

کیا ہے سیاہی کا لکھا ہی اپنا قسمت مین ہنسی

بوسہ لب او سکی لیا اسی کا اوسی او رایسی او تو ہی

ایک بگھولا جش جاتا ہی ہو تو ایسی او تو ہی

کیا ہمین سو ہمیں نسمکی لیا ہی جو گہبا ہما ہی

دل لیا ہمارا لف کا وجد کا ہی ایسی او تو ہی

خاک ہو کر اوس گلی مین خاک ہو رباد ہی

اوبھی اوسکی رو برو ہوگی یہہ چشم آفتاب

دی جلا ایسا ہو یہہ خیمۂ افلاک کو

یہہ نہیں ممکن ہو فریاد و بلبل کا اثر

پست آگی قد رعنا کی تیری رنگ سے

ہو ما شرق کی طرف سی یہہ سحر او نجا تو ہے

ہوگیا کچھ شعلۂ آہ جگر او نجا تو ہی

گرچہ سنتا کا نسی گل شاخ پر او نجا تو ہے

ظاہر اسر چمن ای فتنہ گر او نجا تو ہے

خاک اپنی دی بگھولی نی اوڑا اچھا ہوا

خاکسار ہم نصیب اپنا ظفر او نجا تو ہی

خاک ہر ایک سبب ایسا ہوگا ای مہربان

اپنی نصیب نہین ایسی او تو ہی

ان کی ہمدرد و فا ہوگی ای جا و ہی

ایک عالم دل کی اپنا ہو ایسی او تو ہی

تیر بی جا ہمین وہ چھیڑا اپنا غنچہ لب کو

۱۵۱

ای ظفر اوس کی خطا یہی ایسی او تو ہی

ستوا یحضرت دل اوسکی محبت مین ہے

حشر تک ہے نہیں ہو یگی ہای ہمکو

کیا کرین ہم ستم و ظلم کی اوسکی نالش

ایدل اوس لف کا ہر تار ہی ایک دام بلا

آپ کیا جانی کہ ہی سیر خرابا تمین کیا

کم نہین حلقۂ زنجیر سی چشم آہو

عندلیبو یہہ چمن جا گزرتا ری ہی

ہی تراما ر نظر مہر کمند جادو

ساتھہ ہم آپکی ناحق کی مصیبت مین ہنسی

ایسی دنیا کی ہم اغنیا و نعمت مین ہنسی

نہین منظور یہہ ہمکو وہ عداوت مین ہنسی

کس کے ہنستی ہے کہ اخلاط کی فرقت مین ہنسی

شیخ جی ستو رہی گوشۂ عزلت مین ہنسی

وحشی اوس چشم کی ہین او جو وحشت مین ہنسی

ہین اپنا طائر تصویر بھی حیرت مین ہنسی

کہ جہان سینکڑون دل ایک اشارت مین ہنسی

ہم یہ ہنستی کبھی ہای محبت مین ظفر

نظر تیر ہی مانو پر انکھون کی

آج ساری دن رہا دید ہم انکھون کی

ای تصور مین تری قربان کرتا وہ یار کو

لاتی ہی چار دن طرف سی پھیر انکھون کی

کھینچی ہم جو جفا او نکو گریبان کی

ادھر دیکھ یا اپنی پھیر انکھون کی

گذری ہی جو نظر سی ای ما ردان خدا

ای تصور ہی ادھر وہ سر انکھون کی

جو ہم ہی کا انکھون فلم ہوگی ہم کی

ہی جو خود او نکا تو ادھر انکھون کی

کی جو بادی کو ابرو دی رحم تو کی

پھر گئی ایک صورت نظر انکھون کی

ہی جو خواجہ کی زیارت کا تصور ای ظفر
آ بسی گویا مری چشم میں اجمیر آنکھوں کی تلے

جو ست یہاں خودی کی بیکر سراب ہونگے
بر ستیونمین اپنی وہ خود خراب ہونگے

اوس سنگدل کی دلمین ہرگز اثر نہوگا
گر سنگ و آہن اپنی نالونسی آب ہونگے

ہم اپنی بیقراری جیسی بیان کرینگے
کیا کیا دل اونکی سنکر بر اضطراب ہونگے

پرتو فگن ہوا گر ساقی کا روی روشن
عریاں میں جو شیشہ میں سب آفتاب ہونگے

مین عشق کی مسائل کیا عالمونسی پوچہون
سنکر سوال ہیرادہ لاجواب ہونگے

نامونمین گر لکھینگے مضمون سوز دل ہم
مرغان نامہ بر بہی جلکر کباب ہونگے

گریانہ اونسی شکوہ ہین سرد مہریونکا
گرجاتا وہ ایسی گرم عتاب ہونگے

بہرہ جائیگا جو دریا ان اپنی آنسوؤنکا
انجم جہاں فلک پر مثل حباب ہونگے

جو ہو سو ہو ظفر ہم بی لینگے اونکا بوسہ
انکی اگر نشہ مین وہ بی حجاب ہونگی

کہ نی تیری تلوار اک ایسی ہی نشان چہوڑ
کہ اونسی چہٹی ہی ہمیں نہ دل چہوڑا نہ جان چہوڑی

نہیں دل چہوڑ یا کہ فغان بل بی تری ہمت
اگرچہ دلمین غمنی کچہ ہمین تاب و توان چہوڑی

محبت مین مہکی ہمنی چہوڑا اک عالم کو
کبھی الفت نہ تمنی غیر کی امہربان چہوڑی

ای نیکس توبہ ماوی کہ پروای کس
ہو یہ نی کہ نا ہی دلجوی کس
جو زخم تازہ کوی جگر پر لگا نہ سکین
وہ چشم خونی کی اشک رونی رو رہی
ہمہ وار بیداری ہی ہمہ دیر
یہان جو مقام دیر کرکی کوئی

در در پہرین نہ ہو کر حرص ہوا کی بندی
کیا کبر کیا مسلمان دیکہین گر اوس صنم کو
ہم جانتی ہین ہمکو بی مہر بی وفا ہو
دیکہین گلو نکا کہنا پیغام ہی خدا نکا
نا آشنا ہو جاو کیا قدر آشنا کی
صابر ہین ہر ستم پر راضی ہین ہر جفا پر

بیٹہین خدا کی در پر کر ینہ خدا کی بندی
ہو جائین آدمی کی وہ تو ہار وادا کی بندی
ہوتی ہین اور ہی مہر و وفا کی بندی
ہنستے ہین اس جہنمین کیون کہل کہلا کے بندی
جو آشنا ہین وہ تو ہین آشنا کی بندی
ہم ہین تمہاری عاشق صبر و رضا کی بندی

اوس بت کا اے ظفر مین جب سے ہوا ہون بندہ
بندہ کو دیکہتی ہین ساری خدا کے بندی

ہوگی ایک نیر و ایسی مخمور ہین بیہوشی
دل بیدار ہن کیا دیدہ بیدار سے حاصل
سر اونکا منصور انا الحق کیون نہ بول اوٹہی
کہو اونسی کہ وہ شاکر چشم مست جانان ہون
کیا بیمار جسکو تونی اپنی چشم میگون سے
ہوا ازحیرت کدہ غفلت سے زندانخانہ ہستی

ہمین جیسی کہ ہے ہی عین ہشیار ہین بیہوشی
مری نزدیک غافل ہی وہ بیدار ہین بیہوشی
کہ دی ہی نشہ سرشار یکا سرشار ہین بیہوشی
جو ہو در کار عیار وہ نکو عیار ہین بیہوشی
ہوا وس ناتوانکو کیونکہ بیمار ہین بیہوشی
ہمارا کلی م آئی اس گرفتار ہین بیہوشی

دل و جان دیکہی کیون قیمت مین اوسکی ہم غمزہ کی

۱۵۳

کر ذوق جا ناظفر آشنا ہیں

دل و جان دینی بھی ...

قاصد نی تیری وصل کی جو خبر دی

لکہا ادہی جو نامہ مین سب حال دل اپنا

مطلع ثانی

بہرہ نکو تیری امی سی حیات جاودانی ہی
بیان آب تیغ تیری کیا ہی آب زندگانی ہی
بیان کرتا ہون مین قصہ جو کچھ ہی نصیحت کا
وہ کہتا ہی مجھی ہمائی نہین یہہ قصہ خوانی ہی
جو پوچھو حال میری دلکا ہی دلسی بیچ جو ہم
ہم الفت مین ہوتی دکو دلکی ازدوائی ہی
کہین ہم لی ہی جا ودلکو جلدی یہان سی ہم ہی

بین مجلس کی پردہ نشین کی ہی نشانی ہی
لگا کہنا جو دل لی پاس اک زلف ہمائی ہے
ظفر ہم ازکی تیغ خون جو کرنی رقم جگہ ہی
نہیم اور مزا دل کو اشک ہی پیار نکی خط کو
اگرچہ دیکھا اوسینی مین ہی قدم جگہ ہے
پہچان رونہی ہمی ازکو چال سی اور کی

دی مثل نگین پہلی ادسی سینہ خراشی
جسکو کہ زمانہ نی ظفر ناموری دی

دی نی جواب جو اوسنی تو قاصد اڑا دی
یہہ نکلین دیکھی کیونکر کہ اڑ گئی ظالم
اگر نصیب ہین سیدہ ہے تو ورنہ نہین ہمکو
جتانا ناز اپنا جو ہو بانکپن تو پہر کیونکر
لگا گئی سینی ہی ترچھی نگاہ کی تلوار
تمہاری زلف کوئی شانہ آڑی ہاتہون خوب

کچھ آگیا تراشا بدلیا دیا اڑی
جگر مین جو تیری ناوک جفا اڑی
بلا سی ہمسنی ہون ٹہری ترچھی باڑے
تمہاری قطع کری لیکی دلبر بارڑے
کہ دیہہ زخم ہین میری ہزار بارڑے
اگر نہ بیچ مین آجائی دل مرا اڑی

چلن سی کیونکہ کچھ نہ ہو تجی کا ظہور
ظفر جو بانو ہون ٹہری نقش پا اڑے

۱۵۴

عدم مین کا ہیکو ہم ہین یہہ جہگڑی ہم کچھ ہی
ہمسری کی کچھ ہی تمہاری زلف پیچان سے
ہمین کیا کام تہا جو تیری دل ہم اوس سیکر کو
ہوئی ہم دیکھکر صورت تیری بید محو ایسی
اوٹہا ہی صبحکو طوفان کیا کیا ہمیہ باروانی

نہ ہم کچھ ہی نہ تم کچھ ہی نہ تم کچھ ہی نہ ہم کچھ ہی
اگرچہ شاخ سنبل مین ہی پیاری ہم تم کچھ ہی
نگہ سینی نصیبون مین ہماری یہہ ستم کچھ ہی
گئی تب ہیو دل جو ملین تیکو بت الصنم کچھ ہے
ہوئی محفلمین تیری ہم جو شبکو شمع ہم کچھ ہی

ہم کرلی تاہری فراق ہکی ہی یا لی یا لی ہی
ہلال آسا ہی جیسی ابرو ہی جدا سینہ بری
تیغ نعرہ لی ابہی نہ تیغ صفہا لی
جراحت مین سینہ ہی جو قاصد بات نکلین
خدا جانی کیا وہ سرہی کہ بار اوسکی زبانی
در کی کاسی گردش چشم یار ان ہم اوس سی دل
ظفر اس سی بچا ہی کیا ہم بلائی ناگہانی ہی
[illegible]

یہہ ہی جان وہ [illegible]
تہا لی ہی والدلکی اسد کی سیکر ہم تماسی ہی
جسکے ہیں جیال آنسا اودو شیدا ہی

ظفر نہیں ہے ابری بری بنی جنگ کو دی ... دیکھیں

جو تا بنا بانکی ... سے کہیل ... ہے سر پہ بہت [illegible]

[illegible]

زیادہ حسن سے حیرت زدا جو کچھ ہی اُدھر ہے
تو کیونکہ دیدۂ حیراں میں آئینہ نہیں

ہماری آنکھوں سے برسیں جو اشک خون مردم
تو سرخ پھر بھی سی کیوں ان میں نہ نہیں

ہم اس کو یار بناتے ہیں سو طرح اپنا
نہیں نصیب سے یا ایدل حزیں نہیں

اٹھے جو مردمک چشم اپنا عکس اٹھا کر
رخ صفا پہ تیری خال عنبریں نہیں

نہیں جو ابر سیہ آسماں پہ دود فغاں
تو کیونکہ برق جہاں آہ آتشیں نہیں

خیال زلف میں روتا ہوں میں جو ہر شب
کہ تار اشک کہیں تا آستیں نہیں

خدا گواہ ہے کہ ظفر وہاں بنی ہی اپنی
بلا سے بنتی ہماری یہاں نہیں نہ سہی

155

گل میں بار کی ہر گز نہ ای ظفر بو بھی

جہاں میں غیر بدگوئی و بدخوئی نہیں دیکھی
کہیں ہم نے دلداری دلجوئی نہیں دیکھی

بہت دیکھے سیر اس صورت کے ہم نے ہیں پر اپنی سی
یہاں تصویر صورت پر اسی گوئی نہیں دیکھی

جو بدطینت ہیں وہ محروم ہیں تخم محبت سے
زمیں شور میں کہتی کہیں روئیدگی نہیں دیکھی

کہیں ایسے قد کیسے بنا ہی راستی ہم نے
کہیں تیری اٹھونکی سی خمرو ہی نہیں دیکھی

کہوں کیا وصف میں تیری شمیم زلف کافر کا
کہ ایسی مشک و عنبر میں بھی خوشبوئی نہیں دیکھی

دھجی فتہ کدورت سے تعلم ہیں لسی ... ہی
مرا دل نہ کھو گر وصل کوئی ہو ہی نہیں دیکھی

سخنداں سخن گوئیوں تو دنیا میں ہزاروں ہیں

جو کوئی جائی عشق کی تیری بہ ہر نکلے گا
تو کیا حسرت سی جان عاشق و اگر نکلے گا
نکلے گا وہ انسی تیز خون کو ہی
جہاں سی گوہ ہی ای عشق تجھی نیز نکلے گا
دو دلیں ارزو ہی عاشق سر با نکلے گا تیری
الرا نکلے گی قاتل وہ شمشیر نکلے گا
[illegible]
ہماری عشق کی ... نکلے گا
[illegible]
نکلے گا

ہوی نالہ سی میری چرخ نیلی کی ہی چہاتا
ہی تو ایک ہوا سی بحر خضر بین تلاطم سا
دل بسمل بھی ہی دیکھا یہہ موج خون ہر کو
کہ اوس قاتل کی شمشیر آبدار خنجر بین تلاطم ہی
پھنسا جاتا ہون جو خون عشق کا بحر
کہ اس دریا کا ہم طوفان بطوفان بین تلاطم سا
وہ طوفان ہی مرا باران اشک نفرت دم گریہ
بہا دیتا ظفر دریا کا دم بہر بین تلاطم سا

یہین باتین بنا تا ہی جو ان حقیقت جانیگا
کریگا ذبح جسدم اپنی توصیہ محبت کو
نہ منہہ سی بات ما صبح کی دم تقریر نکلی گی
زبان خنجر بران سی ہی تکبیر نکلی گے

نکلجائیگا سینہ کو فلک کے توڑ کر دم مین
ظفر جب دلسی اپنی آہ مثل تیر نکلی گے

بظاہر کیا ہوا ہمسی اگرچہ خشمگین یون ہے
عدو پر مہربانی اور ہمپر ظلم رانی ہے
نہ جتنک سینہ کا ڈہتی جتنک سیاہی ہے
جہین جاتی کو اوس نکلی جسطرح ناگن
کبہی نایاب ہو جاتا ہی زیر خاک بہی عاشق
نہین غم کچہہ بہی بھلا ہمکو غمگین ہونیکا
ولی آزردہ دلسی نہین ہمکو یقین یون ہے
ستمگر ہی یہہ کیا شیوہ کہین یون ہی کہین یون ہے
کوئی ہو سکتا روشن نام مانند نگین یون ہے
عرق آلودہ رخ پر اوسکی زلف عنبرین یون ہے
نسمجہو زلزلہ اسکو یہہ ہلجاتی زمین یون ہے
کہ ہم ناخوش رہین اوسکی خوشی ایسی نہین یون ہے

ظفر ابر سیہ مین جسطرح ہی کوندتی بجلی
عیان تلوونسی اوسکی تاب روی آتشین یون ہے

وفور اشک سے جو دیدۂ تر مین تلاطم ہی
ڈری ہی یکہ کر دل اوسکی موج جبین پیشانی
ہوا ہی موج زن کیا خندۂ دندان نما اسکو
یہ وہ دریا مین ہی نی وہ سمندر مین تلاطم ہی
کہ آب دریا کی حسن یاد پیکر مین تلاطم ہی
تماشا ہی کہ گویا آب گوہر مین تلاطم ہی

زمین بار انسی بار و کت افلاک کہیں سے
ہماری جوش گریہ سی جو یی فلک کہیں ہی
کیا ہی ذبح کیسکو سطح جو زمین تر ہی
لہو سی ہو گئی ای قاتل سفاک کہیں سے
نکہون کیا وقت جوش گریہ اپنا حال دل او
کہ سب کاغذ کی فرد پارہ نمناک کہیں سے

بن بازار ہو انہیں نہیں ای مرسینہ
بہیک کی بکہری نہیں ای بیاباں جیسی ہی
کوئی ہو جہیں یاد ہو سوا جس بار بار ہے
اہو بہی جاتے جا رہا جاسو قرار کیسی ہے
بار بہجہا بہجہی سی بہلکا اپنی اس سینہ
بن جو بہ عوض ہی اور بہری نہ بچہہ عبیلی ہے
ظفر کیا اس بھینکسا آج بہجا مین ہا کیلی ہے
دو کی کا ہی کا وہ جہد او سیکسا کی دی باکیلی ہے

جلبہ ہی احدی اپنی لعب کی ہکو ہی بلا ہے
سہ ہی بامی فضا ہی با اجی سی کشتا ہوا ہی اجی
برار شبہ و جوان ردبہ و سیم کی ہم ہاں
بہیمنب جبلی کہ ہی جو جنب بہین بہری ہی الوہی
جبال احبہ بمن اب جا ہی مین ابنی ابر برب
اسب بہین بی کا جاب پا ہی وہ کیا اجی

کیا غم ہے اری چمن چمن کی کل ہے
پیہ دل اسی کی کلہ ہے میرا قصہ ہے

وہ ہم ترا دل تو چمن ہن جو دل ابطر ہے
اوسکو بسنبہ بہار سے سبلی ہی ار سنبہ پہ ہی بیمار دل
اور وہ بہار کیا ان ہی اور اسکی نگہ او سکی سر ہی
اخر اس بلا سی ہی نیند چھوٹی سکا وہ
جو دل کہ کند لعل لب کا بجری اسیر ہی

جیسی کا ینغنہ نرا انپا غنچہ سی ابھار
کیا ہوا گر وہ بہی کیا اج ہے
اسکو کا ہی نقش او سکی مسرت نہ رہی
وہ شعلہ خو تو انپا دیا ست سمجہا ہی وہان
ہمنا مردہ دل اپنا بہی سینہ بہا سمبر ہے

اڑا دی جو ہماری خاکساری اوسکو چہ سے
لگی ہم خاکساروں سی یہہ ہونی اے صبا اچھی

خجالت کس ہی یہہ ہی دیکھیگو ماہتاب ای
خدائی وہ نہا ہی شکل تیری مہ لقا اچھی

لری کیا کی میان ہونی کہ انپا سارا گہر ہونیکا
ہمین تقدیر سی کو ہی مہر نے کہمیا اچھی

ظفر کو شربت دیدار سی تو اپنی تسکین دی
مریض غم ہی وہ اوسکی لئی یہہ ہی دوا اچھی

ہم جو لگی دروازہ پر زنجیر سی کہٹ کہٹ کرنی
پہر تو وہ اس کہنکی سی کچھہ گہر مین لگی سب کرنی

کیا جانے کس سی سیکہا ہی ایسی مکر و فریب
نقد دل و جان لیکی ہمارا آنکہی تلٹ کرنی

عشق نے تیرے ہمکو ظالم دی ہی کیسی چاٹ انکا
خونجگر کو اپنی لگی ہم یون جو مرسی چٹ کرنی

بنگئی دیکہو کیسی ہیلی ہو کر اتبر طفل تنک
جون جون روئی کا ہمنے انکو ادر لگی یہہ ہٹ کرنی

کون ہنگا ہیچ بتاؤ کسکا تمکو کہٹکا ہی
شام ہی سی دروازی کی جو بند لگی ہم پٹ کرنی

غیر سی ہنستی بولتی ہو تم کہو لگی یہہ بی شرم و حجاب
کیا باعث جو دیکھکی ہمکو آپ لگی کہونگٹ کرنی

اپنی دل دیوانہ کی ہم آگئی ایسی قابو مین
جو کہا اوسنی ہمکو ظفر وہ آگے جہٹ پٹ کرنی

میرا وہ پیر ہی کہ جو پیر دلکا پیر ہی
رضوان کو خاک اوسکی قدم کی عبیر ہے

حسن ہن سبب نظر کی ہین ہم
اتنا نظر نہین کوئی ترا نظیر سا
اچھا ہی ملی عدد کی خدا سے در
طوطی کو کر تا زاغ سی کون ہمصفیر سا
گر آپ نجوم کا ہین مجکو درظفر
وہ پیر فخر دین سا مراد دستگیر ہے

ہر پرزہ کی نامہ نامہ کی تحریر پر بہلی
بہلی تو نامہ بر کی وہ تقریر پر بہلی

مطلع ثانی

راز او کا دل کا عاشق دلگیر پر کہلا
بات عشق وہ اگر کسی تقریر پر کہلا

جو بند نہا نوشتہ کا مضمون سو کہل گیا
خط ای وہ ہانسی ہی کی تقدیر پر کہلا

ہم ہیں تو ہمارا دوستی دین ہیں تو ایک نئی
کہ بطاقت بھی ہم ہیں اور طاقت بھی ہمیں ہیں
ہمیں جبر اصلاح و عبرت ان تو اور بہ کہو
ظفر تو بھی ہمیں ہیں ہی مزارت بھی ہمیں ہیں

ہماری نالہ سی کیا ہر مکان ہلتا ہی
زمین کا ہی ہی آسمان ہلتا ہی

۱۵۸

تفسیر میری مصحف رخسار کی ہی خط
جام زمرد میں سے ہی لالہ گون کا عکس
کھولی جو تونی زلف کہلی دل بندھی ہاے
اوس جبین کو دیدۂ انجم ہی دیکھکر
دروازہ اوس کی گھر کا بجز بر کہلی صبح
جیسے ہی چین اوس ابروی پرخم پہ چشم ما
نامہ نہ کھل پڑا ہو کہ مرغان نامہ بر
ڈرتا ہوں آہ و نالہ سے ایسا نہو کہیں
گر خود لکھے میری مصور بنائی رنگ
جلد آ کہ فیج کر کہ ہیں چشم انتظار

معنی ہیں اوسکے صاحب تفسیر پر کہلی
رنگ حنا سا بہت قدح گیر پر کہلی
کھلتے نہ یہ تو بستہ زنجیر پر کہلی
جس سے رہی نہ رنگینی فلک پیر پر کہلی
کہدو کہ میری نالۂ شبگیر پر کہلی
جوہر کہیں ہی اپنی شمشیر پر کہلی
جاتی ہوا میں ہیں روش تیر پر کہلی
میری محبت اوس بت بی پیر پر کہلی
کیا خوب اوسکی چہرۂ تصویر پر کہلی
تیرونکی زخم سینۂ نخچیر پر کہلی

روشن لوسی کہیں کی حجت ہیں ظفر
سب پیر دعا ہیں مری ہیر پر کہلی

ہمیں ہیں رنج بھی ہی اور راحت بھی ہمیں ہیں
اپنی ہی سی ہمکو دوستی دشمنی ہمکو
کہیں ہشیار ہم عاقل کہیں ہیں مست لایعقل

جنسم بھی ہمیں ہیں اور جنت بھی ہمیں ہیں
محبت بھی ہمیں ہیں عداوت بھی ہمیں ہیں
کہ ہشیار بھی ہم ہیں اور غفلت بھی ہمیں ہیں

جو نالہ بلبل کے چمن میں کیا
جہان میں ہمارا ہی ایسا ہے زمین ہلتا ہی
مرا وجود ہی کہ ہلتا ہی
تنزل میں نہیں ہی اظہار وہ کئی کیسی ہلتا ہی
کہیں ظفر یاد ولا دوم ہم ایسی دل ہلتا ہی

سینہ پر ان جو چمن کیا کیا مصیبتین
پہر ان پہ صدمہ یہ تہا کہ بازاری پہر رہی
کہا جاکے راہ دین پہ وہ بیدین کی طبع پہ پہل ہونے
دنیا مین نام ان [illegible] کی [illegible]

قطعہ

سید امین شاہ کی [illegible] انقلاب [illegible] امین [illegible]
[illegible] آگ کی ہا [illegible] اوس کی اجل [illegible] جلد
اور بیچ [illegible] سر [illegible] [illegible]
خالی [illegible] مصیبت [illegible]

حال مضطر کا تری کیا جانی کیا تھا زیر خاک
یہہ نہیں معلوم اوبھا کون بگڑی کس سے رات
پہر گیا منہہ اپنا کالا کیون ہو ہمین ہم سے
اوسنے سر کاٹا کہ چھوڑا یہہ خدا جانی مگر
شمع تہی یا ماہ تہا یا تو بس جلکر رات
کیون ہو آہل پیرانت کشتہ تیغ اجل
دل ہوا خون یا جگر تیہ نہین ہمکو خبر

پر لرزتی اوسکی مدفن کی زمین دیکھی تو تہی
ہمنے برہم تیری الف عنبرین دیکھی تو تہی
تو نے غافل روسیاہی نگین دیکھی تو تہی
گردن عاشق پہ شمشیر کین دیکھی تو تہی
روشنی سے ہمنے ای غرفہ نشین دیکھی تو تہی
اوسنے ای قاتل تیری پہ صفا جبین دیکھی تو تہی
لیک یہ خون چشم تر پر آستین دیکھی تو تہی

کہدیا ہوتا ستمگر نے ظفر کی دلکا حال
بیقراری اوسکی تونے ہمنشین دیکھی تو تہی

159

جسوقت ذکر سید مظلوم چل پڑی
خنجر تلے تہی کٹ رہی سجدہ شاہ دین
صغری جو دیکھی باپ کے شکل انہی چچا
کہتی تھی تسہ کہ مینے کیا ظالمو نکا کیا
زخمی جو ہو کی شاہ گرے ذو الجناح سے
کہتی تہی تسہ کہ مرنیکی عباس کی خبر

کیون مجرئی یہ چشم سے انسو نکل پڑی
کیا دخل تجہہ جو عطا حق مین خلل پڑے
کسطرح سوتی سوتی یہ شبکو اوچہل پڑے
جو بیچ ہمہ بجا نکی بیہہ بد عمل پڑی
ایک تہلکہ یہ کیون شہر و دشت و جبل پڑی
ایسا نہو کہ سنکے سکینہ دہل پڑی

ظفر

[illegible] جانی کی جانی ہی
[illegible] کی اوس [illegible] طلعت [illegible]
[illegible] دیکھو آرسی کیا [illegible] جمکائی جانی ہی
[illegible] بلا سی پا [illegible] کوئی مرجانی ہی
[illegible] تخوخ [illegible] پروانی جانی ہی
[illegible] بہر [illegible] فلک کی [illegible] جانی ہی
[illegible] چشم سی کر [illegible] افسردہ
[illegible] ہوا جاتا ہی [illegible]
[illegible] فائق [illegible]
[illegible] جانی ہی
[illegible] جانی ہی
[illegible] جانی ہی

پاس کسی رمز کے کہا کوئی کیا اوسکی ظفر
جسکا دم دیکھکی قاتل نہ برابر ہو نکلی

لب پانخوردہ ہین کیا تیری حلاوت سے بھری
لب ملت جام ہین عناب کے شربت سے بھری

کیا وہ اوس رین ساغر می عشرت سے بھری
کاسہ عمر کو جو لاکہہ مصیبت سے بھری

کوئی سا جاہی تیری گہر مین کوئی ہی غماز
واہ کیا لوگ ہین اگر میری قسمت سے بھری

دیکہنا اون لب دندانکو کہ ہین صانع نے
درج لعلین مین گہر خوب ہی کی بہری صنعت سے

لوئی برق آگ مین گرمی سے ہر نالہ کی
ابر بانی جو میری گریہ کی شدت سے بھر

گر بجو شی جو تیری غیر سے بکہی ہر دم
تو دم سرد یکیونکر کوئی حسرت سے بھری

نامہ بریار تلک بوہچا اونکا معلوم
ہمنی لکہہ لکہہ کی جو دفتر ہین تعجب سے بہری

ترک لفت نکرون کیونکہ تیری ای ہمپہر
ہیمروتسی کوئی کیونکہ مروت سے بھری

جانی اوسکو ظفر صاف درون پاک ضمیر
دل جو خالی کری کینہ سے محبت سے بھر

سرمہ دی چشم مین گر صید فگن تو نکلی
ہدف تیر نگہ ہو نیکو آہو نکلی

مطلع ثانی

مجھسے کیا کام اری دلبر گلرو نکلی
جبکہ مجھین نہ محبت کے ذرا بو نکلی

درسے ہی غمزہ قاتل کی مجھ چشم مین
بو بیان کا تو اگر بوند نہ لہو سے نکلے

مار تیشہ کو یہ بہر کوہکن اپنی سر پر
عشقمین کام جو نہ قوت بازو نکلی

۱۶۰

قطعہ

ظفر رہیگا نہ [illegible] تو من جو

اس جفا کا کیا ہو کوئی گلا [illegible] سی کری

نہی چسپی [illegible] کی [illegible] سی [illegible] نسی کری

وہ [illegible] جاہ [illegible] تمہاری [illegible] نسی کری

[illegible]

شہادت سہل کسکو خنجر قاتل سی ملتی ہے
یہہ دولت جسکو ملتی ہے بڑی مشکل سی ملتی ہے

مشابہ ماہ نو سی ہی اگر وہ ابروی پرخم
تو عارض کی شباہت بہی مہ کامل سی ملتی ہے

چمنمین توڑکر غنچہ ملی تو کیونکر ملو نہ سی
کہ شکل اسکی تنگ گل اوسکی ہمارے دل سی ملتی ہے

کہین ایسا نہو کہل جائی لکار از محفلمین
ہماری آنکہہ پہر اوس شوخ محفل سی ملتی ہے

گلی ملتا ہی کیا خنجر ترا شمشیر ہی تیری
ستمگر ہاتہہ پہیلاکر تیری بسمل سی ملتی ہی

شبیہہ قیس فرہاد اوسکو دکہلاکر کوئی پوچہی
کہ صورت دیکہہ تو کسکی تیری مائل سی ملتی ہے

ظفر اسوقت مین پہاہی گی دنیا دور دانا سی
جو ملتی ہو تو خوش ہو کر کسی جاہل سی ملتی ہی

دو عالم کو ہم ہی پرستی مین بہولے
نگر ایک ساغر نہ مستی مین بہولے

ہیولی کی مانند پہرتی رہی ہم
خیال بلندی نہ پستی مین بہولے

جو ہو عشق رہبر تو پہر کوئی رستہ
نہ جنگل مین بہولی نہ بستی مین بہولے

اوسی بتکدہ کعبہ ہی کفر ایمان
خدا کو نہ جو بت پرستی مین بہولے

وہ مفلس نہین اوسکو سمجہو تونگر
نہ اوسان جو تنگدستی مین بہولے

نہین یاد کیا جانی کیا تہا عدم مین
کہ بالکل وہ ہم آکی ہستی مین بہولے

پہری میکدہ سی چلی خانقہ کو

[illegible]

161

جان کیا کوئی سوال [illegible] بہا [illegible] کری

جاودم [illegible] تمہاری ہاتہہ جای [illegible]

مجکو شرمندہ نہ تا حشر [illegible] کری

[illegible] رولائی [illegible] ای ہمدم

گر ظفر اپنا بیان [illegible] ماجرا [illegible] کری

مطلع ثانی

[illegible]

اس غزل اسی سی ظفر اوہہ کہی بسا

اور جو ہی باقی وہ مین مہما نسی

ہر چند کہ ظاہر مین ہین انجانسی بنہی

جو دلمین تمہاری ہی وہ ہم جان سی بنہی

آج یہانی پہ کیا کوئی سود گمراہ

پابرہنہ ہی جہان مجنون تیر اور دشت مین

خس جای فاری اور خار جای کاہ

کو غم ہجران ہی ایسا پر پل میدان عشق

روز ہی تلخی غم اور روز ہی جی بہرا

عشقباز سی باز آئین گی نہیں عشقباز

جو کرینگی جمع یہان غافل نہیں جائینگی پہوٹ

پل بہر تو دیکہا بہر اسکی بیلی جائینگی

دیکہی کسدن یہہ ان کو گہیلی جائینگی

جب تلک ہی جان اپنی جان پہ کہیلی جائینگی

ان بکار احسرت ساتہہ لی جائینگی

ای ظفر ہم سے نہ جائیگی جہیلے عشق کی

جان ہی کی ساتہہ اپنی یہہ جہیلے جائیگی

ان بتو نکی دوستی ایما نکا نقصان ہے

تیر اوسکا دلمین تو ناہی مجہی شرمندگی

بہت ہے اور جاتی ہین بگڑی دل کی سو عشق

آہ مین وہ جنس ناقص ہون سر بازار عشق

ہاتہہ آتا ہی نہا کیا تیری بجز تن جان

اور اسی دل لگانا جانکا نقصان ہے

ہو گیا گہر مین بڑی مہمانکا نقصان ہے

ہو تا اس آتش سے آتشدانکا نقصان ہے

ہو تا دو کانمین مرا دو کانکا نقصان ہے

تو جو کرتا ہے اور دانا نکا نقصان ہے

ای ظفر بہائی کا گر بہائی نہین دشمن تو بہر

چاہتا ان کیون بہا نکا نقصان ہے

کیا کیا ہمین دکہتی ہین دیبا نسی بنہی

کہتی ہین برا سب ہمین محفلمین تمہاری

ہم تو بچہتی ہین اتنک جو دانا نسی بنہی

کچہہ کہتی نہین سنتی ہو تم کانسی بنہی

کہ یہ خلاف ہوا اوس سی کہ ایک جہان ہی [illegible]

[illegible]

شہر راہ جو میرا جگر تیغ جہاز ہی
سیر دریا تجھی منظور ہی گر ای مکش
جہاڑ ہی دامن سی مرنجاک و لیکن افسوس
بہو لسی تیری بہر مین منہ سی غم تیری صبا
نیچی جہر جاد یکی سہاری ابہی اوسکی گہد
محل ہنسی تجہسر چمن مین اگر ابر شاک چمن

ناب کیا برق میری ہی چقمق جہاز
کہہ سی ملاح سی با جلد وہ دوق جہاز
گرد گین دامن دلینی وہ مطلق جہاز
بہر چمن مین گل و سوسن زنبق جہاز
بات تجہہر نہ بنا کر گوئی احمق جہاز
خوب اوسکو تیری رخسار کی دلق جہاز

ہی کہان عشق مین مجنونکو ظفر یہ تبہ
جو نیان تیری ہوا ای مرشد برحق جہاز

دہری سی گی جو اوس لعل لب ہا یون ہے
ہماری آہ کی ناگن اوڑکی کاٹتا ہی
تمہاری ابرو ہی بر خم کا خم معاذ اللہ
اشارہ ہی گہ بلین گی ہم اوراد بچون
نہ اوس نی کہ جفا تو ہمسی ترک
تمہاری ابرہی قہر کا نگی آہ وا فرباں

کہین ہی آتش یاقوت بر بیوان کہون
تمام ہو گیا نیلا بہہ آہ وہان یونہی
خمیدہ دیکھی نہین تیغ اصفہان یون
لگا ہی آپ کو ہی ہو بود بان یون
ارادہ اب تو وہان دون سی پریشان یون
کہ یون تیری ہی سیدہ نہ خم کمان یون

کسی وعدہ خلافی ظفر نی کب کی ہی

163

برای ظفر من انوری [illegible]

[illegible]

بجو کہ خون کی گرمی سی تلکا داغ برنگ
وہ کیو گئی ہن کہ آتش ہم چراغ [illegible]
مری طرح جو آتش نفس ہو تو بلبل
تو ایک نالہ سی تیری تمام باغ جلے

بلا سی جہان جلی دل جلی دماغ جلے
نہین ہی سوز محبت مین [illegible]
دو خوب بزم مین پروانہ با فراغ جلے
او ہماوی پردہ فانوس کو جو دای شمع
شرف شان ہو تو دامان کو وہ داغ جلے
اگر و زرا تری وحشت [illegible]
تو آفتاب [illegible]

جز دو ہی ظفر کہ رشک کو نہی
ہم ہین تر تیری لب سینین پائی
بجو جنت انگشت کو سی پائی
کبھی ہم اپنا حال بتائی
نام کو ہی نہین نجین پایا
جیسا وہ نخل لب ہی ہم ابنی
ہم ہین زکسی کو تمکین پایا
انجمن ساقی ہون انجمن پائی
محو ہین زیر دو سینین پائی
پاونی ابلو نی کا ہون

عاشق برا ہوا جو ترا تجھ دی ہین
بزنا او چمل ابہی تری ایک گرد ہین ای
ای سار بان جو ناز مجنو ہین
تاثیر کا بیکو وہ نری اس جلی ہین

١٦٤

ظفر ہی رشک سعید و نپہ بد خصالو نکو
ہما کو دیکھہ کی کیونکر نہ دلمین زاغ جلی

عزیز و اوس ستمگر سی محبت کے تو ہمنی
جو مشق تیشہ رانی کی تو کیا کی کوہکن تجہ
نگر تی یاد قامت تو اوٹھتی ہمہ فتنہ ہین
ہوسب بادہ کش محفلمین تب ساقی کی منت
کہاد والم نی کنج تنہائی ہین یہ مجھسی
کیا اوس بیوفا کیا دل ابنا دیکی آپ اوسکو
اوٹھایا سر کو سجدی سی محراب و ابرو مین

تمہین کیا جانتی اپنی عداوت کی تو ہمنی
ہمیشہ سینہ کاوی کے شفقت تو ہمنی
یہہ برپا اپنی ہمہ بر ایک قیامت کے تو ہمنی
فقط خو تجکہ ہی برقناعت کے تو ہمنی کی
کہ چہوڑا سب نی تجکو ایک رفاقت کی تو ہمنی کی
گوارا جا نبر اپنی مصیبت کی تو ہمنی کی
جو عابد ہین تو ہم ہین اور عبادت کی تو ہمنی کی

ظفر وہ شعلہ خو کیونکر نہ ہمپر آگ بہجادی
رہ بردستی لیا بوسہ شرارت کی تو ہمنی کے

یون تو ہین ہم بہت حسین پاتے
دل تو درد اپنا ہم سلی ہین
زلف مشکین سی ہم ترغی ہی
دیکھتی تجکو ہم جو گریہ سی

کوہی تجہ سا نگار ہین پاتے
ہم ہین ہمدرد و ہمنشین پاتے
ہین مشک تار و چین پاتے
فرصت انسوخ مہ جبین پاتے

وا عطار منو عشق سی رف ہین کر وہ
او ہی با ہوا مس آس بال ہین ہم
ہم حسین زبان لال ہی سی ہون زبان
لطف زبان رہ بادہ لبی ہی ہین زبان
عشق و خوبی نبی ای ظفر
جیسی کیا ب رہ وہ ہید ی کی پ
صد لہیتی کی بات سو نہید کی ا

بلا ہین تیری زلف کا کل کس کی بہی
خدا ہی دل بیری زلف کا کل کس کی بنی
صاف ناسبی بلبل کس کی ہنسی
جو بجا ہی نار کس کی نہید ی
عالا نبسی کی ارادہ ہین جن سی ہین
کی یاد ہین بی ہین بیبل ہی

جو بات ہی ہی بری فرد و نامت کہو اسکو سطحی
ابہرو قد ہین وہ دنیا مین کہو اسکو سطحی من
یہی جا ہی ... [illegible] مصیبت ہمیں سطحی
[illegible] ... کہو اسکو سطحی جال
[illegible] ... کہو اسکو سطحی
[illegible] ... عادت کہو اسکو سطحی

کیا سبکو ساقی نی پابند الفت	لگا کر خط ساغر مل کی پہندی
نظر آئی اوس زلف کی قید یونکو	چمن مین خم و پیچ سنبل کی پہندی
کبھی ہو لکہی ہی نہین یاد کرنا	پڑی ہم ہین کس پر تغافل کی پہندی
ذرا پیچ کی جا ماکہ حرص و ہوا کی	لگی رستہ پر ہین توکل کی پہندی
اگر باندہین مرغان پرستہ ہمت	تو لین کہول اسمین مل جلکی پہندی

ظفر گردن دلسی اون گیسوونکی
کہلین گے یہہ ایک تامل کی پہندے

رک گیا آئی جو سینہ کی دم ہیچمین ہے	زندگانیکا کوئی اور قدم ہیچمین ہے
ہائے کے رستہ پہ دل جاتی کیون کی سیدہ	راہ سیدہی کہین ہی نہین خم پیچمین ہے
تجکو بی پردہ جو ہم دیکہین تو کیونکر دیکہین	چلمن ای غرفہ نشین ہای ستم ہیچمین ہے
خط مرا لیتی ہی قاصد سی ہوا تو برہم	ابہی دیکہا ہی نہین وہ جو رقم ہیچمین ہے
دلکا ٹہرای ہی جب زلف سی اپنی سودا	دام الفت نہ کو ہلی وہ صنم ہیچمین ہے
ای پری آئینہ منہہ پر سی ہٹا تو اپنی	کہ نہین سد سکندر سی یہہ کم ہیچمین ہے

ہی اگر سچ ہی تو مین جاتا ہون چہوڑ دے بات
ظفر آجاتی جہان آدکی قسم ہیچمین ہے

یارو نہ آیا او سکی عادت کہو اسکو سطحی
کیا کیا جفا مین [illegible] کہو اسکو سطحی
شمشیر ابرو [illegible] ہمین نہار
[illegible] کہو اسکو سطحی
مرا دنیا ہے [illegible] ہو ان مین
انشمع ہون [illegible]

165

لیکن نہ سوز دل کی شکایت کہو اسکو سطحی
کیا ٹہری کہ تجکو وہ سفاک ای ظفر
کرتا ہی قتل غیر کی غیرت کہو اسکو سطحی

کوئی نکلتی یہہ دل بلبل کی ہوس ہی
اسمین خلیدہ خار رگ گل کی ہوس ہی
خالی نہین خلش سی محبت [illegible]
برہ کی نوک دلمین [illegible]
بار و کہٹکتی جا [illegible]
لمد خار خواہش [illegible]
نشاط کیون [illegible]
نواد تجکو نہ [illegible]
کیونکر کوئی [illegible]
مژگان [illegible]

چھپتی ہی ایسی دلمین جو سنا تیری بہیر | گو یا صدا یہہ خندہ قلقل کی پہانس ہے

جلدی نکر کہ دلسی نکلتی نہیں ظفر
سوزن سی یہہ تو دست نا اہل کی پہانس ہے

دانتوں سی ہاتہہ ریخ مین ہیہات کاٹ کے
کیوں اہل بزم کاٹتی ہین شمع کی زبان
کہتا ہوں انکو زلف کے ناگن سی کر حذر
قاصد کو ہی بہانہ میری آنسوؤں کا جوش
یہہ خوب بیکسی ہے کہ ہم اوسکی سامنی
کرتی ہین قطع راہ فنا کیا فریکی ساتہہ

کرتی ہین صبح ہجر کی ہم رات کاٹ کے
بات اوسکی کیسکی نہین بات کاٹ کے
جاتی پلٹ ہی بکہیہ بہہ دہات کاٹ کے
کہتا ہی وہ کہ جاؤ نکا ہر بات کاٹ کے
رکہدین سرا پنا وقت ملاقات کاٹ کے
دن زندگی کی اہل خرابات کاٹ کے

خط غلامی اونکو ظفر ہمنی لکہدیا
اب کیا کرین کہ لیگئی وہ ہات کاٹ کے

باعث بیخبری ہم کہی ہستوں مین گنی
ڈہنگ وہ خانہ خرابی کی رہی عالم مین
کشور دل کو مری دست ستم سی اپنی
ضرب نالہ سی میری ہیر پندار کو چرخ

وای صوفی کو جہان بادہ پرستوں مین گنی
ہمنی گہر سیکڑوں ویران تیری ستوں مین گنی
کہو او جو رونا ہی مین سمجہتی وہ لستوں مین گنی
نہ درستوں مین گنی بلکہ شکستوں مین گنی

١٦٢

دیکھا اوس رشک گلستاں کو ہماری گرسن
گل بہ گل او بہ جو گلہای ارم کہا نہ گئی

ایسی غوت مین ہمی گہر بکر ایسی بیزار
بان بہی ہاتھہ سی تم میری صنم کہا نہ گئی

جوش گریہ سی تیری کب چڑہا ایک دریا
نہ فلک غوطہ کہا ئی بدنم کہا نہ گئی

لیکئے حضرت ناصح یہانسی تشریف
جبتلک خوب بسا باک بکی دم کہا نہ گئی

ای ظفر عشق کی لذت سی گئی وہ ناکام
اوس بکا نذار کی جو تیر ستم کہا نہ گئی

ایصنم دیکھی جو تیری خود نمائی آنکھہ سے
گر گیا سارا تماشائی جدائی آنکھہ سی

روز یہہ گردون گردان لاتی ہی جنگ ہی
اسکو کیا گردش کہین تونی سکہائی آنکھہ سے

صاف باطن جو ہین دلمین اور منہہ پہ اور
ہی عیان آئینہ سان دلکی صفائی آنکھہ سے

اہل بی غفلت جانتی ہین اپنی سینہ ہی بحکو بلا
دیکھتی ہین رہم تیری رہائی آنکھہ سے

ہمنی رو رو کر بہائی اشک گلگون اہی نگار
دیکھہ بانجی تیری دست حنائی آنکھہ سی

انکھہ نی تیری چرائی قبل سی میری نظر
جان مینی لو نہین تیری چرائی آنکھہ سے

چشم نرگس کی کیا ہے چشم تیری جو ہے
اوسکو تو کچہہ بہی نہین بنیاد کہائی آنکھہ سے

جو حقیقت کا نسی سنتی تہی روز حشر کی
وہ دکہا تا ہی ترا روز جدائی آنکھہ سی

دل بہا ہی یار بہجی اوس بت عیار کی

دل اپنا بھی سطر زلف کی معنی مین نہ اودہ لگا
اپنی مضمون خط رخسار کا مکمل بھی سمجھا ہے
گیا گذر لبنی الشمع تو سرکش ہوئی لیکن
درازہ تو بہی تجہسی سر محفل سمجھا ہے
اپنی ناداں مین جو کرکی دعوی عقل کا اپنی
سرا سر بیوقوفی آپ کو عاقل سمجھا ہے
غلط فہمی سی جو دیا کو سمجھی اپنی ظفر اپنا
وہ بیہودہ سمجھی ہی اور وہ لا طائل سمجھا ہے

اب تو دیتی ہین دل او نہین اپنا
او ستمگر یہ ہونگی وہ عاشق

ہونگی جو رنج و غم سمجھہ لین گے
جو ستم کو کرم سمجھہ لین گے

دلمین سمجھی ہین کیا عدو اپنی
ای ظفر اونسی ہم سمجھہ لین گی

زلف کا پیچ جو دہ کان ملا جب ماری
جوڑ اوہ غیر سی نہ مہو ئین ملا سی او
جا کی چوری سی او سی شب جو جگا یا ہمنی
دیکہی اوس جلوۂ قامت کو جو کوئی ہائی
سنی وہ کسی ہمدم سی کہ دم کب نکلا
قتل عشاق کا جب قصد کرین وہ آنکہین

ہون گرفتار بلا سیکڑون شاماری
کی چہپائی یہ کوئی صاحب غیرت ماری
کہ کہین جیتی نہ وہ باعث دہشت ماری
در و دیوار سی سر تا بقیامت ماری
جسکی جسکی مجہی لیا غم فرقت ماری
پہلی تیغ ابروی پرخم کی اشارت ماری

ای ظفر عشقکے ہاتہونسی بہت خاک بسر
ماری ماری پہرین دنیا مین مصیبت ماری

نہین کچھ سہل راز عشق کا اے دل سمجھنا ہے
مجہی سمجہا رہا ہی کیا جو سمجہی دل اسی سمجہا
ملایم کو سمن راہ وفا کی اہل ہمت کو

یہ مشکل بات ہی اسکا بہت مشکل سمجھنا ہے
سمجہایا نہ ناصح میرا یہ حال سمجھنا ہی
بڑی کم ہمتی اسکو کڑی منزل سمجھنا ہے

چہپاؤن کیونکر مین الفت چہپائی سی نہین چہپتی
غم آلودہ میری صورت چہپائی سی نہین چہپتی
چہپا لیتی نگاہیں مین دل پر داغ کو تو ہم
پر اپنی چشم پر حسرت چہپائی سی نہین چہپتی
چہپالی کسی کے پردہ مین جو حسن و جمال اپنا
تو اللہ کی قدرت چہپائی سی نہین چہپتی

چہپی ہی راز دل اور دیکھا و دہان مین چہپائی
او اپنی بات یا قسمت چہپائی سی نہین چہپتی
سب او جاتی ہین وہ کیون یا جل چہپالی اب
تب کا ہو یا پہلی عادت چہپائی سی نہین چہپتی
نہ تا سحر فانوس مین بری لغش جلاون کسی
سمن مین مانا وقت چہپاسی نہین چہپتی
سخن مین دی یا مین بری کیا چہپانا جو چہپتی
آنکہین کی کاوی یا مین اپنی چہپائی سی نہین چہپتی
ظفر الفت کی سر کیفیت چہپائی سی نہین چہپتی

کا اپنی تو نکا جو مرتبہ کا ہی نیستی مین بہ
جنون راز الست سی کا ہی پہلی مستی مین بہ
اسی و سر گرمی وحشت ہمین جنگل سی سرکی یا د
پستی انہیں بیابان سی نہین اکی لنسی مین بہ
ابرو کی ابروی کا ہی اسب جا و دیکہیے نیل کر و باد
جو بلبل مین بہار ہی ا کا ہی ا کی بستی مین بہار ہی

میکدہ میں مکشی کا خوب ہم نے کیا
خاک و دولت ہی یہاں کیا ہو ہوئی پھرتی ہو
ہوگیا ناقوس کا دم بند بتخانہ میں آج

آگی ایک خلقت ہی کیا بدلی پرستی میں ابھی
غافلو غفلت ہی ساری ملک ہستی میں ابھی
ہمی جو ایک آہ شوق بت پرستی میں ابھی

اے ظفر جسکا بنایا ہے خدا نے دل غنی
رہتی ہے اسکی طبیعت تنگدستی میں ابھی

دیر جا میں کبھی گو نامہ بر ہو جائیگے
جانہ مہتابی پہ شبکو پھر سیر ماہتاب
پڑ رہیں گی کشتگان یار کوچہ میں تیر
او بت کافر کی ہی گر جنبش مژگان ہے
وصل کی شب روز ہجر انکا نچھیڑ و ذکر تم

دل کو دل سے راہ ہی اونکو خبر ہو جائیگی
دیکھ چشم راہ کی تجکو نظر ہو جائیگی
کچھ نہیں انکو عنایت یہاں اگر ہو جائیگی
دیکھنا خلق خدا زیر و زبر ہو جائیگی
دیکھو روتی روتی ہی مجکو سحر ہو جائیگی

اے ظفر کچھ فکر ہی انکا کہ یہاں ہو چند روز
زندگانی ہی بہر صورت بسر ہو جائیگی

سچ کہو نہ ڈرو ہی چشم ہوش ربا
بخت اپنی کہاں ایسی ہیں بیدار کہ شبکو
ایمان نذر او سکے نہ دین ہی جاتی کبھی ایدل

ایمان رہی جان اگر جائی بلا سے
ہم آنکھیں ملیں جا ہیں اوسکی کف پا سے
کیا وہ بت ہمیں ملائیگا خدا سے

مشغول با خدا اسکی ظفر انکو دعا ہی
ہیں لوگ دعا گو
ہیں جابجا کو دنیا ہوں انکو ولاسی

۱۶۹

گری پر سنگار وہ جون جیتی جان ہے

انکی اوس غزال حرم کی ہی دیدن ظفر

خوبی کہ جسم خستہ میں کیا ہی جان ہے

گذری ہو گذری پر محبت میں بیخبری

ہاں زانو پر کی وہ منہہ پر کہیری ابگی

جسقدر جا نکتی ہیں تہا عجب سایہ کی طرح

تو جدہر جا نکلا ہم بہی سایہ تیری آنگی

کوئی قاتل کو چلی میں پر بجا لا نکلی

ہم سلامت پہر کی جسم ہی آنگی

وہ تو ہم سے کہہ گئی ہیں ہم سویرے آنگی

170

تیری سمند ناز کو اے شہسوار حسن	دل ہی پر اپنے دیکھتا ہوں ٹاپ مارتے
یوں سینہ غمسے کوٹتے ہیں ہم کہ جسطرح	تبلہ نواز تبلہ پہ ہیں تہاپ مارتے
گیسو تیری وہ مارسیہ ہیں کہ خلق کو	منہہ سے نکالتے جو ذرا ہہاپ مارتے
رنگ سے وہانسے تیری ہو نہہ غنچہ لب	شبخون ہمیشہ دل پہ ہیں چپ چاپ مارتے

کرتا ہی پایمال یوں پہ زد و کوب کیا فلک
انکو تو ہیں انہیں کی ظفر ہاپ مارتی

یاری ہو جس کو خون نہ مرے وہ مرغ غافل زندہ ہے	آپ کو مارا اوسنے تو کیا حرص اید دل زندہ ہے
جنکو طلب ہے حوروں کی وہ مرتی ہیں پر ہے عجب	تیری امید وصل عاشق جو رشمائل زندہ ہے
ہاتھ اونہا ہے جانب حور وجائے سامنے قاتل کی	کوئی نہیں پہر آتا جا کر اوسکے مقابل زندہ ہے
جاؤ گر کیا کہتے ہو یہہ تم تیغ کی کہا بل جیتے	کوئی اوس شمشیر نگہ کا دیکھا گھائل زندہ ہے
باندہی ہے کیا فتراک سے جلد اسکو اور ترپتے	دیکھ ابھی صید فگن یہہ صید بسمل زندہ ہے

خط تو اسکو لکھکر بھیجا پر ہے ظفر یہہ سوچ ہمیں
جا کر قاصد کوئی پہر تا وہانسے مشکل زندہ ہے

کہاتے ہمیشہ غم ہی لہو پیتے جان ہے	کس طرح سے کہاتے پیتے جان ہے
تو آپ میری ساتھ ہو غم میں مبتلا	مینے تیرے براے نہیں جینی جان ہے

ٹوٹی وضو ہی زاہد مسجد میں جب جدھر گیا
کیونکر نماز پڑھی اس بی وضو کی سمجھی

ہو نقش آئینہ پر تصویر جسطرح سی
حیران ہیں ہم بھی یون اس آئینہ رو کی سمجھی

یہہ آرزو ہی ہمکو ہون خاک پا تمہاری
ملتی ہین خاک مین ہم آرزو کی سمجھی

یکبار پیرہن ہین چھوڑ دی دست وحشت
جب پہنچے بہار کر یہہ لیتی کسو کی سمجھی

شاید ظفر کچھہ ہمین لگجای اپنا لگا
بھڑتی لگی ہوئی ہین اب ہم عدو کی سمجھی

مری دل کی حقیقت چشم نم کچھہ اور کہتی ہی
ولیکن آہ سوزان دمبدم کچھہ اور کہتی ہی

عجب احوال ہی میرا کہ جب خط اوسکو لکھتا ہون
تو دل کچھہ اور کہتا ہی قلم کچھہ اور کہتی ہی

اوٹھا دیتا ہی جو پردہ ذرا تو روی زیبا سے
اوہی خلق خدا جسکو صنم کچھہ اور کہتی ہی

اثر اعجاز لب سے راز کیا ہو تیری بالونکا
کہ گوش گلمین باد صبحدم کچھہ اور کہتی ہی

نہین کھلتا مرا حال پریشان زلف سے تیری
کہ وہ کافر تیری سر کی قسم کچھہ اور کہتی ہی

بچیگی جان کیونکر دیکھئی قاتل کی ہاتھون سے
کہ اوسکی آج تیغ ستم کچھہ اور کہتی ہی

بتاتی عشق مین ہی عقل کوئی بات کب ڈھب کے
ظفر جب بوجھتی ہین اس سے ہم کچھہ اور کہتی ہی

اگر وہ بخت اچھی ہی تو تقدیر اچھی ہی
تو ہان تعظیم اچھی ہی یہان توقیر اچھی ہی

١٧١

یا جسکا جو عہد وفا مین ای صنم ابہی رہی
ہر کسی مین خدائی کی غم ابہی رہی
دین کی جگہ جلتی ابہی کیا خوب ہم خوش دار
پتلی کی مانند شبنم چشم نم ابہی رہی
دوری ابہی بستی دلکی انسان کی برہی
ہو کے دروازہ دیر و حرم ابہی رہی
بہری بازار مین ہو و نکی خوب بکتین عوض
دو نو مین ابہی ہمین دو نو مین خم ابہی رہی
ہو گئی ابہی تو دیکہی صاحب دوام دو دم
رہین ابہی وہ جو نکی دام دو دم ابہی رہی
ہم حضور مین تمہاری نرگس بیمار کے
دم رہا جب تک ہمارا غم ابہی رہی
کوچہ میں رو رو فا مین خاک ہو کر ای ظفر
جو رہی اوس بار کی خاک قدم ابہی رہی

کعبہ کی سمت ہمنی کیا منہہ پی نماز
بیگانگی کا دلکی گلہ کیا کہ عشق مین
عاشق کو جو دکہائی نہ دیگی بسر نی کو
کچہہ مجہسی دشمنی تو نہتی پر تیری لئی
ہم روز اور کی جاتی ہین وہان دیکہو عشق سے

برگشتہ بخت اپنی سوی دیر ہو گئی
جب جان ہی یہ اپنی اہی غیر ہو گئی
پایا نہ کچہہ وہ کہنی کہ بس خیر ہو گئی
خلقت عدو ہی جان کی مین بیر ہو گئی
پیدا بشر مین ہی صفت طیر ہو گئی

زنجیر ڈر گئی مری وحشت سی گیا ظفر
جلدی الگ وہ چوم کی جو بیر ہو گئی

جب کوئی بات اور محبت کی چل پڑی
کہتی ہین کل وہ آنیکو آجانیگی مگر
ناگن سی باغ مین کوئی لہرا رہی ہے تہی
جبدنسی مین گیا تیری آنکہو نکی سامنے
دریا مین میری چشم سی گرتی ہے اشک گرم
مین ہون وہ خونگرفتہ میری شکل دیکہکر

آنسو کی بوند چشم سی اپنی نکل پڑی
کل تک بغیر اونکی مجہی کیونکہ کل پڑی
بار لف تیری چہری پہ کہاتی ہی بل پڑی
اوسدن سے میر جانکی پیچہی اجل پڑی
بیٹہی اہی پر آب جو مانی جہل پڑی
تلوار تیری ہاتہہ سی قاتل اوگل پڑی

فرہاد و قیس کا تو ظفر شہرہ ہو چکا
اب اپنی دہوم جانب دشت و جبل پڑی

گرچہ ظاہر مین ہر ایک خاک کی پتلا ہو
[illegible] گردش افلاک سی پیدا ہوئی

مطلع ثانی

[illegible] افلاک سی پیدا ہوئی
اونسی جو ابہر [illegible] افلاک سی پیدا ہوئی
نور ذات صاحب لولاک سی پیدا ہوئی
[illegible] آنسو [illegible]
خون ہو ہو کی دل اور [illegible] پیدا ہوئی
اس [illegible] نمناک سی پیدا ہوئی
[illegible] وقت مستی سی [illegible]
[illegible] سی پیدا ہوئی
[illegible] سی پیدا ہوئی
[illegible] طلعت [illegible] سی پیدا ہوئی

ہو گیا دم مین معطر گلشن عالم ظفر	ایسی خوشبو یار کی تنباکو سی پیدا ہوے

وہ تو آئی قاصد آہی گی کہین نی جائیگی	گھر مین بیٹھی گھوڑی کاغذ کی یو ہین دوڑائیگی
کھینچ لینگی جو کہ دنیا کی طمع سی ہاتھ اپنا	پانو اپنی یہان آرام سی پھیلائینگی
حضرت مجنون جو دیکھین گے مرا جوش جنون	بید مجنون کیطرح سی دشت مین تھرائینگی
تار زلفونکی تیری الجھی ہین ہم سی بیطرح	کیونکہ یہہ سلجھین گے ہم کیونکر انہین سلجھائینگے
خوش ہین گریہ سی ہمارے وہ تو ہان بہتر یہہ ہے	ہم بجا لائینگی انکھونسی جو کچھہ فرمائینگی
جو جو ہمدم بھر رہی ہین میرے ہوا خواہی کا دم	کو یہ دم مین شعلہ جو مجکو ہی بھڑکائینگی
حضرت ناصح سی پوچھو کسکو سمجھائینگی وہ	مجکو سمجھائینگی یا دل کو میری سمجھائینگے
لگتی ہم قدمونسی کیون اونکی اگر ہم جائینگی	وہ چلی جائینگی ہم جون نقش پا رہجائینگے

ای ظفر ناحق عدو کرتی ہین ہمسی سرکشی
کچھہ نہین جانیگا میرا اپنا ہی سر کھائیگا

چمن مین جب ہوے صبح شاخ گل لہکتی ہی	تو بو ہی گل مہکتی ہی ہر ایک بلبل چہکتی ہی

مطلع ثانی

جگر کی آہ میری آگ جو ہو کر بھڑکتی ہی	تو زیر ابر بجلی ڈر کی ماری جا دبکتی ہی

١٧٣

[illegible]

محبت کا تیری مزا ہم ری دلسی
نہ سوز غم نہ تیغ ستم کہا کی چہوٹے
مری دلسی یہہ داغ دریای غم عشق
نہ غم ہو ظفر دمبدم کہا کی چہوٹے

چشم سی دریا بہا جاتا تو ہی
پوچھتی گریہ کا ہو کیا ماجرا
غنیمت ہی وہ آ جاتا تو ہی
کا کہان اگر سمجھا جاتا تو ہی
گہر مین میری گر نہین آتا نہ آ
وہ مری دلمین سما جاتا تو ہی
بات وہ کہتا نہین لب سکن ادہر
چپکی چپکی دیکھتا جاتا تو ہی
نالۂ بلبل ہی کیونکر بی اثر
رنگ روی گل اوڑا جاتا تو ہی

خوب اوس طرۂ مشکین کے بلا مین لیجے		قصد آج اپنا ظفر کچھ ہو بلا سی لوین ہے

ہماری خاک سی لیلی و نہار آلودہ صحرا ہی
نظر آتا ہمیشہ جو غبار آلودہ صحرا ہی

شرر بار ہی سی میری نالۂ سودا کی گرد ہی
یہہ میری آتش سودا شرر آلودہ صحرا ہے

گئی ہین صید آہنی ذبح آج اوس صید افگن نے
کہ یکسر کر رہا خون شکار آلودہ صحرا ہے

تصور سبزۂ مینا کا ساقی ہی عجب صحرا مین
ہرا ہی دیکھتی چشم خمار آلودہ صحرا ہے

صبا جو لیگئی صحرا مین تو اوس زلف کا گل کے
سراسر ہو گیا مشک تتار آلودہ صحرا ہے

کہان ہی لالہ خودرو یہہ ساقی لی مے گلگون
جگر کی خون سی کرتی نو بہار آلودہ صحرا ہے

ظفر ہی سایہ ابر سیہ صحرا مین یا مجنون
دہوین سی دلکی کرتا بار آلودہ صحرا ہی

محبت کے غمسی غم کہا کی چہوٹی
اگر چہوٹی تو زہر ہم کہا کی چہوٹی

مرا نامہ بر وہان جو بگڑا گیا ہے
بلا سی کہین وہ قسم کہا کی چہوٹے

نہ کیون دل اسیر کمند بلا ہو
تیری زلف جب پیچ و خم کہا کی چہوٹے

صبا کل سی ہستی کا لیکا نہ ہرگز
طبانچی تری صبحدم کہا کی چہوٹے

یہہ بکواس ناصح کی کب چہوٹتی ہی
نگر چہوٹی تو میرا دم کہا کی چہوٹی

... قاصد ... ظفر

دام مین ... وہ ... جاتا تو ہی

مہر کردی عشق نے جب داغ فرقت سے تو پھر
محضر دلپر میری کس کی گواہی چاہئے

سر تنک خونسے جنکے خوب گلچینی ہیں ہوتے
جہان ہو وہ اونکی آئینہ بینی پر ہو گا
سناؤن گر فغان اپنی دل نازک کی ہیں اپنے کو
خط پشت لب شیرین میں سے اوجو حلاوت ہے
نگر انکا ایدل دیکھہ لت سے محبت کے
غم فرقت میں جنکی روز ہم پیتے ہیں خون دل

ہر انگشت نگہ پر اپنی نگینی ہیں ہوتے
کہ نرگس اونسے خجلت آرائی خود بینی ہیں ہوتے
کہی ایسے جہد انکا سنہ حسینی نہیں ہوتے
خط یاقوت میں بہی ایسے تحریری نہیں ہوتے
کہ اس سے تحنی زیادہ اور خود بینی ہیں ہوتے
نصیب انکو اونکی ہاتہہ میں مینی ہیں ہوتے

ظفر ایسی نہیں ہی کوئی محفل اس زمانہ میں
جہان کچہہ حرف گیری اور سخن چینی نہیں ہوتے

باران نغیر لطف ہی جنگل کی اوٹہہ گئی
بیٹہا جو غیر شبکو تیری بزم مین تو ہم
اوس رنگ صندلی سے نہیں سر کو سودا
بیٹہی ہو جبہہ بہار غیر اونکی بزم میں
کیا بیٹہی بزم نہی لیکی وہ قاصد سے میرا خط

سبزہ سے وہ جو فرش تہی مخمل کی اوٹہہ گئے
ناچار مثل شمع سحر جلکی اوٹہہ گئے
کیا فایدہ ہی جہانسے صندل کی اوٹہہ گئے
ایسی نظر میں سبکے ہوئی ہلکی اوٹہہ گئے
ہاتہونسے جیب بہار کی دل دلکی اوٹہہ گئے

175

ابتو باز آ تو برائی سی کہ تیری ادا سے
ہاتی ہین کب برا ہم تم کہو ہمکو برا
ساقیا مستی مین ہی کیفیت سیر چمن
وہ بری ہین جو کہ دلمین ہین تیرے منہہ پر بھلے
گل کی بھو مین ہی خار اور گنج کی سر پر ہے بار
تو جو سرگردان ہی اے خستہ عشق مین

ایکعالم سی ہوئی ہم ہی پری پیکر برے
ہم بری ہین ہم بری ہان سبہی ہین اے دلبر بھلے
لگتی ہین انکھون مین گل بی بادہ ساغر برے
بلکہ وہ اچھی جو دلمین بھلی منہہ پر بری
دیکھتی ہین ہم بہلونکی پاس لیکن اکثر برے
دن ہی کچھہ ایسی اگئی ہین اے دل مضطر بری

بخشدی اپنی کرم سی تو تو احسان ہی ظفر
ورنہ ہمسی تو عمل ہوتی ہین سر تا پا برے

صاف تیرا آئینہ گر پیاری ہم ایسی ہوتے
روک لیتی اشک کو ہم سامنے اسکی آنکھون کے
آج ہمین یہہ تس شکوہ کیا جانی لیجانا کہان
پہنسکے پہر دو ایسین نمک ہم بلکہ تو تم حسن ہے
کہتا اگر تو رکہہ ہی تیغ جفا کے سر
ریبا ہی تسبیح مین تیری گرا ماہ زہرہ جبین

اٹہہ پہر اسطرح مکدر دلمین نہ ہم غمسی ہوتے
دیکھتی یا دل کیونکہ مقابل چشم پرنم سی ہوتے
گر نہ ملتی ہم حضرت ال اور لطف پر رحم سی ہوتے
زخم جگر کی میری نہیں یہہ اچھی ہم ہی ہوتے
حکم سی تیری باہر ظالم اپنی یہہ ہم دمسی ہوتے
انجم ہوتی دانہ گوہر شمس و قمر شمسی ہوتی

روئی ہین ... کہ اپنا دکہاتی اگی جو وہ گلشن مین ظفر

تری چشم وہ ہے کہ بیمار جسکے	ہوئی کہو کی تاب و توان اچھی اچھی
ملی خاک میں لف پیر فلک سے	جہاں میں ہزاروں جوان اچھی اچھی

رہیگا برا ایک سمجھا برا بھی
اگرچہ ظفر ہیں وہاں اچھی اچھی

یہہ سوز غم نے کیا خشک خون جگر میں سے	کہ ایک بوند بھی نکلی نہ چشم تر میں سے
بلائیں سیکڑوں لی ہیں مانگ میں دلکے لئی	خدا بچائے اسی راہ پر خطر میں سے
پڑی جو خاک در یار اوس کی آنکھوں میں	تو خیرگی وہیں جاتی رہی نظر میں سے
نہیں جو اوس دل سنگین میں گرمی الفت	الہی آگ کہاں کم ہوئی حجر میں سے
کھلے تو کیونکہ کبھی حال رفتگان عدم	کہ پھر کے آتا نہیں کوئی اس سفر میں سے
سنا جو در پہ ہی مشتاق کوئی جانے خراب	قدم نکالتی باہر نہیں وہ گھر میں سے

یہہ برق ہی کہ ظفر ابر تر کی دامن میں
مرا شرارہ کوئی آہ پر شرر میں سے

نسیم صبح جو سوئے چمن گئی ہوگی	تو بسکہ بو سے وہیں دلہن بھی سنکی ہوگی
تمہاری لف سمن سا جہان کھلی ہوگی	مشام خلق میں بوئی سمن گئی ہوگی
شکست شیشۂ دل کیا کہوں کہ ایک آواز	ترے بھی کان میں اہل شکن گئی ہوگی

نہ آنکھوں میں سمائے گرچہ بحر موج زن ہووے
ظفر ہو کر سخی تشنہ جو حسن پر چین ہووے

بہر اب رولائے ہے دل زمزم میں کسو کی مجھے
بُری ہے یہ ہامنے بات اپنی آبرو کی مجھے

کرو نگاہ جو نسے نگارین ہین و نگار کی پانوں
قسم ہے اس دل خون گشتہ کی لہو کی مجھے

شمیم عنبر سارا سے کیا غرض ہے صبا
کہ بو خوش آتی ہے اس زلف مشکبو کی مجھے

الہی چشم من آنسو نہیں کرو نمین کیا
نماز عشق میں تاکید ہے وضو کی مجھے

اوہہا وں کس لئے تیغ اجل کا میں جان
نگاہ تیز ہے بس تیغ تند خو کی مجھے

ہر ایک موہو بدن پر مری زبان گویا
مجال ہو جو تیری آگے گفتگو کی مجھے

ہو نہ سیر کبھی میں طلب سے ہر ساقی
سبو بہ جام کی اور جام ہر سبو کی مجھے

نہیں ہے جانکی پروا ہر رنگ پروانہ
کہ اب تو لگ گئی لو یار شمع رو کی مجھے

خدا بچائے ظفر دوستی ہے اسد لگی
جو ہو یہ بہت تو حاجت نہیں عدو کی مجھے

وہ کوچہ پر خطر اوہ ہمکین ہے کچھ بہ ایسا ہے
نہیں چل سکتا دل سا نامہ بر بھی کچھ تو ایسا ہے

خدا جانے کہ ہے یہ عشق کیا ایک آگ کا شعلہ
جلا دیتا ہے دل بھی اور جگر بھی کچھ تو ایسا ہے

عدم میں جو گئے جاتے ہیں ان کا حال ہے کیسا
نہیں وہ بھیج سکتے ہیں خبر بھی کچھ تو ایسا ہے

ولطف نہ کرنا بیچ کا سجدہ جو اس میں ہی ہے
تو ہاں وہ رتبہ میں اپنی پہ زمیں ہے کچھ تو ایسا ہے
مجھے روتی ہوئی جو دیکھتا ہے وہ نوبت ستا کے
اگر یہ ہیں میں میری اثر ہے کچھ تو ایسا ہے
ہمیشہ فتح نام ہے کی ہے میدان محبت میں
دلاور عشق کی دولت ظفر ہے کچھ تو ایسا ہے

سمجھا نہ پر کسو کو نادانی سمجھی ہے

۲۷۸

کرتی ہے جس میں اپنا دل اسکا اسی میں ہے
او بھیجنا ہی جال انساں کی اسی میں ہے

ہم ہنسی او نسی تو گل کیا کہلا کہلا کے ہنس پڑے
گہبرا گیا غیر اک کان ملاحت کا مین
دیکہکر مرہم کا نسخہ چارہ گر کی ہاتہہ مین
اشک کے موتی ہوئی جب تیہا کلی کی ہیری ہار
بجہہ ہو کی ہاتہ الفت سے کہ وہ اہی ہمنشین
انجم شب تاب ہون کیا کیا فلک پر شرمگین

چسکیان شبنم نی غنچی بہی بجا ہنس پڑے
تم جو انگشت اپنی دانتو مین دبا کی ہنس پڑے
زخم اوس قاتل کی شمشیر جفا کی ہنس پڑے
بہول جو گیتی مین تہی ان موتیا کی ہنس پڑے
گریہ حسرت پہ اپنی مبتلا کی ہنس پڑے
وہ جو دانتو مین مسی اپنی لگا کی ہنس پڑے

ای ظفر شاید ہو منظور رہا او نکو ملاپ
بزم مین وہ آنکہہ جو مجہسی ملا کی ہنس پڑے

۲۷۹

دن جو گذری غم ہجر امین مجہی یاد رہی
درد و غم رنج و الم یاس و تعب ہہی رفیق
دلکی قیمت مین اگر دیتی ہو بارہ بوسے
غمزہ و عشوہ و ادا جسمکی ناز و انداز
نہ ہی جامہ کی کیا دست جنونسی دس بار
پہلی تہا ایک نسیم پہر ڈہوی ایک کے دو
ہوئی خوار اسقدر سے ظفر خستگی مین دو

وہ برس ہو گئی باعث غم آزار کی جہی
پاس تہی مین تیری عاشق بیمار کی جہی
دیکہی ہو نکی تہی بخیئی رخسار کی جہی
دشمن جان مین یہی تیری دل آزار کی جہی
بلکہ ثابت ہین ہار انکو مین ستار کی جہی
دو کی پہر چار ہوئی ہو گئی اب چار کی جہی
دی جو آری ہی لگا بارہ درم یار کی جہی

بیمار ہون نرگس بیمار کی سب جنگ
ممکن نہین ... بری ہون چارہ گرونکی
مجروح فلک کہ یار کی ...
ابرو زخم انحضرت دل خراب ہو گئے
ہا ہو نی کبہی تیغ ستمگار کی ...
غیر از نمک سودہ مرہم نہ ہو ...
زخم جگر ...

پر قتل سی میری نہ کمر کہو لگی بیٹہی

پتر جائین گہری سیکڑون پانی کی برابر
جسوقت نہانی کو وہ سر کہو لگی بیٹہی

بیٹہی بس نہین ایسا شہی کی جائی یہہ بنا
یہان دیدۂ و گوش اپنی بستر کہو لگی

کون اٹہیگا یہہ شوق ملاقات کسیکا
جو شام سی تم آج ہو در کہو لگی بیٹہی

خورشید ہی کانپ ہی اگر سانی سکی
یہہ سوختہ جان داغ جگر کہو لگی بیٹہی

در بیش سفر او ر بیا فرین یہہ غافل
آرام سی ہین رخت سفر کہو لگی بیٹہی

او نہہ جانیگی دو حرف بہی ہستی کی نہین وہ
کیون دفتر غم تم ہو ظفر کہو لگی بیٹہی

واہ تم صبحکو ہیلی آئی
آج کیا مجھپہ مہربانی ہی
آئی ہی آگ جلے کباب کی بو
شکر اللہ کہ یہانکی آئی سی
یون کوئی کیونکر آئی تیری پاس
میری گہر مین وہ مہر وش آیا
ابہی آئی نہین بہار کہ یہان

دن چڑہی کہہ کی دن ڈہلی آئی
بن بولائی جو تم چلی آئی
کیا کہین تیری دل جلی آئی
اونکو انکار تہا و لی آئی
غیر حبب پاس سی ٹلی آئی
باری کچھہ دن میری بہلی آئی
دلمین جنت کی وہ لولی آئی

[illegible]

غافلو سیکڑوں ہستی میں تماشے ہیں مگر
حضرت عشق سے آشنا تو کبھی ہو جیو ظفر

ہم جو یہاں آئے عدم سے ہمیں کیا بھاتا ہے
کہ غم و رنج و الم سے ہمیں کیا بھاتا ہے

جن پہ عنقا کی طرح گوشہ گیری ختم ہے
اور نیہ بی دام قفس کو ہا اسیری ختم ہے

کی ہے جسنے یار کی در کی گدائی اختیار
بادشاہی ہے تمام اور امیری ختم ہے

جو تمہارے دل میں ہے وہ سب ہمیں معلوم ہے
ہمیشہ فیض عشق سے روشن ضمیری ختم ہے

جب ملک محو فنا بالکل نہو جو ہوئے تنہا
واقعی رنگ حنا پر دستگیری ختم ہے

جاتے ہیں پیر حرم جسے کو دکھ مراجعے دخل کیا
گرچہ ہے یہ سبز تو لب اکسیری ختم ہے

کہتے تھے الفقر فخری جس فقیری کو نبی
فخر دین فخر جہاں پر وہ فقیری ختم ہے

کہتے ہیں اہل سخن ہر اسخن سنکر ظفر
بس یہاں طرز ظہوری و نظیری ختم ہے

سر جو زیر تیغ سے کر و انفعال کھینچیں گے
کیوں خجالت سر بازو نہیں عاشق بسمل کھینچیں گے

تو کبھی مصور حیرت دیکھتی تیری جو تصویر تکو
نہ کیا جو تصویر کو تیری مقابل کھینچے

ایک امید وصل پہ تیری کبھی کب دنیا میں
لاکھوں رنج حد ایکی یہ تیری مائل کھینچیں گے

وہ ہی مکان ہو جائیگا اپنی جسمیں قصر خلد بنن
انکو جہاں غم جنمیں ہم ہی اکھٹا کھینچیں گے

اور بیمار کری جیسی خدا اسی بیمار ہیم

تری رنجور کو ہم دوا سی یون ہیکا

گر ہو وصل تو ہو ہجر مین عاشق کا وصال

بین ہی ہو جاتو سبب بن بلا سی یون ہی

ای ظفر رنگ سے دل کو ہی کیونکر ہو جا رنگ

ای نیکی ہوی اونکی لطف ہی بن کا یون

وہیں داں ہماری صفائی کچھ اور ہی

اور ہی یہاں جفا ملین اپنی کچھ اور ہی

مسجد سی اوٹھ کی اتی جو بیت ہیم بن ہاسم

دیکھا تو داں ظہور خدا ہی کچھ اور ہی

وہ بات بات پر جو کرتی ہین مجھسی

بات پر کسی بات جفا ہی کچھ اور ہی

کرتی ہین یہہ بات صفا سی وہ تو کبھی

کہتی ہین جسکو دل کی صفائی کچھ اور ہی

بی پر و بال جانی دیکی کیونکہ اوڑا کر گلشن	تو نی مجھی آزاد قفس سی ای صیاد کیا تو ہے

خاک مری جا بو بہی ظفر اوس ہوس ربا کی کو چین
آخر میری عشق نی مجکو اب برباد کیا تو ہی

شوق نظارہ کہی ہی ابہی گر چل آگی	چل سکی جتنا تو ای ہیک نظر چل آگے
ضعف سے نالہ دل اوٹہ نہین سکتا لیکن	تجمین کچھ بہہ دم ہی تو ای آہ جگر چل آگے
کہتا خورشید فلک سے بہی ہی تنہا ہو کر	کہ تو لیکر مری شمشیر سپر چل آگے
دشت مین دم نہین لینی مجہی دیتی وحشت	یہی کہتی ہی کہ ای خاک بسر چل آگے
کہتی ہی کوچہ قاتل مین چل عاشق سے	تو نی گر مرنی پہ باندہی ہی کمر چل آگے
رہ ہا امن ہی نہ یہہ منزل ہستی غافل	تو ٹہرنیکا یہان قصد نکر چل آگے

چہیڑنی ذکر اوس ابرو کا ہو تم پہر جسدم
گئی تلوار کئی بار ظفر چل اگی

دلکو دیتا تیرا مہجور دلا سی یون ہے	آج ہی وصل ہوا مید خدا سی یون ہے
بخت برگشتہ کی ہی یہہ بہی ہمارے تاثیر	پہر گیا اپنی جو وہ عہد و فا سی یون ہے
نہین کچہی کا تیری ہاتہہ سے کوئی عاشق	ہو نا معلوم تیری جور و جفا سی یون ہے
ای شیا نست سے ہماری دل سودا لیکے	یہہ اوجہتا جو تیری لطف و دعا سی یون ہے

کیا تیری آتش عشق سی ہی جلی
بیچ ہوا دو دو ہ ہی دیکہہ ہی سب آگ
بار دو دو اس کی دو ر و دوا لگی کچھ اور
جہیں ہو اسی کی ابرو بن بتو ہر مرتبہ بات ہی
پہر دست خدا سی کچھ اور
بہر مرسی کی ہمہ اسی ہی وہ
آدمی ہی ہمسا ہر اسی کچھ اور ہی
ہمتی ظفر ہر آج اسی کچھ اور ہی

کیا فلک آج ہوا دل اور جگر دو دو تیری ہی جلی
مجھی نیشتر ہی سیا ہو کر دو دو نیسی پہر ہی
جلال ہر القطرہ ہی ہیکہ سیاہ پسا ہیں بن
نیسیا لی ہاتھی سر شہم جا کی مہاں تیر کیمر بن ہی
پہی دو دو ن تاثیر سی دو سی ابہہ ہی
مصیبت سی اسکی پہ دو دل ہسلہ جب ربہ نہ بہ ہی
ہمتی ہی ہی ابی ابہہ دو نسی ابہہ ہی

ہی جو مطلوب نظر وہ ہی نظر آتا ہی
آئینہ بیدلی ہی ای جلوہ بر دیدار جانان ہی نظر آتا ہی
جلوہ بسمہ ہی کیا او تی جو ہی نسبہ او اسکی
خط ہیون پردہ پسنجکا او سبز ازمرہ نظر آتا ہی
بسا مرہی صبح ہان سبی کا بیکا ہی سبز کسی کا شان
چمن تجیب فصد جا بیکا ہی کسی کا نشتر جلوہ آتا ہی
سر کو دم جلوہ برا باد جو بر سا ہی
سمع کو انسان کو دو ہیا ہی جو لہو ہی بیکا
سو وی دو وی پتہ نظر آتا ہی
بسکہ بی سبزی جا انکی طرف کبا کیا
ہم آو اینکی ہی کہا دو سبہ ابی نظر آتا ہی
نا پہ زلف کا جو تیرا کسی کا طرہ دار ہی
ہم کو دون کبی نیم ساتہ پسنجی کا ہمہ نظر آتا ہی
کسکو نبرد اس سی کا پیجی انکی ہی نظر آتا ہی

سنی ہی عندلیبون نے خبر اوس گلکی آنیکی
چمنمین دہوم ہی باد سحر دو دلسی پہرتی ہی

کیا ہار دیکہہ نی ملکی میرا کام آج آخر
کہ ہوتی منتشر باہم گرد و دلسی پہرتی ہی

کیا تہا وعدہ آنیکا نہ کل آئی نہ ڈبر سون
مجہی جو بیقراری ہی ظفر دو دلسی پہرتی ہی

یار ہین لکامری رنج و قلق پہچانتے
زرد چہرہ دیکہتی ہین رنگ فق پہچانتے

یہہ اندہیری رات ہین نکلا جو خط کہا یک تن
ہم سبی ہین فلک کو سینہ شق پہچانتے

کہیلے بازی جا یہہ کیا ادنکی ورق بدگر کو
نسخہ کا دو ہین ایکبا ایک ورق پہچانتے

دیکہتی ہی دست حنائی کو جو تیری ای نگار
پنجہ خورشید پر رنگ شفق پہچانتے

چشم ساقی کا کرشمہ دیکہتا ایک جام مین
مست ہین افلاک کے ساتون طبق پہچانتے

یاد مین اوس قامت رعنا کی غیر از یک الف
ہم تہی مکتب مین ہی حرف سبق پہچانتے

تم نکل جاتے بغلمین سے کسیکے شاید آج
ہم ہین جہری پر تمہارے عرق پہچانتے

دشمن جان ہو گئی ناحق مری اکیبات
واہ ہو تم دوستی کا خوب حق پہچانتے

ہو گیا قبض تصرف ملک دلبر یار کا
ای ظفر ہم اوسکا ہین نظم و نسق پہچانتے

زلف کا حلقہ نہین رخسہ نظر پڑتا ہی
مگر اوس حسن کی دریا مین بہنور پڑتا ہی

۲۸۳

دل و دلدار کو اپنین سمجہہ لینی دی
دیکہہ تو پہچین کیون انکی ظفر پڑتا ہی

بہرا دم اور تیری تیغ کا دم ایک سا ہی
جوہر اخلاص کا دونون مین ہم ایک سا ہی
تیری دیوانہ کو ای تنگ چمن خشت ہی
دشت پر خار و گلستان ارم ایک سا ہی
تیغ ابرو نہین کم تیغ صفاہان سی تیغ
دیکہا دونون مین تیز دم و خم ایک سا ہی
برق سی اور دل بیتاب برابر دونو
ابر اور دیدہ پر نم ایک سا ہی
فرقت و وصل کی لیکن کوئی لذت ہی جدا
دل افسردہ کو بو عیش کہ غم ایک سا ہی
دلجمعی دیکہتی ہین اپنی تماشائی جہان
ساغر دل اونہین دریا غم ایک سا ہی

هزار طرح کی ہیں یوں تو ہو بیان اور ہمیں
مگر وفا ہی ہمیں ایک اور عجب ہیں
ظفر ہو کیونکہ دل ناتوان سے طی رہ عشق
کہ اس کا ہیکو طاقت اب ایسی عجب ہیں

[illegible]

انسی خط میں اپنی تحریر کیا ہی کمی ہی سے
خط کی کیوں پہونچی کی تقصیر کی کمی ہی

رنگ کیا کیا وہ بدلتی ہیں مگر ڈھنگ اپنا
ہی سو ہی کچھ نہ زیادہ ہی نہ کم ایک سا ہے

شمع و پروانہ جلیں کیوں نہ برابر دو نو
سوز غم ایک سا ہے داغ الم ایک سا ہے

جلوہ فرما ہیں کس جا وہ بت ہوش ربا
میری نزدیک ظفر دیر و حرم ایک سا ہے

دل کی سب خطرے ہیں میرے دعا وہ دن کرے
ہجر میں گذری ہی ایک ایکدن مجھی ایک ایک برس

میری جانے سے بڑی ہی یار کے دل میں گرہ
کم نہیں روز جدائی بھی روز حشر سے

تو جو عاشق سے ہو بیخواب تو کیونکہ پھر
ہاتھ ہی تقدیر کی کیا روز بد کیا روز نیک

نامہ بر خط یار کا لائے ادا وہ دن کرے
وصل کا تجویز دیکھیں نسا وہ دن کرے

خود بخود کھلجائے مشکل کشا وہ دن کرے
دیکھیے کیونکر بسر یہ مبتلا وہ دن کرے

سارے جاگ کر اپنے لقا وہ دن کرے
ہو بھلا ان سکا کیا جسکا برا وہ دن کرے

اے ظفر ہو ادکی وعدوں کا بھلا کیا اعتبار
جب ہمیشہ دن کی رات اور رات کا وہ دن کرے

رہ بعید میں دل یار قریب میں ہے
عجب طرح کا ہی عالم کہ محو ہو جانا

تیری مریض محبت کو جیسی ہو صحت
سو وہ دوا ہی نہیں نسخہ طبیب میں ہے

پہونچ ہی جائیگا منزل کو گر نصیب میں ہے
ہر ایک انکے اس شکل عجیب میں ہے

[illegible]

اس مرقع مین اگر لاکھون ہین پرین تصویر کیا
اہ ہو یا نالہ ممکن کیا کہ ہو موم اوسکا دل
اور ہی تیغ نگہ ہی جو ہمین کرتی ہی قتل
تیر اپنا دلمین اوسکی دیکھکر پہچان لے
جہاں سکے زندانمین دیوانہ تیرا کیونکر کہہ ہی

ہمنے ہی اوس بار کی تصویر پہچانی ہوئی
ہمنے ان دو نوکی ہی تاثیر پہچانی ہوئی
ہی اجل ہمنے ہی وہ شمشیر پہچانی ہوئی
گو نہین ہی صورت نخچیر پہچانی ہوئی
طوق پہچانا ہوا زنجیر پہچانی ہوئی

ہو گا وہ دشمن ہمارا جسکے ہم ہونگے دوست
ہمنے ہی اپنی ظفر تقدیر پہچانی ہوئی

قیامت ہو قربان قد یار وہ
علاج مریض محبت ہو کیونکر
مقابل ہو جسکے خورشید تابان
دکھانیکو لوگونکی یہہ کاوش
ترا حسن حیرت فزا جسنے دیکھا
نہو مجھسے برہم کہ زلفونکو تیری
اگرچہ شب تار ہی اوس بنا
کری ہوشیارونکو بیہوش پل مین

قدم اکی لی فتنہ رفتار وہ
نہین جسکے دارو یہہ ازار وہ
تیری شعلہ رو تاب چنار وہ
نہ بیزار مین ہون تو بیزار وہ ہی
ہوا دیکھکر نقش دیوار وہ
صبا چھیڑتی ہی خطا وار وہ
لگا ہو مین میری شب تار وہ
تری چشم پرفن یہہ عیار وہ

کی عام ہی نظارہ گل ہو چمن کی روشنی

دل ہی ایک شعلہ ہی تن کی روشنی

مطلع ثانی

ہی آدمی ... صبح گلشن کی روشنی

یون ہی جیسی صبح شمع انجمن کی روشنی

تو اگر دکھلائی دندان مصفا کی چمک

غرق آب شرم ہو دُر عدن کی روشنی

شعلہ فانوس کی مانند شور عشق ہی

۲۸۶

ای ستمگر اس تری بات منصفی کی سامنے		کوئی منصف ہی نہیں سکتا کہ جو انصاف ہے

ای ظفر دریا ہی جی تو ہمیشہ ہر یہی کہیں
راز دل اپنا نہ کہہ بیٹھی کسی کی سامنے

حقیقت دل کی میری بی بیان ہا کیونکہ جا پہنچی
نہیں ای ہی کبھی لب تک یہاں وہاں کیونکہ جا پہنچی

جو ہی طرز سخن میری ہی ہی گفتگو ان کی
تعجب ہے کہ یہ میری زبان وہاں کیونکہ جا پہنچی

تھا کوئی تری محفل کا یہاں جب کہ لغت تھا
خبر اور کہ یہ تجھ تک میری جان ہاں کیونکہ جا پہنچی

شعاع مہر گردون پہ شفق آلودہ ہی دیکھو
میر قاتل کی تیغ خونچکان وہاں کیونکہ جا پہنچی

صبا ای چمن میں اس روش جو مشکبو ہو کر
شمیم طرہ عنبر فشان وہاں کیونکہ جا پہنچی

سنایوں آج ان کو رات ساری جا گذری
الہی یہ مری آہ و فغان وہاں کیونکہ جا پہنچی

ہوا اثر کا نسی دل زخمی ظفر جا غم تو جون کہیں ہے
خدا جانی کہ یہ نوک سنان وہاں کیونکہ جا پہنچی

دل و جان دیتی ہیں تو نہیں ہم لو ہمسے
جھوٹ کہتی نہیں جو جا ہو قسم لو ہمسے

لعل و یاقوت ہیں لخت جگر آنسو گوہر
تمکو درکار ہو گر کوئی رقم لو ہمسے

مستعد قتل پہ ہیں تیر جو ہو وہ آنکھیں
تو نگاہوں کی کھاتی تیغ ستم لو ہمسے

فن دلسوزی اگر سیکھتی ہو پروانو
آگے جلدی ہی سبق سوزش غم لو ہمسے

داغ دل ہی پیدا مری ... کفن کی روشنی

مقطع

... ای ظفر ...

رعد ہی خاموش آگی نالہ پر شور کے
بہہ رہی ہے او نپہہ سکا ہر گز نہ تیرا آشنا
بوسہ اونکا لیکے جو رستی ہی کیونکر دل
تو گناہ کش ہوا ایسا نہ ایا پہا تلک
ہوگیا ناچار قابو مین غم الفت کی دل
اسطرح داغ محبت ہین دل سیپارہ مین

دو دلسی ہوش اوڑتی ہین کہنا گنہگار کے
دب گیا جو عکس ہے مرگان چشم ہور کے
جمین ایک دہر کا سار ستا ہی تقریر چور کے
اور یہہ عاشق ترا ہو پہنچا کناری گور کے
کیا کری کم زور ہمین ایکا شہر زور کے
جسطرح اوراق مین قرآن کی ہون

اہل بینش جانتی ہین عزت اہل صفا
قدر آئینہ ظفر ہو روبرو کیا کور کی

اب جگہہ کیونکر ہمین بر بزم یارو مین ملے
آسمان پر لاکہہ چمکا ہی ہر اختر آب کو
رفتہ رفتہ ملگئی ہم خاک مین جو نقش پا
بار سی گنوا کی اپنی داغ ہی جب مجھسے وہ
گر شگفتہ غنچہ دل ہو مرا مانند گل
دہونڈی گر گلشن گل خورشید کا لیکر چراغ

دیکی دل اوس ست کو ہم بادہ خوارو مین ملے
ناب کیا اوس کفش پا کی جو ستارو مین ملے
جب کہین جاکر تمہاری کسارو مین ملے
یہہ لگی کہنی کہ ہم اختر شمارو مین ملے
تیری یا بر رشک چمن ہونگی ہارو مین ملے
ایک سے تجھسا نہ رشک گل ہزارو مین ملے

سر پر اپنی رکھی نعلین رسول مجتبے

ابر رحمت سے عجب کیا ہی جو کر دی وہ سفید
اے ظفر ہے یہ سیہ نامہ کو ساری دہو کے

لاے میری اوڑ کیا کہوں باہم ہیں سکے
کوئی پھیلا ہوا ہو جال جیسے صید کی خاطر
شفق شام سحر ہو لی فلک پر جسکی سرخی سے
نہیں سیلک گہر اے دل اسکے سر مانگ میں او
بجائے اختر ان میرا بلا اس رنگ سے قاتل
پریشان تیری عارض پر ہے یون زلف و فران

یہہ آفت سب عدو و اندھیرے غاتو میں پہیلے
تمہاری زلف ہے اسطرح لگی کہاں میں پہیلے
مری نانوسی ایسی اک سیاہ راتمیں پہیلے
کہ فوج سکندر ہی ظلماتمیں پہیلے
کہ مہندی ہے کے ہو تیلی خوب تیری ہاتمیں پہیلے
کہ بدلی چاند پر جسطرح برساتمیں پہیلے

ظفر ہے نور اوسکا جلوہ گر اسطرح ہر شے میں
کہ جیسے روشنی ہو مہر کی ذرات میں پہیلے

ہم ہیں عاشق ہمکو میری جان ستانا چاہیے
کون وہ غمخوار ہے میرا جو غمخواری کرے
وہ بلا ہے گرچہ میری دشمن جان ہو گئے
خال زیر زلف وہ چہرہ دکھاتی ہیں مجھے
حضر عشق ایسے ہادی ہیں ایسی پیشوا

پر تمہیں بھی کچھ تو پاس خاطر ہمارا چاہیے
حضرت غم تمکو میری غمگساری چاہیے
لیکن اے دل تجکو اونکی دوستداری چاہیے
یعنے تجکو رات بھر اختر شماری چاہیے
ہر طرح اونکی ہمیں خدمتگذاری چاہیے

دل کئی جائی سہی تو نا ہی خندہ بہہ کیونکر | کوئی جیتا گنہ نہ دو چار جگہہ سی باندہی

چشم قاتل کو ہی منظور صف جنگ ظفر
صف نہ کس طرح وہ مژگانکی سیسے باندہی

بہندی بہندی جو کوئی سانس ہی آئی جاتی ہے
رفتہ رفتہ ہمین ظالم روش نقش قدم
عندلیبون کو یہ دن آہ ہی گلشن مین بہار
ہوگیا آہ کا بہی منہہ سے نکلنا موقوف
اوتہی ہی اور بہڑکتی ہی سو آتش دل
خط مین اپنی ہی وہ تو خط مجھی لکہتا جاتا
بوسیہم چمن اوس گل کی جو لاتی ہی کبہی
ای مسیحا ابکی تیری بسکے خبر

دلمین ہی آگ مری اور لگاتی جاتی
خاکمین ہی تیری رفتار ملاتی جاتی ہے
دیکہو ہی باد خزان خاک اوڑاتی جاتی ہے
دلمین ہی اپنی محبت جو سماتی جاتی ہے
چشم تر جتنی ہی رو رو کی بجہاتی جاتی ہے
پہری تقدیر ہی جو اوسکو پہراتی جاتی ہے
ہی کچہہ لطف سے ہمکو بہی سکہاتی جاتی ہے
رہ گئی جان تیری بیمار کی جاتی جاتی ہے

ای ظفر کہاتی ہن ہم زخم پہ زخم تازہ
گل نیا روز محبت سے کہلاتی جاتی ہے

ہوگیا منکشف تیری دلگیر کی لئے
دلمین خیال تیغ دوابرو سہی تیری مین تہا

واشد کہان ہی غنچہ تصویر کی لئی
حیران ہون اک میان ہی دو شمشیر کی

٢٨٩

ایک مسجد خراب کی تعمیر کی لئے
سمجہا ہی بخت سبز کو جو ابی کیمیا
ہوئی وہ ڈہونڈہتا ہی اکسیر کی لئے
ہم سخت جانی اپنی محبت مین ای ظفر
سنگ فسان ہی یار کی شمشیر کی لئی

نہ ہوئے قاصد کہین کیا یاد سجہ جا بیٹہی
آج اوس گلکو تیری کیونکہ خبر جا بیٹہی
ہو قاتل سوی ہم تیری نظر بازی کا
جہان ہم نی دیا بہی تیری نظر جا بیٹہی
کامیکو گردش انجم ہی فلک پر آتی
ہائی مری آہ شرر بار کہان جا بیٹہی
ہجر عاشق کی لئی صورت سنگین یار
تو نہ بیچارے کی تصویر پہ جا بیٹہی

ظفر

مطلع ثانی

کی جو اشکونے دم گریہ کمی انکھو نمین
ای صبا ہو گا نہایت تیرا احسان ہمپر
پہر تو سو باریکار اوہ بوی گہر مین

تو وہین بس مدد خونجگر جا پونہچے
کوچہ یار مین خاک اپنی اگر جا پونہچی
کا نمین اونکی جو اواز ظفر جا پونہچی

ہم اوس کافر کی ہاتہہ اول دل و جان بیچڈالینگے
ہماری جنس دلکا گر خریدار ائیگا کوئی
نہ قیمت دیسکین گے وہ ہماری در دندان کے
نہین ہم جہتو نکی تیری سودا ای محبت کو
تیری خاطر سی جی دیدینگی اپنا ہم غمزہ پر
تمہاری خاکپا کی روبرو کیا قدر سرمہ کی

دل و جان بیچکر پہر دین و ایمان بیچڈالینگے
نہین ہم دیکہنی کی نفع و نقصان بیچڈالینگے
اگرچہ جوہری سب اپنی دوکان بیچڈالینگے
کہی گا تو کہ بیچ آب گوہر ان بیچڈالینگے
ہم اس جنس گران قیمت کو ارزان بیچڈالینگے
اوسی ہنسی کی محل اہل صفا ان بیچڈالینگے

برنگ شمع لیکر مول وہ اسکو جلائینگی
ظفر دل اپنا جسکے ہاتہہ ہم یہان بیچڈالینگے

بلا سی میرے چہاتی پر اگر دو رکہی سل نہیں ہی
تری ہاتہو نکی قربان کیون نجاؤن انکی ان ابرو
یہہ حالت ہی تیری بیمار غم کی ناتوانی سے

مگر اوسکی یہہ پہلو مین تو بیت سنگدل نہیں ہی
مری سینہ مین کیا کیا تیر تیری منفصل نہیں ہی
نہین طاقت کہ جو اوٹہکر ذرا وہ مضمحل نہیں ہی

الفت کا تیری بھرتی ہیں دم او بھی بیٹھی

مطلع ثانی

جس وقت ہیں بجا زمین ہم او بھی بیٹھے
ہم ضعف سے ہیں یک کے دیوار کی طرح
ہوتی ہو جلتی پھرتی اگر آئی ہیچ ایمان
تشبیہ دیتی قامت جانانسی ہم او نہین
ہی شیخ و برہمن کے رفاقت سے یہ غرض
مثل غبار راہ تیری ناتوان عشق

الفت کا تیری بھرتی ہیں دام او بھی بیٹھی
سو بار وقت درد و الم او بھی بیٹھی
غیروں نہیں ہم ہو اہی ستم او بھی بیٹھی
کر سرو بوستان ارم او بھی بیٹھے
ہو جائی دیر و حرم او بھی بیٹھے
رستے سی پہونچی با بعدم او بھی بیٹھی

جانا صنمکدہ میں ظفر کر کر صنم
تعظیم کو سب اوسکے صنم او بھی بیٹھی

کرتی ہین یار با ہم تدبیر اپنی اپنی
وہ ابرو اور وہ مژگان اور وہ نگاہیں اوسکے
دل زلف میں پھنسی تو جان ہو اسیر کاکل
صورت دکھا دی اپنی آخر بصور تونکو
گو آہ و نالہ دونو پیدا ہوں ایک دل سے

لیکن جدا جدا ہی تقدیر اپنی اپنی
کرتی ہیں تیر خنجر شمشیر اپنی اپنی
ہو جاتی ہیں دو نو زنجیر اپنی اپنی
کھنچوائی ہی جنہوں نے تصویر اپنی اپنی
لیکن الگ الگ ہے تاثیر اپنی اپنی

۲۹۱

جو آفتاب قیامت جگر کا داغ ہی
جیسے نفس جگر میں تیری چراغ ہی
نہیں ہیں آب و نار کے سراج الی
کہ او جس کا بھی کا غذی ایاغ ہی

وہ پائی تیری گر کوئی جو آید کو کم
سوا اوسکے کو جو سیر باغ ہی
بہار میں اگر اشک خون ہمکو دیکھی
تو ایک جمن سودا ہان کوہ راغ سے
عجب ہیں کہ تیری دل جلوں کو منی ہی
کوئی تو نے ستم یا کوئی اور چراغ ہی

نہیں معلوم کہ وہ جا کے کہاں نکلی ہے
ہو تو بیتابی جو کوئی عشق کے دریا میں ظفر
کہ یہ شان جانی میں یہ کام جہان نکلی ہے
اہل دنیا کی ملاقات ہمیں کی مطلب
جس طرح ابر میں گردون پہ کمان نکلی ہے
کی بالو ہمن دو کیسہ ہری مانگ جو بون
وان تو اکحرف پہ کٹ جاتی زبان نکلی ہے
ہم سے کیا بات نکالی کوئی اوسکی گے
کہ بہار ایسی گلشن سے خزان نکلی ہے
قفس و دام سے صیاد اسیر و نکو نکال

برا وسکے ہمیں زبان اکبدن ہمین او لئے		ہمین ہی اور سنا تا وہ ناز نین او لئے

مطلع ثانی

کسیکو وس کے یہہ نا کہنا کہین او لئے		ہوا سی یون جو تیری زلف عنبرین او لئے
جو لیکی ہاتھہ میں خنجر کو آستین او لئے		کریگا ذبح خدا جانی کسکو وہ ظالم
اولٹ کی نسک مزار او سنی سب زمین لئے		ہو جو دلکو مری زیر خاک بیتابی
جو اوس کے سجھہ ہو نہ ہمنشین او لئے		وہ اولٹی کا ہکو سمجھی ہماری یہہ ہی بات
اجل ہی آیا پہر کئی اگر مری قرین او لئے		نصیب او لئے مری ایسی تیری دو دین
چلی ہی چال یہہ سید ہی کہیں کہین او لئے		کسی سے جرخ کو ہی راستی کسی سی کبھی
تو سر نوشت بلا سی ہو جو ن نگین او لئے		جہانمین نام جو روشن ہو راستی کی سا تھہ

جو ہو ئی بخت بر گشتہ ای ظفر ہمنی
تو پرتی کا ہیکو قاتل کی تیغ کین او لئے

دلمین ایک اگ سلگتی ہی دہوان نکلی ہی		آہ کب سینہ سی ای ہمنفسان نکلی ہی
شب ہجر انمین کہان کا ہکشان نکلی ہی		جرخ کہینچی ہی مری سر پہ یہہ کھنچ شمشیر
جسطرف سی کہ تیرا سو ختہ جان نکلی ہی		آہ سوز انسی جلا دیا ہی گہر گئی ہی
اشک خون چشم سی اور لبسی دہوان نکلی ہی		دلکی حسرت یہہ نکلتی ہی ہمارے تجہمن

باوہ نوشی کا تو مر بجان نشا کچھ اور رہی
عشق سے سرمست ہو ہمین نشا کچھ اور رہی
ایک نگاہ مست سے کی ہزار و نکو ہی مست
رکھتی تیری نرگس فتان نشا کچھ اور رہی

۲۹۳

ہاں سنو کیا جو ہی سامان نشا کسی اور ہی
تا جو سنو کیا جو ہی ساماں نشا کچھ اور ہی
کھینچون وہ [illegible]
قاصد سنو کیکہ خوش ہو نشا کچھ اور ہی
[illegible] نشا کچھ اور آج
[illegible] نشا کچھ اور ہی
ہی الجان نشا کچھ اور ہی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

یار رکھتی مجکو نالک اوس سی مہر ہوا لیکے
خوبروی ہین تیری کانو سی کیا آسیب ہو
گر نہین منظور سیر اقبل چشم یار کو
کی ہی یہہ بر بعات گریہ کی کہ جوش اشک سے
تیرہ بازی کی لہی کافی ہی مژگان دراز
دیتی تو بالا ہمین کان لا سیح نیا
عارض دلدار شمشی ہی اوسکا ماہ تابانکی مثال
بہاگتا ہی شب کو سوہان سی وہ جاہ کے

دستی کالی سی ہوا گھنچا کالیکی ہی
چاند کیصورت تو کیا ایک روبیکی کا لیا ہے
کھینچتے تلوار کیون تیر کی دنبالیکی ہی
آستین ہی ہگنکی مانند پر نالیکی ہی
ترک چشم یار کو حاجت نہین بہالیکی ہی
تجہسی سرگوشی ہوی کیا کانکی بالیکی ہے
حلقہ خط گرد عارض کی صفت لکھتے ہیں
دیکھی بہالت جیسی تیری جاہنی والیکی ہے

ہجر کی شب گرچہ ہی تاریک لیکن ای ظفر
سوز دل سی پاس مشعل اپنی ہی بالیکی ہے

مستی مین یا لب و دندان تیری گیا ایماہ تو مجھے
ثبت دیجو رمین گویا کہ ایک تیسی روشن ہے

مطلع ثانی

جہان صحرا مین تیری زلف کے کشتو کا مدفن ہے
درخت ایک جا لگا ہی ان مقر سایہ افگن ہے
تیری بی تربت دیدار سکین ہو گیا مسکن
تیری بیمار غم کو تشنگی جو وقت مردن ہے
ہمین سی تجکو ایک پردہ ہی اس پردہ مین کھر من
عدو سی تو ہی بی پردہ نہ پردہ ہی چلمن ہے

۲۹۳

اثر ہو یا نہو ہم نے تجکو لیکن تیری کانو مین
کبھی عاشق کی فریاد جگر تو پہنچی تو ہو دیگی
جو پہنچی ہمتی پہنچی گر وہ تو پہنچی آہ مین اونکی
کوی ہو یا نہو زیور مگر تو پہنچی تو ہو دیگی
دیکھا یا ہو کا جب بیداد نے ناحق کبھا دل
اذیت اوسکی ہی دلکو ظفر تو پہنچی تو ہو دیگی

[illegible]

اور عقدہ قریب ہین کہلجاتے
ہمین دلمین گرہ پڑی ہی
انکی فرقت میں مری مٹھی میں ظفر
خوب پہونچی ہی اڑی

یہ تجھ سے گرچہ شمع انجمن × ہی ایک
نام ان کا پردہ ہی گلچین ہی ایک

دل بہی عیار کی ہی کیا نگاہ یار سے
تن عیار میں ہی پیر زرکو دین ہی ایک
سا قیا لا جام کی اب ہی بہار بیشک سے
گل ہی ہی گلشن میں بہی ہی اور گلبدن بہی ایک
دشت وحشت میں نہیں کسطرح چمنا ہر
چشم ہی میں تری انکہونکی ہرن ہی ایک
خدا رعنا کیسی بری یہ چمن رعنا ہی ایکسان
سرکشی میں ہون تو ان کے چمن ہی ایک

وہ ہی باطن میں دشمن شکل سی ہزار ہی ہے جو ہو محتاج تو بس جسم عریان ہے بیر وحشی کا	دکہانا نیکو بظاہر رکہنا ایک الفت کا ہے تو کافی اسکو خاک وادی وحشت کا ہے

ظفر دکہلائی ہی بی پردہ جلوہ اپنا وہ ہمکو
ولیکن مانع دیدار ایک غفلت کا پردہ ہی

بوسونکی ہم جو پارسی کل جہوٹ ہمین ہے سوز دل اپنا اوسسی جو مینی بیان کیا ہی ہجین اور دلمین بری پہوٹ دیکہنی بلکہ ٹوٹ جای عمر کا توسن نوک پر رکہے	بولا وہ سنکے آپ بری لوٹ ہمین ہے کہنی لگی کہ آگ تری جہوٹ میں پڑی کوئی خرابی اور نہ اس پہوٹ میں پڑے کسطرح ہاتہہ آگ پر ایک لوٹ میں پڑے

ڈنکا بری سخن کا ظفر بج رہا ہی آج
کسطرح تیری ہو وم نہ جو کہو ٹمین ہے

۲۹۴

غنچہ کی ہی گرہ گرہ کی کہلتے لب لعلین پہ دیکہنا اوسکی اوسکی زنجیر در خدا جانی باندہا بارش کا آنسوؤں نی تار کہولتا ہوتا دلگار اور شمع	پر نہیں دل کی گلجہڑی کہلتی کیا ہی اسی کی ہی بڑی کہلتی آج کیون ہی گہڑی گہڑی کہلتے نہیں سادہ رنگی یہ جہڑی کہلتے رہتی خاموش کیون کہڑی کہلتے

ہمین اوسکی قدر رنگی ہی کہ میں جو ہر ایک
اہل ہی ابہی ان اپنا سخن ہی ایک
دور اونہا ہی میں یار وقتی سکیہ ون
فتنہ سنبل میں ظفر جس چمن ہی ایک ہے

کہا ہو آفات مرنکی ہیہ ہی
وصل جانانکا عاشق ہون بیار ایسا
واہ کیا جو شنا جان مرتی ہیہ جیسی
لب سینہ ہمین کہ میں بیمن ہی
آج ومان جلتی ہی وہ کہان مرنکی
اپنی زندگی سی نہیں ہی ہیہ ہی

خواہ دو تو ہمین خواہ ہمین دو دو دشنام	بمیرہ ہو گی نہ دو بات مرکی یہہ ہے
ای ظفر سینہ صد چاک سے دل اپنا نکال	بھیجدے یار کو سوغات مرے کی یہہ ہے

دیکھی وہ یار روز خرابات مین نئے
بانگا کوئی انکو مجھی سا نشاط فہم
ہمسر نبات کیا لب شیرین سے ہو نہ
کی ہی کسیسی ایسی نہیں ہمنی دوستی
فرکا نہ وقت گریہ نہیں تا فو لخت دل
عالم ہی دکھا دو رہا آخر شب نہ وہ
ہین رنج و غم مین حضرت دل کیون مضطرب

حاصل ہون لطف جنکی ملاقاتمین سے
انداز ہین تمہاری شرارتمین نئے
اتی مزی ہین آپکی تو ہر باتمین نئے
سو سو طرح کی نہنگ ہین عنایتمین نئے
نکلی ہین برگ شاخ پہ برساتمین نئے
بالکل ہی ہم سے ہو گئے اک راتمین نئے
ای ظفر ہین یہہ ہی ہی آفاتمین سے

تو تیری ای شعلہ جو دلکو لگا گئی	اگ سی سینہ مین دلسی تا جگر لگجای گی

مطلع ثانی

دیر انہین جو تیری نامہ بر لگجای گی	تنگ ہے کیونکہ نہ اپنی سوی در لگجای گی
ہو گی کیون سینہ سپر معلوم گر ہوتا ہمین	تیری شمشیر نگہ یون کارگر لگجای گی

دیکھیو جب ہم سے تیر آہ دل ایسکی الف بین
کیونکر بیتاب ہو دل اوسکی نگہ جا لگی
جا بیٹھی بلا خوش ظفر

ہو جو ٹھکانی تمہاری انگرکھا ان پہ مفتون
سر جھکا کو بٹھکر دیوانہ نہ بنا ہا ملا ملعون ہے

٢٩٥

وفرانیکی ہی آپ ہم عالم حرم کر بیٹا
کوئی کہتا ہی فلم ہی کوئی کہتا ہی تیجو
نرا حیرت زدہ چپکا انکا ہی بہنہ سے
نکھنا منہ سی وہ ان کہنا منہ سی وہ
سی کی جو دہری پر ہو جانی یا نکلا کہا

رکھتی ہیں نام ہم زری اسرکی قسم دری در
کہنا ہی کیوں بری بری جو کبر ہی نہ در
ابنا ہیہ انشا و انشا نام ہی ہم دری در
ہی ابر جی ہری ہی بوز لف اونہی بہاری ہی
نہ انعام ہی بری در دم دری در
وہ بھی ابر ہنج درا کی بھی ہم دری در

ہمی ہی کچھ جو بطاہر نگاہ ان بار
ای ظفر نا نگر دیکھا کی وہن نکر سکا

دوری سی دیسی کم دیکھتی اپنی کب تک
جا بیٹھا ہجر میں یکھل اپنا دودم دری کا دری
بیہتی بہت بری ایکھین در دہ خردہ بیہت بیچ
سوتی اگر سب اور کبر عسرام دری در
عشق کی راہ میں بری جاکی ہو دیکھین جان کیا
جنکہ یوں ہم اسقدر بیچ والم دوری در

نکلا نہ دم ہزار لگی زخم تیغ غم
رو رخبون ہی ہی بعض ملن ہی جا بے
سہمی ہی کیونکہ آہ سی میری دل فلک
رفتار سی کبھی ہی میری ہی یک خیال کی
بہر دمی مر پیالہ ہیں یکبار ساقیا
لاغر ہو عمسی یوں تن غرہ کہ جسطرح
جنبش نہی کہ اوس رخ نازک اہیبا

کیا جان ہی ہیر عاشق دلگیر کی گری
تا ب رہی اک ایسے زنجیر کی گری
برقی ہی ہما جو مسیئے بر اس تیر کی گری
پرواز ہی ناہموہ ہو اکبر کی گری
جھتی نہ اب ہی مری تقدیر کی گری
تلوار دی بنا کسی شمشیر کی گری
لگتی ہی جو چوٹ زلف گرہ گیر کی گری

صلوبت یہ بہ ملامت او حیف ای ظفر
ہو بات ایسی عالم تصویر کی گری

عالم دل اونسی کہوں میں اب جا کر سامنے
دیکھیں ہم پہر کر نظر کسطرح سوی چشم یار
منہہ سی کچھ کہتی نہیں ہرگز کہ کہا ہی ہی
اپنی صورت پر ہو نازاں گہر میں اپنی آئینہ
وہ محبت کیا جو بیچہی ہی کچھہ اور منہہ کچھہ
کہولدیں بہانا اوہنا کر منہہ دل دکہا ہم

مجھکو لیجائی اگر میرا مقدر سامنے
ابرو و مژگان لگی ہیں تیغ و خنجر سامنے
ڈالدیتی ہیں نگر کاغذ پہ لکہکر سامنے
منہہ ہی کیا جو ہو تیری اجارہ بیک سامنے
ویسی ہی غایب ہیں ہم جیسی دلبر سامنے
تاب کیا منہہ کر سکی خورشید محشر سامنے

دست جنوں میں ہو اگر جیب بہار ہم
جا کر کہیں ہر ای ای ظفر دم دری در

نپہنچا الفت میں ولیسی اسکا جواب ہو ری
کسکا نہو ہرا ہی ظالم ہیں بتکا ہو ری

مطلع ثانی

زلف جانی کا ہوا دل ای بدن اسکا بہوری
واں ہی جانسے یہ جو اور دیوانہ بہت اب رہا ہو ری
ابھی بیچ ہیں معلوم نہیں ہم بہت عمل کا ہوا
بیچ کیا اونسی کچھ اب حضرا بری جیب ہیں ہو دیا ہو
بیچ ہی مسی کا دیا ہی کیا عشق ارض ہیں اب اسکا
منتی ہیں ہم الفت کا اس بری کا اور بہ ہو

لگتی ہاں کی جگہ پردہ کبھی کس کس کی ہار
گرچہ ان طبع پاقدونکا قد بالا ہی بلا
فوج مژگان کیوں تیری کر گئی ہے تاراج علم
تم بھلا ہی اور برا ہی آپکی آخر دیکھنا
دیکھو پھر پچھتاؤ کی تم جب ہمیں اتنیکا پا تو ہے
جانتی ہو اہل دنیا جیسے بُرے ہی ہیں بیمار

سمر پہ جو ہر اور سر تو آپ نے باندھا تو ہے
پر بلا سی لگ بستہ عالم بالا تو ہی
تنگ قفس ہو گیا ظالم تیرا قبضہ تو ہے
خضر تیرا دل ہی مرا کہتا اب مرا لگتا تو ہے
آہنی میرے انکو لیکر ہاتھ سی کھویا تو ہے
پر بلا سی سر کشوں کا سر ذرا جھکتا تو ہے

جسنے ڈالا رنج و غم میں ہمکو ہاں حق ای ظفر
اوسکی آگی کھیلو اوسکا کیا آیا تو ہی

سر میں لکو گرا گر یہ دریا برد ہی
عشقباز کم نہیں ہی باز شطرنج سے
لیگی گر ہوش و خرد ہی یار تو زلف کا
لیگئی دل برد میں کیا کیا نگاہ چشم یار

بیچ رہی گرا یک قطعہ ہی لو گو یا برد
اسمیں شاطر کی لئی یا مات ہی یا برد ہے
چھوٹا ای دل نہ تو تجکو یہہ سودا بری
واہ شطرنج محبت کا تماشا برد ہے

قطعہ

غور سی ہمنی جو دیکھا بازی شطرنج کو
پر بساط دہر میں اپنی دغا بازی سی جرح

مات کے جا مات ہی اور برد کی جا برد ہے
گرچہ قایم ہی ہی باز تو تبا نا برد ہے

تم افسون کو دشمن نگاہ دکہا ہی نہین
جو غزل تیری سنی ہمنی ظفر اچھی ہی
سو بری ہاتھ مین سی ہاتھ ابک اگر اچھی ہی
دل ہی اپنی تیری بزم مین آنکھ ہمنی ہو زبان
جو کسی اونکی حقیقت سر بسر اچھی ہی
وہ حقیقت تمہاری مین وہ بری ہمون دزدانہ
شام کو حالت بری دیکھی جو اچھی سی
ارمانون ہی عجب لطف تری بیمار کا
وہ صفت تیری سنی ابی غمزہ گر اچھی ہی
تو فانی ایک ابر تو ہی بڑا درد تو

کیا دلکی باندہنی کو ہو درکار ریسمان
ابرو سی ہی غرض تیری مطلب دقن سی ہے
جوش بہار گل کا نکر دیکہہ اعتبار

وابستہ تیری کاکل پر خم کی ساتہہ ہے
کیا کام ہمکو کعبہ و زمزم کی ساتہہ ہے
غافل خزان ہی گلشن عالم کی ساتہہ ہے

بہکاوی گر عدو اسی ہر وقت کیا عجب
شیطان ہمیشہ ای ظفر آدم کے ساتہہ ہے

آب حیوان کسی ای تشنہ لبی چاہیے ہے
ای پریرو یہہ دل صاف ہی حاضر میرا
دل سیپارہ کو تو میری تہ دل باندہ لے
فخر کر نبد گئی عشق پر اپنا ای دل
عشق کی راہ مین رکہا قدم اپنا جسنے
مصحف رخ کی تیری کہلتی ہین منہ دیکھی

ہمکو اس وقت شراب صبحی چاہیے ہے
گر تجہی آئینہ کوئی جلبی چاہیے ہی
دیکہہ قرآن سی نہین بی ادبی چاہیے
یہان جتنا نہین عالی نسبی چاہیے
اوسکو کرنی نہین حب طلبی چاہیے
یہان نہین فہم زبان عربی چاہیے

حشر کو کوئی وسیلہ نہین اس سی بہتر
ای ظفر دوستی آل نبی چاہیے ہی

مخبر دلسی یہان تو ہی ہمنی خبر اچھی سنی
سنکے میرا حال بیداد نکی جو اچھی تو کہا

سچ بتا تجہہ کو نی ہی وہان نامہ بر اچھی سنی
واہ یہہ ہمنی کہانی رات بہر اچھی سنی

چشم اپنی روز جانب در تین دلسی
ایسی آیا جو اونکی خبر نین دلسی
ان دیکھی جسے ایک نظر بی نہین ہتا وار
آیا نہین وہ ہاتھ نظر مین دلسی

۲۹۸

دستی نکل وہ کسی اونکی دلسی
ازلی لگا جو آب تہ مین دلسی
دشمن ان ابر کا یہین ناب ہی ہی وہ
چہپا نہین ہر بار وہ قمر بین دلسی
ایک تو سیہ زلف دریج کا دو دیا نہین نہین
تلا نا روز شام و سحر بین دلسی

کس سو مین منہ کی نور بی جا دیکہیہ
یا جو آیا نہ عنبر و قمر بین دلسی بہت
ظالم جدا کسو سطح ابنا یہی ہی
نہ یہہ ظفر ظفر من دلسی
دیکہا بو سہ کبھی اسنے لگا یا سنکر
وہ ہاتہہ بی سمجھی ہی جا دار کی اوس پر
رکہہ سمجھی وہ در کی اوس نیت تجہی
سینہ پہ بہول تیری جو عمر بین کو کب

سب اپنا کیا ہی مین لولا جواب ہوتا ہے

ہین بعلم ولکہا باعث تسبیح و قلق کہا
اور اس ساسج و قلق سے دوبارہ کہ کہین اپنے نکلی کا سر شمع تک
جب ہم ہی ہم جا نہین ہی کیون ہی سب اپنا اپنی عرق کہا

گہونٹ گہونٹ اسکو پینا ہی کوئی اپنا لہو	نہ رقیبو مین لگا ساغر صہبا منہہ سے
ہی زنخدانسی خجل سیب بتیانسی انار	منفعل چشم سے بادام تو پستا منہہ سے
وصف خال دہن یار مین کوئی نکتہ	نکتہ چینو نہین کہتے ہین نہین کہنا منہہ سے
طلب بوسہ لعل شکرین پر اپنے	بہیہ کیا کیا نہین ہر اب اوگلا منہہ سے

کیا نصیب اپنے برسے ہین کہ کسی بات پہ بہی
نکہا یار نے ہمکو **ظفر** اچہا منہہ سے

وہ بام پر جو کبہی بی نقاب ہوتا ہے — تو آسمان پہ خجل آفتاب ہوتا ہے

مطلع ثانی

کبہی جو دلکو سوا اضطراب ہوتا ہے	تو اور جانکو میری عذاب ہوتا ہے
پسیجتا نہین دل تیرا سنگدل ورنہ	ہماری نالہ سے پتہر بہی آب ہوتا ہے
عرق ہی وہ گل رخسار پر ہمیری خوں سے	کہ جسکے سامنے پانی گلاب ہوتا ہے
کچہہ اعتبار نہین اوسکا ہی ہر جائے	دل اوسکی واسطے ناحق خراب ہوتا ہے
یہہ گریہ کرتا ہین اوسکو ایک ذرا ٹہنڈا	وہ بلکہ اور بہی گرم عتاب ہوتا ہے
کبہی وہ کہتا ہی دیوانہ اور کبہی وحشی	جبہی تو روز نیا ایک خطاب ہوتا ہے

ظفر بنا ہی یا نہین ہین وہان جاکر

۲۹۹

دل نسیم سی جو رخ گل پر ہے گلشن مین عرق کہا کہا
لکہی جو وصف کوئی اپ نے ... روشن کا
پیالہ سا فلک پر ماہ تابان کا ورق کہا
دیا پیغام جو قاصد نے تجکو عیسی نو ...
ظفر کیون ہو گیا سنکے ہی بیزار ... حرف کہا

گر محتسب بن بہی ہی مد نظر اور ہی سا
نگہی دلبر ہماری بلی ہم اور ہی سا
دل نہین کس کو وہ دو کے پر طوفان ہم ...
تیغ کو پہ بڑا ہی دیرہ تو اور ہی سا
مہمان خانہ سے بن لگا جسکو تو
کہ جہان رہتا ہمیشہ ہی وہ گہر اور ہی سا
زلف و رخ کا ہی تمہری جسکو تصور رات دن
تمام اپنا ظلم ہی ہی اوسکی ساتھ اور ہی سا

خط کیا اوسنی بلاسی مرا نگری اکری
دامن دشت میں اندہی سی کہاں اتنا غبار
آبدار یکو کہاں اشک کے یو نہی موتی
کیا عجب گر رخ خورشید پہ آجائے عرق

خبر قاصد کی ہو مجکو تو خطر اور ہی ہے
خاک اورا ہی کو ہی خاک بسر اور ہی ہے
جوہری دیکہ یہ خوش آب گہر اور ہی ہے
رکہتا گرمی یہہ مرا داغ جگر اور ہی ہے

کونی تو ماہ لقا تونی بلایا مہمان
روشنی آج تیری گہر میں ظفر اور ہی ہے

حباب سا ہی اکدم ہوا کا کارخانہ ہے
کہ جاری بحر ہستی میں فنا کا کارخانہ ہے

مطلع ثانی

نہ جو کیا بتاں خود نما کا کارخانہ ہے
جلا ہوتی ہی حسن خاکستر سی نہ آئینہ کو دیکھو
فریب میں کہیں دنیا کی تو اے دل نہ آجانا
نہیں رہتی ہمیشہ ایک سے رنگت زمانہ کے
آئینہ لطف کیا رکہتا ہی اوسکی وہاں اے دل
بجای غمزہ قاتل سی کوئی کیونکہ ان سے بچا
صفای دیکہہ جو آئینہ بدیدونکی دیدہ کے

نہ بت ہے اور نہ بتخانہ خدا کا کارخانہ ہے
تماشا ہی کدورت میں صفا کا کارخانہ ہے
در ہستی بار رہا یہاں عنا کا کارخانہ ہے
کچہہ اوسکی رنگ میں رنگ حنا کا کارخانہ ہے
ستم کا کارخانہ ہی جفا کا کارخانہ ہے
نہیں رکتا کسی سی یہہ قضا کا کارخانہ ہے
جہاں سی اوٹھہ گیا بالکل حیا کا کارخانہ ہے

ظفر مطلب غرض تو نکی کیا کی انتہا ہے
کہاں دو ظفر و سلیم درضا کا کارخانہ ہی

آنکہ کو جسم کی ہم دور میں نوری کیا
عاد کیا کی این ہی ہست خواہ میں بہو زی کہا
نامکی یارا من تنہا کی ذرف مین ری
روشن نور جہاں میں ہی بچی نور کی ہلا
کہاں ہیں نیز میں مردان والا درتمنا
منہ پر درزخم میں پیدا میں بہگوری ہلک
کیا چاک یا میں غم حضرت دل کیا جائے
ہوتری کو جہتی سمجھی تو وہ جہوزی کہلے
کیا عالم کو زمانے کی یہ تنگ معاش
جو کہا ئی ہی کہ ہی اب وہ بگوری کہا
کو جو حرص میں بجائے انسان کو خدا
کہ دہاں تو سنگ دنیا میں بہوری کہائی

کیا بلا میں ہیں معلوم وہ کیا پہوری کہا
جب ہم میں ابر یہ بت سائے چوری کہا
سنکروں دل از سی جانب سی ایک روزی کہا
ظفر جب سنکہ پر کیا ہمیں ہی تو روزی کہا
ستم جال و دل عشاق وہ کہتی ہیں انہیں
سنکہ جال میں پہنسا کے مرا سنگ تو جگر

جب دل اس میں کہیں ہمیں ایسی اپنی ویسی
جو کیا ہو جو دہان ایسی ہیں ایسی ویسی
بہی کسی کو دیں کہ ہمی اسپ ایسی آوج ویسی
ہیں ستم ایسی بہتی کسی ایسی کر سیری ویسی
جب ہو کسی بات کہیں ہی جہی ایسی ویسی
ہیں وہ کی ایسی ہی وہ ایسی ہی ایسی ویسی

قطعہ

ولا بات مطلب کے ایسین ہی جن بالے
بنا کیا کرین ہم جو بخشا ہی اہمبر
نہو بوسی اوس زلف مشکین کی ہمبر
زیادہ ہی برش مین تیغ اجل سہی

کہ سن تو جہان اور جنین ایسی ویسی
محبت مین ای ہمنشین ایسی ویسی
صبا نکہت مشک چین ایسی ویسی
نہین تیری شمشیر کین ایسی ویسی

خدا کی لئی ای ظفر اونکی آگے
بس کہہ بیٹھو تو کہین ایسی ویسی

بلا سی گنج تنہا یہین تیکی سی گذرتی ہی
ہجوم خال روی یار سی دل جا بہر اتنہا
خوش آتی کیا زمانہ کو کسی کا طرز یکرنگی
وہ صورت یاد آتی ہی تو پہر کیا کیا میر دلبر
یہہ ہی فاختہ وہ بنا حاضر کرتی ہی سب اس سی
یہی ہی دل سندا یہوش یاد سبزہ خط بان

جہان دو چار مین وہان جنگی سہی گذرتی ہے
اب اسیر دیکہین کیا اس فوج زنگی سہی گذرتی ہے
عزیز و رات دن اس کی دو رنگی سہی گذرتی ہے
مرقعہای چینی و فرنگی سہی گذرتی ہے
دہنکو تنگی مگر خوب اس دہنگی سہی گذرتی ہی
ہماری دیکہین کیونکر ایسی تنگی سہی گذرتی

خدا جانی ظفر تا ملک عدم کی رہنی والونکی
ذرا جی سی گذرتی ہی کہ تنگی سی گذرتی ہی

بہتا وہ جو مجہہ یہ ہین بہید بند باندہتے
دل سی نہی ایک اپنے مین بہید باندہتے

٣٠١

جنمین غنچہ کھلی ہی گر شگفتہ دل ہو گر
تو ادس سی ہوتی ہی چمن کو بہ نشواری
بنگئی دیکھی ہی یہان آرزو بہ نشواری
نہین بیہ جاک گریبان کو سی دیا ناصح
جاک کا جاک ہو بیتری رفو بہ نشواری
کہان ہی طاقت و یاد اب تو ضعف سی دم
ہو نہ پہنچا سکنے ہی تا گلو بہ نشواری

ہمنی ہی ہم تنکدہین جاہ ہو ملکی برہمن
دیکھکر اوس بت کے صورت اور ہی ہو گئی

ای ظفر جاؤ دل دیوانہ کو ڈھونڈہو کہین
ہی خدا جانی کہان ہوی او سکو کئی

ہمنی ہی جب سی اوسکی طرز ناز پہچانی ہو
دیتا ہر دم مین محبت کی کیا ہمکو دم
نہ ہمین وہ دیدہ ہان ہر گز سوای ناز ہو
تیری طرز آمیز باتونکی ہمین پہچان ہی
مرغ دل جاتا ہی میرا انکی مرغ نامہ بر
آسمان کرتا ہی جس دن کر ہی بالونکو رقص

چال پہچانی ہوی آواز پہچانی ہو جیسے
تیری دمساز ہی ہی ای دمساز پہچانی ہو
ہی تیری خاک شہید ناز پہچانی ہو
ہمنی جو تیری ہی ای طناز پہچانی ہو
ہی یہہ تیری پرواز پہچانی ہو
استی ہی کیا صدا ای ساز پہچانی ہو

زرد ہی رخسار کو اپنی چھپاؤ ان نگہ مین
ای ظفر ہی سب کے عاشق پہچانی ہوئی

ساقی نی بھری می سی میخانکی پیمانی
جو دیدہ آہو مین لبریز می وحشت
صیاد خدا سی ڈر کیون کرتا ہی کم اونکو
کیون ٹوٹتا ہی ایل تو البو نکوا بہی

ستون نی کبھی خالی پیمانکی پیمانے
ہین واسطی تیری دیوانکی پیمانے
مرغان قفس کے ہین جو دام کی پیمانے
پھر ایسی نہین تیری یاد آنیکی پیمانے

[illegible]

[illegible]

ہمیں کہیں گلزار و نسیم کہیں ہی بہار کہ نیکو نہیں بی نرگس نہیں خبر بی نہیں
شیرین میں [illegible] نفس ہی [illegible] بہ کہاں [illegible] نہیں کہاں [illegible] نہیں
خوبان ہی تو [illegible] نہیں [illegible] بیان [illegible] نہیں
[illegible]

ہوا جو دن کو بغلگیر ہی تو خوش ہو کر
جا بجا عید کا اوسکو سراپا دن ہے

تو بہی آ فاتحہ کو عرس ہے عاشق کا نیر
آج ہی رات کل اجی جمعرات کا دن ہے

خال کا جل کی جو اوس چہرہ عرق ناک ہے جان
کشور حسن میں برسات کا ہی تل دن ہے

ہجر میں رات ہی کچھ ہی نہیں دشوار ہمین
بلکہ دشوار سوا رات سے ایدل دن ہے

شام تو دور ہی گر قصد دیار جاناں
پہنچ جائیگا ظفر تا سر منزل دن ہے

جب حضرت غم دلکی کاشانہ میں جا دہمکے
بستی سی ہم ابھی دشت و بیابان میں جا دہمکے

پانی پہ بہ سکنے ہم ابھی یار تیری در پہ
لیکن تری دربار میں جا دہمکے

گر حضرت عشق آئی ان کو گل و بلبل میں
تو راتکو وہ شمع و پروانہ میں جا دہمکے

کیا وصل کی جشن اور محفل میں نکلجائے
تیشہ سے اگر نکلی بیابان میں جا دہمکی

آئی ہیں کہیں سے یوں گھر میں تیرے دشمن
ایدوست مگر اونکی ہمسایہ میں جا دہمکے

ساقی یہ تیری مجلس عالم بالا پر
کیا نشہ صہبا کا جو بیابان میں جا دہمکے

مسجد میں تم باہر کہتی تہی تم اپنا
تبلا و ظفر کیونکر میخانہ میں جا دہمکے

جدائی میں ہماری ہم نہ جان بیٹھے
وہاں اس یار گر ہیں کتنی ہی مکان بیٹھے

ہم ایکو دیکھی ہیں ابی ایکو ہیں ابی بیجا ہی
دل مضطر اور بہار ایکو [illegible] نہیں
و گرای ای ظفر ہم [illegible]

نگاہ [illegible] کی تیری ابرو کی اسکو کر دی
نگاہ [illegible] دی [illegible]

303

جنم میں عاشق کی ہی کحل الجواہر سے سوا
وہ جو ای خورشید رو تیری سر کو گرد ہی
کر نہ ای عاشق میں دشت جبکہ وہ وحشی نگاہ
ہو نا اوسکی سامنی دم دیدہ آہو گرد ہی
خاک اورا با تیر اور دیوانہ ہم ای دشت میں
پہ بیکلی سی جو او ہی ای پر رو گرد ہی
وہ نسیم زلف کی گرمی کہ جسکی سامنے
رنگ چمن و غنچہ [illegible] کی تو گرد ہی

ای کہ ای صفائی پر ہی تجکو ناز کیا
منہ پہ نور کہنا بیچ میں [illegible] کو گرد ہی
ای ظفر قدر کو کیا جانی سحر و فسون
لا کہہ جادو گر کا سر [illegible] کی جادو گرد ہی

یہ کل العلم [illegible]
کہہ نہ اخلاص کو [illegible]

ہماری سوزش دل بن ہی جو شمع روشن نہین سکتی
زبان سی کوئی کہہ سو محبت کہہ نہین سکتی
جب آ تو نی چاہی مین ہم کہہ نہین سکتی کچھ حال دل اپنا
وہ ہم سمجھی کہ ہی یہ گوئی کی شدت کہہ نہین سکتی
ظفر جب سنگدل سی مت فضل خدا مین اپنا
ہوئی ہی تیر سنگ دل کوئی غفلت کہہ نہین سکتی

بلا ہی وقت پہ پر بعضے ایسا کام آتا ہی
کہ جیسے مفلسی مین کوئی پیسا کام آتا ہی
بنا کیجا مرا کیا کام دل بگاڑ بیگا
مجھے معلوم ہی وہ اسکو جیسا کام آتا ہی
کہ جسکی تال دنیا کی مین سب کچھ کام آتا ہی
کری ہی جن نہین یہ اب ایسا کام آتا ہی
مری بدبخت دلکو دیکھہ کیسا کام آتا ہی

حشر کو دیگا کیا خدا کو جواب
ڈوب جاؤ نگا دیکھہ اسکو نگہ
پہر نہ لکھو نگا خط نگر ظالم
کر نہ پامال کشتۂ دل ای عشق
ایدل آہ و فغان سی تو میرا
سجدہ کرتی ہین پر وکعبہ مین
مہربانی سی اسطرف ہے کبھی

کر نہ اتنا ستم خدا کی لئی
روک ای چشم نم خدا کی لئی
ہاتہہ میری قلم خدا کی لئی
بہیج کر فوج غم خدا کی لئے
ناک مین لا نہ دم خدا کی لئے
ہم خدا کی قسم خدا کے لئے
کیجی رنجہ قدم خدا کی لئے

نہ پہرو دبدم ظفر آہین
چپ رہو کو بدم خدا کی لئی

نیو جیسی ہم دلکی حقیقت کہہ نہین سکتے
کہا تہا نرم مین جب غیر کو کچھہ پیار سی ہمنی
خفا تو ہو گئی جو کچھہ چاہتا ہی ہمکو کہتا ہے
وہ جبتک صاف تہی جو چاہتی تہی صاف کہتی تہی
کہین کیا ہمدم ہمتو ایسی حسرت مین مرتی ہین
گری ہی زلف سر گوشی ہمیشہ اور ہم کا ہے

کہین کیا وہ جو ہی ہم پر مصیبت کہہ نہین سکتے
ہوئی تہی اپنی جو اوسوقت حالت کہہ نہین سکتے
مگر کچھہ ہم بہی ای بیمروت کہہ نہین سکتے
اب ایسی آگئی دلمین کدورت کہہ نہین سکتے
کہ جو کچھہ ہی ہمارے دلمین حسرت کہہ نہین
تری کچھہ کانمین کا حسن ملامت کہہ نہین سکتے

نظم جو کا وعدہ ہو وہ نبی نہیں ان زویر
ایک زبانی ان جو اب ویسا کام آتا ہی

قطعہ

ای ظفر جو انتظار کے دن ہی
بس اور ای جو زور و خراب کے دن ہی
دور غم زات تہا اور عہد زمان کا
جام صہبا ای ہی یاہم [illegible] کی دن ہی
جو تنہا [illegible] مین ہم [illegible]
[illegible] بہار نی [illegible] دن ہی
[illegible] ان دن ہی
[illegible] دن ہی

[illegible]

جلنے پیتی تھی روز مے اوس سے
تھا کلو و شربو پر اپنا عمل
تھا نہ کچھ دلمیں خوف روز حساب
نہ یہ راتیں تھیں آہ و زاری کے

پیتی دونی سحاب کے دن تھے
کہ شراب و کباب کے دن تھے
گنہ بے حساب کے دن تھے
اور نہ یہ رنج و تاب کے دن تھے

رہی ہر بین اسلئے جیتی
دیکھنی کچھ عذاب کے دن تھے

سوتی ہو میری ساتھ یہ تو ہٹ کر نہ سوئے
وہ ساتھ سونا کیا جو لپٹ کر نہ سوئے

ڈرتا ہون لگنجا ہی کہین ماہ کی نظر
منہہ سی نقاب شب کو اولٹکر نہ سوئے

سوتی ہو کیا کہ قافلہ یار ونکلگیا
جل لیجی ہم سو انکو جہپٹ کر نہ سوئے

جو ہین فراخ دل اونہین کہتی ہین گور بہی
ہی یہان کشادہ سمٹ کر نہ سوئے

خواب عدم سی ہالی غم عشق جا ہئی
کیون رکہی صبح بر اپنی جب کر نہ سوئے

ہائے جو قہر میرا کہنا یہہ سنبہ ہو کی گرم
گرمی ہین آپ مجہسی جمٹ کر نہ سوئے

جب تک کہ نعین عاشقے کی ہو سونا کہان ظفر
جب تک کہ خوب انسی نبٹ کر نہ سوئے

جب سے اوس دلبر سفاک پہ مائل دل ہے
بنگیا تیر اگشندہ مرا قاتل دل ہے

۳۰۵

ظفر اوس ماہ دل افروز کی منزل دل ہی

یار اگر ضامن ہو دل کا کیا ہی حاجت اور کے
وہ ضمانت دی تو لیجی کیون ضمانت اور کے
جان دون کیونکر اجل کو میری غمزی کی سو
[illegible]

کہ جس نے فاخری اوس کو بخشی جس کا نصیبہ وہ ہے
کہان اب ہمارا منہہ کہ جو جا کر ادا کریں
ظفر شکر الہی وہ جو بزبان الہی ہے

فقر گر بسہ کو قرب حق کی سبز کر دینا
محبت میں جو کر نا جان قربان الہی ہے
خوشی سے اس روز روز عید قربان جانتے ہیں وہ
کہ مہمان جسکی دوراز مہمان الہی ہے
زبان شکر اوسکا کیا وہ گو با رہا عکس گویم
بجا لانا ہمیشہ دل سے احسان الہی ہے
ہم اوس بندہ کے قائل ہیں کہ جو فرمان الہی ہی
بجا لانا شکر احسان الہی ہی
کیا شکوہ ہمیں اوس صنم سی اوس سی حب پوچھا

اس ستم کا کیا ٹھکانا دیکھیے کیسے ہے کون لے سکتا ہے ہمسے گنج رنج بیشمار	ہمکو ہی لعنت تمہاری ہمکو لعنت اور کی یہہ تو ہے بخشی ہوئی ہمکو ولیت اور کی

ای ظفر ہر کام میں حامی ہمارا ہے خدا
ہمکو ہے کیا کام جو ڈھونڈیں حمایت اور کے

بڑی بیمار کی ہر وقت خبر اور سے
شام کچھ اور سی ہے صبح اور سے

۳۰۶

کان لگی ہیں اسی فراز نہانسے
چشم غارتگر نے کافر کیا جانے کیا سحر کیا
ذبح کرے گر عاشق کو تو دھوتی ہے جہر کو تیر بلا سے
مجکو رولا کر ناحق دیکھو کیوں عالم کو ڈبوتی ہو
دل صید تشنہ دہاں ہے جسکو تسکین ہوئے کبھی
وصف کروں تحریر اگر میں اوسکی چشم سفاک کا
جو تو اوٹھا ہے اب کافر منہہ سے اپنے برقع ذرا
شور قیامت دم بھی ہی اگے تیری قامت کے

گھر میں ہیں جو کہتی ہو تم وہ سن لیتی ہیں ہم کہانسے
ایک نگہہ میں چھینی دل و دین تو کبر و مسلمانسے
تیری نگاہ تیز اتنی ہے کم نہیں خنجر برانسے
ہو گا بر پا نوح کا طوفان پھر اس چشم گریانسے
جب تک ہو صید فلک سیراب آب پیکانسے
لیکے دوات خامہ کاغذ نرگس لگی گلستانسے
جتنے ہیں بیدار جہان میں ہاتھ اوٹھا... اعمانسے
فتنہ محشر ڈر کر بہاگی تیری چشم فتانسے

کیونکہ نکالوں اسی ظفر میں اپنی سوز محبت کو
کوی چراغ اس گھر میں نہیں ہے روشن اس تہہ خانسے

جمال گلرخان دیکھو گلستان الہی ہے
جدا ہے رنگ ہر گل کا عجب شان الہی ہے

کیا نہ بھیجیں ہمیں سکو کہاں کی ہے
ایک ہی انداز ایک ہی رنگ ہے اور سے
بات جو ہے ایک ہی ... ہمیں
بات وہان اسکے اور سے
گھر میں ... حقیقت دلکی
گہے کہے ... اور سے

... [illegible]
... ظفر ... [illegible]
... [illegible]

ای غنچہ اوسکی سامنی اپنا جاسہ ...
سر کیا ہو ان ہای بول ادہر اوسکی سبہا ل کی
جو دل کبھی وہ تیغ بی اسنے سکی انخصر
ہا تھکر انہی کیئن میں ... ایمان ... تال کی
...بن ان کی ایسی ہو بو کی ... غنچہ ... بو کا
ہا بات ... جو گھر ... ہو لی ... غنچہ ... بو کا
صبا ہو گی ... دل ... غنچہ بہ بو کا
... غنچہ بو ہی

دل گداز ایسی ہین کھلی بیٹھے	کھینچ اسکو نہیں یہ بجا ہین کہ ہم
تم نکالو نہ چٹکلے بیٹھے	دلمین یعنی کو چٹکیان میری
شام کو ہین وہ سر کھلی بیٹھے	جی ڈرتی ہی مرا کہ کوٹھی پر
ہین وہ یہ ہو نہین اب تلی بیٹھے	کیا نزاکت سے بیٹھی ہین گویا
گھر مین لڑکی نہ چلبلے بیٹھے	دیکھا اشک آنکھ سی نکل ہی گئے

ای ظفر اس فضا کی دریا مین
کتنی ہی اوڑھکی بلبلی بیٹھے

اوسکو لہو پلاونگا اوسکا نکال کے	بستر پہ تیری وہ بھی ہین کلی اوگا

مطلع ثانی

دیکھا ہو جسنی پاس تیر اختر ہلال کے	ابرو پہ تیری دیکھ لی نقطہ کو خال کے
کیا کیا فلک وہ اے ہی آنکھین نکال کے	ہر رات ہجر مین مجھے ہی مس جمال کے
لی تو چلی ہو پر اسی کہنا سنبھال کے	میری بغل سی شیشہ دل ہم نکال کے
ہو وہی چرخ جام سی چشم غزال کے	کشتہ ہوں اوسکی چشم کا مین مر گور پر
آیا نہ کام وقت پہ رنج و ملال کے	کوئی ہی ہمدم اپنا بجز نالہ و فغان
جوش جنون نی ہاتھ گریبان مین ڈالکے	کھینچا ہی مجکو تجھ سی آخر کو سوی دست

... کی سبزی ... غنچہ بو ہی
... بیٹھی ... غنچہ بو ہی
... غنچہ بو ہی

۳۰۷

بساہی دلمین تیری کوی تیوج کا خمار
رنگ گل جو مری دل کی داغ غنچہ بو ہی
وہ عاشق زار ہون مین ہی عطر گل کی ظفر
مہک ... مری کنج داغ غنچہ بو ہی

داغ ہی جامہ عریانی تن کی بو ہی
ای بو ... کی بہی خوب بدن کی بو ہی
... بو بہی زیبائی بدن کی بو ہی
ہم قبا ... اب چرخ ... بدن کی بو ہی
کی ... ہی کہ ہی ... ایام کو پامال
... بیٹی ... چمن کی بو ہی
... مژگان مین ... بدن کی بو ہی
... بدن کی بو ہی
... بدن کی بو ہی

نی ہمالی کیا کہون سی کی دیکہی ہی بہن
سرخی رنگ حنا جلد بہقدر اوڑتی ہو
ای تو یکہہ رو نق صفائی مین ہی دیکی زینہ پہ ہین
خاک ہی اکہی گرد تیمن ظفر اوڑتی ہوی

وہ می مین چار طرف دیکہہ بہالی کر
چہپائی سب سے مین اور سبکو نہال کر

ضمین عاشق کی تیری ذوری ہوتی ہی	سبزۂ خط لب و خط ذقن کی بو لی
دی جو لقمان کو حکمت وہ حکیم مطلق ای ظفر بو لی ہر اک ایک نکتہ نہ بکی بو نی	
بوسہ لیا جو منہہ سے بہرا منہہ جیاق سے	تہی حیب حیا سے بول اوٹہی وہ بیباق سے

مطلع ثانی

صحبت منافقانہ ہی ہر جا نفاق سے	تجہہ اتفاق ہی تو کہین اتفاق سے
دیکہا نہ تجکو ہم یوں ہین محروم ہی چلے	اُی تہی تیری دید کو کس اشتیاق سے
بجتا ہی کب وہ سا ہوا او س زلف کا	تریاق بہی اگر کوئی لائی عراق سے
اب کیا او ٹہائین خاک کہ سب چور ہو گیا	شیشہ گرا جو دل کا او س ابرو کی طاق سے
رکہہ نبض پر نہ ہاتہہ کہان اطبیب ہی	تو ہاتہہ او ٹہا علاج مریض فراق سے
زہرہ ہی کیا خجل ہی در گوش سے تیر	شرمندہ مشتری بہی ہی ہی بلاق سے
بل بی جگر کی آگ کہ سب ہو گیا سیاہ	سو ا ئیو تکا تیری لہو احتراق سے
تیر انداق شعر ظفر جانتا ہی کون	اوستاد ذوق ہی تیری واقف مذاق سے

گرد جو ای تہسوار ای نظر اور تی ہو	تیری آنکہ کی ہمین بو نہی خبر اوڑتی ہو

سینہ یہ ہون لب شیرین پہ ہی دم ہو
نکلا جسے ہین ہاتہمین انگلی ...
شراب سرخ نونہال جام مین بہ ...
بہار اون ہین وہ ہیکو حلال کر ...
نکا ہا جمہری ... سے نکال کر ...

لال اجالا ہمی کر لی پیالہ وہ جام مین ہمین ابرا...
ہم بہی آنسو مین ... احتمال کر نیبی ...
جو ہی جہہ جو بہت ... ظفر ... بہین ...
... ظہ نہ ... کر بہی ...

٣٠٩

دل حوالہ کر دیا جب اوس بت سنگدل کے
ہم تمہین بہا گئی اب باتین بنا ئین ہم کیا
جی قفس مین لگ گیا اپنا جنہسی بہی سوا
دل لگی اپنی کی لئی لوٹی تہی اک ہم اوس خاک کو
مجہہ کو اک آفت ہی رنج و قلق ہی روز شب

اپنا تقوی کیا رہا اور پارسا ہی کیا رہا
بات اپنی جب و ہان کچہہ نہ بن آئی ہی کیا رہا
ہمکو اب صیاد بردا ہی کہا ہی کیا رہا
جبکہ اوسنی لی لیا دل پھر لگا ہی کیا رہا
اوس ستمگر سی جدا ہی کیا رہا

جب ظفر جاتا ہوا جو کچہہ اودہر ہی سی ہوا
اپنی دنیا پھر بہلائی اور برائی کیا رہی

دریا مین جلوہ گر جو تیری رنگ کی ماہتاب ہی
قاتل شہید زندہ جاوید ہو گئی
ہوتا تہا کم نہ سوز جگر گرچہ رات کو
چشم عنایت اونکی تہی کسبہ بزم مین

گردابین بہی روشنی آفتاب ہی
آب حیات کیا تیری خنجر کی آب ہی
دریا بہا رہی میری چشم پر آب ہی
لیکن مجہی پر اک نگاہ عتاب ہی

قطعہ

پوچہی جو کوئی مجہسی کہون ہان حقیقتہً
جلد یسی اودہہ کی محفل رندسی اگر گئی

نزدیک میری یہی رہ صواب ہی
اچہا ہوا چلا گئی صحبت خراب ہی

لیتی تہی نام توبہ کا کس منہہ سی ہم ظفر

اور کہین پہ چشم تمہاری غبار آگیا تو ہی
یہہ دل بلا سی اپنا بہلا ہی کہ ہی برا
لیکن پسند خاطر یار آگیا تو ہی
کہینچکر ظفر یہان وہ نگار آگیا تو ہی

کیا ہو گا اور الٹ زمانہ کو انقلاب
تو باعث عتاب کا ہی ہم ہو گئی تو ہی
شکوہ نہیں ہے ہم سے تری نہ ہو گئی تو ہی
کیا ہو گا دیکھی گرد ماتمی دل اوسی
تقصیر بے سبب ظفر ہو گئی تو ہی

تیری مژگان نہیں ظالم یہ جگر مین پیوستہ
دل کے برچھی کی ہی گویا مری بر مین پیوستہ
کیا ہی تبسم مین کہ مر اشک کے موتی
کنکر بسی ہی میری دیدۂ تر مین پیوستہ
اوس طرح اوسکی ہی آن بے نگاہ
جو نظر باز مین دیکھی ہی نظر مین پیوستہ

٣١٠

پھر ہو نگاہ تیری دل دور خط کی پیچھی ہو گا نہ کوئی واقف انو خط کی پیچھی		تیرہ گداز دل پر سرمہ کا خط ہوے پہلے ہیں لب تجھی پڑا ہی جب تک نہیں خط آیا

افسوس تم نہ بھیجا ایکدن جواب خط کا
لکھی ظفر ہیانی خط روز خط کی پیچھے

نکالا ہانو نے زنجیر ہاتھ سی پہنکے اونہالی ہاتھ مین اکسیر ہاتھ سی پہنکے اوٹھا کی میری ہی تصویر ہاتھ سی پہنکے خفا ہو یار نے شمشیر ہاتھ سی پہنکے کبھی نہ یہ فلک پیر ہاتھ سی پہنکے کمند زلف گرہ گیر ہاتھ سی پہنکے		جنون نے جبکہ قبا چیرا تھا سی پہنکی تیری جو خاک قدم تیری خاکسارون نے دھرے تھے اونہی تو آنکھ تیری تصویرون ہوا نہ کارگر اک زخم سخت جانون پر جرس کا ہکستان تو نے ضعف پیر پہن پڑی ہے گردن دلمین میری جو شانہ نے

فدا لکھا تھا مگر حال دل اپنا
ظفر قلم دم تحریر ہاتھ سی پہنکے

اوس بے خبر کو میری خبر ہو گئی تو ہے عنبر فشاں نسیم سحر ہو گئی تو ہے شہرت اک اوسکے رنگ قمر ہو گئی تو ہے		فریاد دل کی جب اثر ہو گئی تو ہے کوچہ سی زلف یار کی گذری ہے گر کبھی سا برا حسن ہی مہ کنعان کو کب نصیب

قطعہ

ظفر بیمار ہو جو خط مین پیوستہ

اب کیا ہو جائے گا انصاف جاہی
کیا ہی اب ہم حال سی انصاف جاہی

صاف اس سے بلتی عرش معلی کی آہ نکل

وہ بھی ابھی میں جفا کیا جانی کیا جانی کیا

ابھی جا بہ سے کہہ دیا کیا جانی کیا

ہی صورت آرزو جان کیا جانی کیا

عالم بھی بیچ درد دل ابھی ہو وصل جانا

بیچ کی قاصد سے دل کیا جانی کیا ہی

سوہی اسکا مزا کیا جانی کیا

صورت بیمار ہوس آرام دیکھو

اسکی ہی اسکی صورت سے جانی کیا جانی کیا

ابھی بیمار ہوس برق بلا

جمع یاری یاد کی قضا کیا جانی کیا

ظفر ہی جاک کا بیلا بیدار جان

مین نعل کفش پا کو تیری عبرت چمن	کیونکر کہون ہلال ہی اضاف جاے
جہکا جو تجمین ہی مدتسی وہ ابرو	ہو جاتا انفصال ہی انصاف جاے
ہی ماہ خوب مگر روی یار پر	کیا خوب خط و خال ہی انصاف جاے
شکوہ نکیجی اوسکی ستم کا ستم نہین	لطف اوسکا یہہ کمال ہی انصاف جاے
آئینہ بچیا ہی مقابل جو تجہسے ہو	یہہ جای انفعال ہی انصاف جاے
دانتو نکو آکے دو مین نسبت گہر سی کیا	صاحب وہ تجہہ بہی مال ہی انصاف جاے

یوسف کے حسن کی تو ہی شہرت برای ظفر
اوسکا عجب جمال ہی انصاف جاے

موتی جو کانمین تیری ہر کی شکل ہے	جہومر ہی سر کا عقد ثریا کی شکل ہی
اعجاز نور بادہ روشن سی بزم مین	ساقی کا ہاتہہ ید بیضا کی شکل ہی
جلوہ فروز جب سے ہی گہر مین مہرو تب	اپنا مکان مقام مسیحا کی شکل ہے
جہاتی ہے سانپ کی ہی سنبل کو دیکہکے	یاد آتی تیری زلف سمن سا کی شکل ہے
کہنی و فور اشک کا کیا اپنی ماجرا	چشم پر آب بنگئی دریا کی شکل ہے
ہی لاغری سی یہہ تیری سودا زدہ کا حال	جسم اوسکا تار زلف چلیپا کی شکل

جب سے کہ ای ظفر ہی یہہ دل جلوہ گاہ دوست

٣١١

ہر ایک بمین بولنا کیا جانی کیا

نری گلی سی عجب صبا گذرتی ہی

ہماری خاک پہ کیا جانی کیا گذرتی ہی

بسان شمع جدا تجہ سی ساری رات

مجہی نور ونی ہی ای مہ لقا گذرتی ہی

عجب مزا ہی محبت کا یہہ نہین جسکو

ہوا اوسکی عمر یونہی بیہودہ گذرتی ہی

خدا بچائی نگہ سی تیری کہ جیسی تم

جگر کی پار ہی ای رحجا گذرتی ہی

دکہانا اپنا رخ زلف دوہ نہین تم

نکالتی ہی صبح و مسا گذرتی ہی

بلا سی تیری اے صنم مین مبتلا ہون سو

تری تو صحبت سی ای دلربا گذرتی ہی

زلف اوس شوخ کی بزم ہی کہان ہیں ہم
دل سودا زدہ ہی کیون نہ پریشان رہی
کثرت داغ سی دل خوش ہو ظفر
آئینہ دولت ہی ہم سے عشق دولت آئی

اگر اسماں ہی وہ ہمارے یار حسب
نہ کسی کنارے کنارے سب گئے

تری زلف سرکش جو باد سے چلے
مری سر پہ جون شانہ آری سے چلے
دل وطاقت و ہوش رخصت ہوے
رفیق اپنی افسوس سارے چلے
دل مضطرب ہم در یار سے
بجا ئی تیری ادر کی مار سے چلے
مری سر پہ کیا تاب تیغ اجل
ستمگر تیری ہی اشارے سے چلے

ظفر وہ کہتی ہین جسدن کہ شکوہ اینکی ہم
ابھی گھڑی ہی بہر سی سوا گذرتی ہی

وہ چھوٹ سی جو زمین آسمان ملا دینگے
غرا تو ایگا بوسہ کا جبکہ پیار سی وہ
بلا سی اپدل اگر قدر وہ نہین کرتی
جو انکی سرخ ہہاینکے روی زرد پہ ہم
کمی کریگا اگر پہیلنے مین ابر سیاہ
پنا بگا کوئی ہکو بزنگ نقش قدم

تو پاس جتنی ہین سب ہانمین ہان ملا دینگے
دہان وہ ہنسی بانسی زبان ملا دینگے
ہم اور تجکو کوئی قدردان ملا دینگے
تو خوب رنگ بہار وخزان ملا دینگے
ہم اپنی آہ کا دہین دہوان ملا دینگے
ہم ایسا خاک مین اپنا نشان ملا دینگے

بتو سی ملتی ہو جہک جہک کے کیون ظفر اتنا
یہہ کیا خدا سی ہمین مہربان ملا دینگے

جب سے اوس شوخ ستمگر پہ طبیعت ائی
سوز دل سنکی مر شعلہ ہوا کیا بیتاب
ایا وہ سرقد اس ناز سی بالین مزار
سہی کیا کیا نہ ستم تیری ستمگر ہمنے
صورت آئینہ حیران ہی رہا وہ جسکو

ایک نئی روز مصیبت پہ مصیبت ائی
بلکہ ہر شب شمع کو بھی بزم مین رقت ائی
سر پہ اک کشتہ قامت کی قیامت ائی
پر زبان پر نہ کبھی تیری شکایت ائی
نظر آئینہ دلمین تیری صورت ائی

جو ہم چاہے سے ہوچلی جا مین ابر
تو لوٹا نہ آباد پیار سی
ظفر اوسے راہ محبت مین ہم
فقط اپنی دلکی سہارے چلے

وصال یار کی حسرت جب بہتر اجہی ہی
نصیبہ مہر اجہا تہا ہمیں اجہا نہین قاصد کا لعنہ پر اجہی ہی
نہ بہی نصیب کی قاصد لی نہ بہی رحمت بہت اجہی ہی
نہ خط سی ہمین جہا تک اسکی پر رحمی اچھی ہی
مست من من ایک شرابی من ہم ہمین کسی بہتر اچھی ہی
سرمیں بہی اپنے بر اجہی ہی تصویر بہت اجہی ہی
بہا ہہا بہا دل ایک کی آلف سلسلہ مین
سرکش سودہ زدہ سر کو ان ہی کی بہت اجہی ہی

بہروسا کچھہ نہیں اب نالہ و فریاد کا ہے
کیا منت کش تیغ اجل کیون اے قاتل مجکو

گئی وہ دن جب اپنی آہ مین تاثیر اچھی ہے
مری تو قتل کو ابروہی کی شمشیر اچھی ہے

نہ نکلی بات بہی اوس بیوفا کے سامنی منہہ سے
ہوا کیا تجکو بیری تو ظفر تقریر اچھی ہے

آج وصل یار کی تدبیر ہمنی کی تو ہی
ہو نہو بر کوشش اپنی تقدیر ہمنی کی تو ہی

جی وری ہی کاغذ اپنا قاصد چلجائی کہین
شوق دل خط مین کچھہ تحریر ہمنی کی تو ہی

دیکھی دیتی ہین اسیر آب ہمکو کیا سزا
دی بادل ہمکو یہہ تقصیر ہمنی کی تو ہی

زور پر آیا ہی جب سودائی زلف پر شکن
تا کر مگر ہی تو نکر زنجیر ہمنی کی تو ہی

کہینچکر کلک تصور سی اپنی تسکین دل
یار کی تیار اک تصویر ہمنی کی تو ہی

ہمسے تو کسو سطی خم ہو دہی اپنی دہی یار
اپنی گردن خم نہ شمشیر ہمنی کی تو ہی

گو ہوا اوس شوخ سنگین دل کی قلبین کچھہ اثر
پر ظفر اک آہ کی تاثیر ہمنی کی تو ہے

جو اوس بت کی گہت مین ہنگام نظارا — ان انکہون نے دیکھا ہے
کچھہ کہنی تو رہتا نہین ایمان ہمارا — جب رہنا اچھا ہے
مانی نی بہی جبین مانی تری نکہہ کی تصویر — اے عالم تصویر

سلام

کر دو اگر ساغر تجلی دیکھی بات کہون جا

منکا اندر پیا قلندر ہری ظفر وہ ان بی

کام بر دہ جنت دا سون ہمارے کام رہا کیا دنیا

مخمس

کن دور بکھو سعلی برام عشق سنگم رو یا نکو

جلایا اگر بہشت ضبط کر کے آہ سوزان کو

جگر کو سینہ کو پہلو کو دل کو جسم کو جان کو

ابھی انکھوں سی جدا کی تھی بہا کر آنسو		ھر گل زخم پہ عباس کے سرور پانی
	قطعہ	
تھا یہہ منظور نہو امت عاصی پہ عذاب کہتا تھا مین ہون سیراب بلا سے لیکن کیا رو رو کی سکینہ نی لہو پانی ایک دھوپ سے گرم زمین ہتی پا ہی سجاد		بیتا کسطرح حسین وہ جان پیمبر پانی یہہ بڑی آتش دوزخ پہ سراسر پانی بھری عباس جو دریا نہ لیکر پانی کھول اوٹھی آبلہ پا مین نکیونکر پانی

ای ظفر ہی غم شبیر مین و تا گردون

بربان ڈ ابر سی یہہ جو برستا ہے زمین پر پانی ڈ بہا کہا

ہیم اگن بت موہی جراوہی با کا ہید کہون کا سی

پی ہو پاس تو جی ہو ہنڈا اپنی بیتا کی کہون دا سے

ریتان گجارون وت رووت ذنکو گجارون اہان پہنچ

میری منکی مو سون نپوچھو پوچھو میری بیتا سے

یاہی برہا درجن ہووی یاہی برہا سر جن ہووی

تا جھوٹی یا برہا مو سون ناچھو ٹو نین برہا سے

نین کہلی کچھہ اور ہی بکھون ہو ندون کچھہ اور ہی اور

پی بزم حسینان ہوئی پر صدر عالم مین

نگہ تیری وہ فتنہ جس سے روز یک غدر عالم مین

ہوائی نور رخ کی رو برو جب بدر عالم مین

تیری دندان و لب نے کر دیا بیقدر عالم مین

۱۳۳۷

وہ دن عشرت ہوئی سکیں ادمی کی عزت و شان
زمانہ بدلا سنکر بجلی کا جنت ہو وہ
زمین آسمان بہ نظرِ حق بعد گلشن ہو جوار و غلمان کو

قطعہ

تضمین در زبان ہیچمدان

عجب سامان عشرت آج یو نہجا ہی ہیم ساقی		کہ محفل ہی بہار اسپرتہ گلزار ارم ساقی	
رہین اسباب کیفیت یو منہ ہون آ کم ساقی		نہین قلقل و غا و نیا ہی شیشہ مدام ساقی	
	سبو کو خم کو می کو میکدہ کو می پرستا نکو		
فرا کیا گذر سوی چمن تہا کرہی کوئی		ہنسین گل اوس شبنم کیطرح رو ماکرہی کوئی	
جو تو ہو تو بہار باغمین لوٹا کرہی کوئی		نہو جب ہی تو ایسا بہلا پہر کیا کرہی کوئی	
	ہوا کو ابر کو سبزہ کو گل کو صحن بستا نکو		
نکا ہو نمین جو کچہ راز محبت کہد یا اپنا		تو پہر انکہو نمین کیا پہر تہ جو دل پا یا اپنا	
کسیکا کچہہ قصور اسمین نہین ہا یا گیا اپنا		اگر انکہہ ہمنی آپ دشمن کر لیا اپنا	
	نظر کو ناز کو انداز کو ابرو کو مژگا نکو		
نہین جاتے چمن تک انکو بیحس سمجہتی ہین		جگر کی روزن اپنی دیدہ نرگس سمجہتی ہین	
یہی ہین یار جنکو رونق مجلس سمجہتی ہین		ہمیشہ کنج تنہائی مین ہم مونس سمجہتی ہین	
	الم کو یاس کو حسرت کو بیتابی کو حرمانکو		
نہ پڑ ہون خاک پر کیونکر بزنگ طایر بسمل		کہ بچہر سختی جاسی ہی یہہ صحبت مشکل	
گئی ہین نام ہمنشین اور ایک میرا دل		جگر کس کس کو دون ہاتہو نسی تیری یا الہی قاتل	
	کتار یکو چہر یکو بانک کو خنجر کو پیکان کو		

نکہہ دل ادر دنیا کو شا دیکہا کو سی جو کچہہ ہی
کہانتک ہی اوس یعنی دی گری

ہیں نہ دنیا زنگ سو و کی جو پیشی جا کیا
کہاں تک

٣١٥

وہ نہ ہو کیونکو سو دیکہو دنیا تو جا نا او رکی کمان
کہانتک سوؤ کی جو نکو سحر ہی
بہت کئی اور تہوڑی ہی اور بہہ ہی جا نی والی
دیکہہ جاتی کیا تو کہڑی کہڑی کر مالی
کہانتک سوؤ گی جو نکو سحر ہی
دنیا ایک سرا ہی اسمین کر تو رین بسیرا
اپنی یا نو پہ ساری تمنی کیا غفلت سی
کہانتک سوؤ گی جو نکو سحر ہی
ابا دہلا چلی دام گہڑی ہی اپنی ہمہما
کہا نتک سوؤ گی جو نکو سحر ہی
سونو نہ لگا اس دنیا کا کوئی بسینا کا سا
کیا دیکہو گی بس بہین ادرہ دیکہا تو کیا دیکہا
کہانتک سوؤ گی جو نکو سحر ہی

٣١٦

پا کسیکو کر کہو تم پا سیکی ہور رہو

ایضاً

اکھی ہم دیباہیں پیار جیسی اپنی تیبی ہی رہے

تاکوئی اپنا ساتہہ سمجہا تا کہی کوئی ساتہہ

دیکہیہ کی انکلا آپ تو آکہدی علی الٰہی ساتہہ

اکھی ہم دیباہیں پیار

جیہی جیہی جلکسی ہمی اپنا سب کجہہ کہو یا

اپنت ہیں تن اپنو ہیں سبی اپ سا کوئی ہو یا

اکھی ہم دیباہیں پیار

جہنڈی آپ سادو ہیں آ دڑ جہندا آپ والا آپ

سب نو جہدہ کی رہ گئی ہم آپ ہی آپ

اکھی ہم دیباہیں پیار

اپنا چاہ ہمی ہو دی جلکسی وچ کوئی ہمارا

	پا کسیکو کر کہو تم پا سیکی ہور رہو	
پر ہم جا پیاری نسا تو جب ہے پورا پیار		یون تو ہمی ہیکی پیار ہو نہ ہم اور سب ہے کہدہی پیار
	پا کسیکو کر کہو تم پا سیکی ہور رہو	
بہت جو کہنی سیکہی ہو تم سیکہہ بہت کی ریت		دوہی ہمی بہت نسادی کہیہ کی پر بہت
	پا کسیکو کر کہو تم پا سیکی ہور رہو	
پر جو منہہ سی اپنی بکاو چاہ کی پاپ بناؤ		وسدی اپنی خلق خدادی جہنو جا ہو
	پا کسیکو کر کہو تم پا سیکی ہور رہو	
اپنا اپنا آکہی سبی گت ہوندا کوئی اپنا		دوہی اپنا جسد اپنی ساتہہ ہو اکہینا
	پا کسیکو کر کہو تم پا سیکی ہور رہو	
دو با تو نہیں ایک کرو جو ر کہا جا ہو ملاپ		جو نا آدی بہت دو جا دا وسدا کل آپ
	پا کسیکو کر کہو تم پا سیکی ہور رہو	
ہی وہ لوگ ہیں تم جنہاں نے آکہی اوہہ دو بول		من اپنا ایک ہو وے لگاؤ پہر نہ ڈانواں ڈول
	پا کسیکو کر کہو تم پا سیکی ہور رہو	
شوق تاک اندی نال پہر کی ایک ہو میں اشکلہ		وہ نشان ہر جا ہیہ تہ سب ہے جانی انگلہ

جب نا دیکہیا کوئی جا اپنا کہیا سب کجہہ اپنا

اکھی ہم دیباہیں پیاری

سب ہمیں کہو ندی ہی اور سب کہیں جا پ

کون لگا دی جیا اپنا ان لو کا ندی نال

اکھی ہم دیباہیں پیار

ہم ہی ملنا جانا ندی اور ہمی ہی ملنا اندا

پا ہیہ لوک ہیں کہ سی انسی ملنا ہیں ہمارا

اکھی ہم دیباہیں پیار

ایضاً

سب ملی جینی اپنا ان ہیں سب کو ہیں

ہی جا ہم اپ ہیں اپنا ہر جا ہم اپ ہیں

تمہاری انکہہ برای غافلو غفلت کا بردہ ہے
غفلت اپنی میں نہی دیکھو دنیا کی عقل اور ایمان کو دیکھو
دنیا سب ہی دیکھ لو تم سمجھو جو ہو اسی کی بات
تمہاری انکہہ برای ...
وہ تو تمہاری آنکہ میں ...

جنکے مست سے سب ہین بردہ ہی براکت	چہاڑو بری مست اپنی ہماری انکہو بری ہم مست
بری ہم آپ ہین بری ہم آپ ہین	بہاگ
موی اتنی سکت کہان جو تم لگاؤن لاگ	آپ ہی تمنی موہی لگایا دین ہین ہیر
بری ہم اب ہین بری ہم اب ہین	
ہم کہین بنیان بیار دہ ہی کسی نا مار دین	دری انکی لوگ ناسی بس چرنی انکی ہیر
بری ہم اب ہین بری ہم آپ ہین	
شوق رنگ اب تم جینکی ہو رہو حق کی سنگ	ہینی بہلای کرکی برنسی باندہی برا لگے
بری ہم آپ ہین بری ہم اب ہین	

ایضا

تمہاری انکہہ برای غافلو غفلت کا بردہ ہے

اس دنیا وچ ہمنی دیکھی کہیہ کیتر کہیں رہن	ایسی کہہ کی گھر وچ تم جو ہو نہ سکہہ چین
تمہاری انکہہ برای غافلو غفلت کا بردہ ہے	
بہہ دنیا وہ کہیرا جس وچ لاکہہ طرح تک ہیرا	تم جو انکہین کہو لکی دیکہو جاؤ نہ سہدی ہیرے
تمہاری انکہہ برای غافلو غفلت کا بردہ ہے	
کون رہا اور کون رہیگا سب کو یہان سی جانا	اس دنیا وچ رہنی اجو نہدی ہم ہو نکانا

شوق رنگ اب تم ... تمہاری آنکہہ ...
تمہاری آنکہہ ...

تمام شد الحمد لله و المنة

۲۱۷

این دیوان فیض بنیان که از مطلع حسنه
اش چون زلف خوبان هر بیت شگفته
اش بسان بیت ابروی محبوبان الحق طبع
وقاد و نتیجه فکر نقاد حضرت ظل سبحانی
چراغ شبستان گورگانی نور بصر صاحب
قرانی شهنشاه دین پناه محمد ابو ظفر
سراج الدین بهادر شاه بادشاه
غازی خلد الله ملکه و سلطنته
و افاض علی العالمین بره و احسانه
بحظ خام الف بانا آخوان کتب بادالی
خادم ارباب علم و طالب معرفت احمد
بتاریخ دوازدهم شهر ذی الحجه
سنه هجری روز دوشنبه در مطبع
واقع دهلی صلع جم الله جلد اختتام
پوشید

کلام الملوک ملوک الکلام

ضمن کلیات

دیوان ظفر

جلد چہارم

در مطبع احمدی اروجان طبع شد

کیون نہو وی بحر اوسکی دل سطوت ...
چاہتا وہ تو نہین تا کا قوت گر زنار کا
وافعی اہل زمین کو کیا نظر آوی کہ
آسمان پر سایہ اوسکی سرو خوش رفتار کا
کردیا ویرہ گوش جہان حق کا کلام
حوصلہ ہی یہ اوسکی لعل گوہر بار کا
کہتی ہین موسی کو عشق آتا ہتا وہ طور پر
ایک تصرف ہتا وہ تیری جلوۂ دیدار کا
کہتی ہین عیسی کو نام مردی جلانی مین کمال
ایک کرشمہ ہتا وہ تیری خوبی گفتار کا
سرور فخر رسل روز جزا کا ہی شفیع
جسکی باعث سی ہوا کام تبہ ابرار کا
ای لب جبریل پر تیری ہی امت کی ثنی
زمزمہ جات تجری تحتہا الانہار کا
تابش خورشید محشر کا ہی کیا غم ظفر
جنبی والا ہون سکی سایۂ دیوار کا

۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جسی خیال ہی کچہہ رحمت الہی کا
گناہ سمجھی ہی دعوی وہ بیگناہی کا

یہہ فضل دیکھہ کہ خود پادشاہ ہی لیکن
رکہا ہی اوروں پہ بہی نام پادشاہی کا

یہہ لطف دیکھہ کہ خود بی نیاز ہی لیکن
دہیان ہی اوسی بندونکی خیرخواہی کا

تم اپنی جسمین عزیز اور ذلیل ٹہرا لو
خدا ہی ایک مہ و مہر و مرغ و ماہی کا

کیا کسیکو جگر خستہ دوام فراق
دیا کسیکو مزا وصل گاہ گاہی کا

بہرا وہ چشم بتان مین فسون کہ جو دیکہی
تمام عمر کری شکوہ کم نگاہی کا

جو حب آل نبی اور صحابہ دل سی رکہی
ظفر اوسی نہین ڈر حشر کی تباہی کا

کیون نہو عالم پہ احسان احمد مختار کا
ہی وہ مالک خالق کونین کی ہر کار کا

ردیف [illegible]

وہ [illegible] افت مین [illegible] جسکا تقاضا
بیا لہو مین جو [illegible] سن کا تقاضا
وہ چاہتی ہی جسی بخشیدگی اور رہائی بخشی
موس من سے تقاضا
ہو ستکیا نہین اوسکا فروہ [illegible] طلب بخشی
میں جو [illegible] ہی [illegible] باطن کا تقاضا
[illegible] کی ہین جو [illegible] کا تقاضا
[illegible] سین [illegible] نقش سی ایک دن تقاضا
[illegible] تقاضا [illegible] اونیا اوبیا یا نہین پایا
ای شوخ تیری چشم [illegible] کا تقاضا

نہ کیا یا ہوگا حسن بن ازرحم دل اوس تیغ حسن کا
فدا اوسکو محبت کا سامان معلوم ہوگا عشق مین جگہ سر کیا ہو
وہ رازی یار مین معلوم ہو اگنکی جان معلوم سر کیا ہو
ہی یہ ایک بلبل تصور ہو ان میں باغ عالم سر کیا ہو
مہی چمن گل اور وقت خزان معلوم کیا ہو
عدم سی زندگان کا حال پوچہین الطمین بیان معلوم
نہ آیا کوئی پہر کر وہ بانسی بیان معلوم

دیگر

ای جو دل دیوانہ تیرا ہی عاشق ہی تو اسی رونا
ہو اسنگ ای کی ہو ای تو خیر رونا
تسلی دل دیوانہ یہ کیسی ہی ای تیرا مضطر رونا
سمجہ کیسی کی مضمون پہ ہی ای ایدون
نامہ میری

۳

	اوس کو چمن چل حضرت دل کہتی ہین مجکو رہتا ہی ظفر مجہہ یہ بہی انکا تقاضا	

قسمت جدی جدی ہی نصیبا جدا جدا ہر ایک مین ہی گرچہ تمنا جدا جدا ہی میری کشت وخونکو مہیا جدا جدا ایک نور کا ہی سبکی تجلا جدا جدا بہتا ہی ایک خون کا دریا جدا جدا دونو مین ہمنی لطف جو پایا جدا جدا		ہی مرتبہ ہر ایک بشر کا جدا جدا خالی نہین جہان مین تماشی کوئی ل برچھی نگہ کی تیغ ہونکی مژہ کا تیر شعلہ مین ہی ہی برق مین ہی اور شرر مین اہلدرسی جوش گریہ مری ہر قطرہ سی آج گہہ رخ کا بوسہ لیتی ہین گاہی دہن کا ہم

	خط لکہا ایک اوسنی مجہی اور غیر کو مضمون اگرچہ اوسمین ظفر تہا جدا جدا	

ہو کا منہہ سی جب تک کچہہ بیان معلوم کیا ہوگا مراد رد اوسکو بی آہ وفغان معلوم کیا ہوگا بغیر اوسکی مجہی تیرا امکان معلوم کیا ہوگا نہ اکشتہ وہ ای سرو روان معلوم کیا ہوگا سراغ اونکا کوئی ڈہونڈہی کہان معلوم کیا ہوگا		وہان یار کا راز نہان معلوم کیا ہوگا کرون فریاد مین کیونکر نہ اوس بیدرد کی گہر بولا نا ہی اگر منظور دی گہر کا بتا اپنی ہوگا کوئی تحمل ہے تو جب تک گور عاشق پر نہین جسکا نشان جز نام عنقا وار عالم مین

ورنہ دشمن ہی میری خط کو ہی پڑہ کر رونا
شادی وغم مین ہم دیکہہ جہان مین دونو
ہنسی ہی برق جہان برسی ہی باران گر رونا
باندہی مجہہ پہ مین طوفان ہزارون یون پر
ین جو رونا ہو دل ہو کیون کر رونا
میری آنسو تہی ہوا اوسکی ہنسی انسو یا ستہ
منہہ بہا گیا ابر کا جو میری برابر رونا
نم مردم سی ظفر رو نہین سکتا دن کو
راتون کو تو رونا

دیگر

ہزاری تنہائی مین
چمن مین ہاتہہ سی تری جو بدل بر آیا تہا
ہوا معلوم تری ہاتہہ مین تجہہ تہا دل تہا
نہین جرأت اگر منہہ اب خجلت ہو
ہوا روی مصفا تری وہ کیون مقابل تہا

مطلع ثانی

بچیرون ظلم و ستم ہو جائی دستور اونکا

ستمگر نام ہو گی نکو مشہور اونکا

مطلع ثالث

ہو سکی دل کیا حریف چشم مخمور اونکا

ہر نظر چشم ایک بلای چشم بد دور اونکا

دل مین کیا میری جگر مین کیا مری سینہ مین ہی

ہر جگہ ڈالا ہوا ہی ایک ناسور اونکا

خانہ دل مین نہین حاجت چراغ و شمع کی

اسمین کافی ہی جمال روی پر نور اونکا

چہٹ گیا تیغ و الم سی قتل جو مین کی

مین رہونگا حشر تک ممنون و مشکور اونکا

کیا دل عاشق سی رکہتا ہی ہمیشہ نوک جہوک

سینہ آسا جلانیکا وہ دل یہہ نہی جانتا تہا

دل ناکام کو کیا کام تہا اس تلخ کامی سے

نہ کہتا تہا اگرچہ منہہ سی ظاہر آفرین ہمکو

کہون کیا بیقراری مین دل بیتاب تجہ سی

بنایا اپنی روی آتشین پر اوسنی جب بسمل

کہ جب تک شگفتہ تجہہ سا ہی شیرین شمایل تہا

مگر مہر و وفا کا وہ ہماری قابل تہا

خدا جانی کہ دل تہا وہ کہ مرغ نیم بسمل تہا

کیا اوس دلبر وحشی نگہ نی تجکو دیوانہ

وگرنہ اے ظفر تو تو بڑا ہشیار و عاقل تہا

قاصد تو بہیجی خط کو اودہر لیکی اوڑ گیا

صیاد تہا وہ کونسا طایر اسیر دام

جہوکا نہتا صبا کا وہ باد تہا کوئی جو

دل تہا نہی بغل مین مری ہای کیا ہوا

مرغ نظر تصور دندان یار سی

جاتی کہین بہی اوڑ کی نہ اس ناتوانی جان کی

جاسوس پہلی ہی یہہ خبر لیکی اوڑ گیا

نامہ جو تیری ہاتہہ سی مرغ لیکی اوڑ گیا

گلشن سی دم مین گل کا جو زر لیکی اوڑ گیا

کیا جانی کو ہی وسکو کدہر لیکی اوڑ گیا

دانہ کی جای منہہ مین گہر لیکی اوڑ گیا

تیری گلی کا شوق مگر لیکی اوڑ گیا

تا بام یار طاقت پرواز ہی کسی

ای عشق تیرا نام ظفر لیکی اوڑ گیا

پانو مین طاقت نہین جنش کی گہر دور اونکا

آپ تک پہونچی تو ہو نجی کیونکہ رنجور

صحبت دل صبر سی بہی کرا وسکی مہر

رو چلیا ہی نہ میرا اور نہ مقدور اونکا

رات ہم کو مین کیا وسکو بولا یا ہی کراہ

نام مری سی ہو گیا دروازہ معمور اونکا

دیکہیے

سمت آسمان ہی نظر ہی زمین او پچی

فلک سی بہی اونچا

دل و جگر مین سی اونچا فلک سی بہی اونچا

جہان اپنا دو

سی ہی منار ہ سینہ سی ہی نکلی شعلہ جلا

جیسی

اپنا تیر ہی زمین سی اونچا فلک سی بہی

نشان فایل

یہ شعلہ برق سمجھو اسکو نظر اوٹھا کر بغور دیکھو
یہہ آہ کا میری ایک شرر ہی زمین سے اونچا فلک سی نیچا

خدنگ جانان سی کوئی کہدی کہ دل مین اگر ہمارے بیٹھی
چلا لگا کر یہہ پر کہ ہری زمین سی اونچا فلک سی نیچا

پتا مکان کا اگر بتایا تو کچھہ سمجھہ مین نہ اپنی آیا
کہا یہہ اوسنی کہ میرا گھر ہی زمین سی اونچا فلک سی نیچا

فلک کی جانب ہی چشم مردم زمین کو جہانکی ہین جھک کے انجم
کہڑا جو وہ پشت بام پر ہی زمین سی اونچا فلک سی نیچا

زمانہ کی پستی و بلندی کہائی ہمکو پسند نہ ہی
غبار اپنا جو الظفر ہی زمین سی اونچا فلک سی نیچا

جو میرا دیدہ گریان نہ خونفشان ہوتا	تو دل کا راز نہان وہ یہ کیون عیان ہوتا

مطلع ثانی

جو میری ساتھہ نہ میرا دل طپان ہوتا	تو مین جہان نہین نہ رسوا جہان نہان ہوتا
نہ کیونکہ دی غم دلدار دل کو آرایش	کہ بی مکین نہین آراستہ مکان ہوتا
جلی ہی دل جو نکلتی ہی میرے دلسی آہ	بغیر اگ کی پیدا نہین دہوان ہوتا

5

جو غم و درد و یاس و رنج و تعب
ہمنی دنیا مین آکی کیا پایا
دین و ایمان گنوا گئے کیا پایا
دل بتون سی لگا گئے کیا پایا

دیگر

اے ظفر دیکھین جو ادا کرتا ہی کی
ابو دل و دست بت کو ہم نے دی دیا
تو نصیحت ناصح کرتا ہے کیا
دل مرا آشنا ہی کسی کا عشق مین

	غم آیا جو دل مین تو گئی جان نکل اپنی گہر اسنی ظفر خوف سی مہانکی چہوڑا	

تو مری لاش پہ قاتل نہین دم بہر روتا		خون کی اشکو نسی ہی پہرونا تر اخنجر روتا
یون تو یار ونکو ہی بر بہی رونا لیکن		نہین اس دیدہ گریان برابر روتا
ای ستمگار تیری ہاتہہ سی دل شور ترا		شمع کیطرح سی جل جل کی ہی اکثر روتا
رہی تاثیر نہین اہ و فغان مین ورنہ		ہو کی پانی مری فریاد سی پتہر روتا
بجکو آتی ہی ہنسی یہہ ہی نصیبونکا لکہا		ورنہ ہی غیر ہی خط کو مری پڑ پکر روتا

قطعہ

بزم عالم مین بہم شادی و غم مین دونو		ایک ہنستا ہی ظفر ایک ہی یہان گر روتا
دیکہہ لی آنکہہ سی گر ساغر می ہنستا ہی		بجکیان لیتی ہی شیشہ ہی مقرر روتا

دیگر

وہ ابہی ہمپر جفا کرتا ہے کیا		آگی آگی دیکہنا کرتا ہی کیا
یہہ مریض عشق جان بر ہو چکا		ای طبیب اسکی دوا کرتا ہی کیا
دل ہزارون روز بیجتا ہی تو		یہہ تبا ای دلربا کرتا ہی کیا
ہی لب زخم جگر جنبش مین کیون		تیغ قاتل کو دعا کرتا ہی کیا
تجہہ کرتا ہی جو کوئی جان فدا		تو ہی منصف ہو برا کرتا ہی کیا

ای اسیران خانہ زنجیر
ہمنی سر کو جھکا کی کیا پایا
بای قتل کا بوسہ پایا
ہمنی یہان مین مچا کے کیا پایا
نہ بجھا سوز دل تو انکھون سے

۶

ہمنی ورد یا ابھیا کیا پایا
نہ جتا ناتیا راحت عشق اون سے کیا پایا
ظفر [illegible] نافہ [illegible] دل [illegible] شعر کیا پایا
اس غزل [illegible] سنا [illegible] کیا پایا

دیگر

[illegible] مین [illegible] کیا پایا
اشنا [illegible] کیا پایا
[illegible] پوچہہ اپنی
[illegible] گذری کیا پایا
[illegible] خط [illegible] کیا پایا
[illegible] دل [illegible] کیا پایا

نہ پایا تو اس [illegible] گردون [illegible]

[illegible] نہیں کیا [illegible]

[illegible]

کیاسودای زلف جو ہمنی		توسواد سر کی کیا پایا
ای عدم رفتگان کہو تمنی		درمیان اس سفر کی کیا پایا

حاسدون نی ظفر مری سر پر

پوچہو بہتان دہر کی کیا پایا

بغیر از ساقی دمی جوش باران تیر بار انکا		کہ جو قطرہ تہا میری حق مین تا پیکان تہا
نہ تہا گل دیکہکر تجکو اگر دیوانہ گلشن مین		تو چاک ونسی کیا کسو اسطی اپنا گریبان تہا
تصور مین لب لعلین کی وسکی تہا جو گریان مین		تو انکہو مین مری ہر اشک خون لعل بدخشان تہا
شہید اتنی ہوئین ہین جسپر تمہین سینہ عاشق کی		کہ وہ سینہ پہ تہا گویا کہ ایک گنج شہیدان تہا
ہزار افسوس ہی تو نی نہ سیر اشک گلاکر		ہجوم داغ سی سینہ مرا رشک گلستان تہا
ڈبویا چشم گریان نی ہماری عشق مین ہمکو		خدا جانی کہ جوش گریہ تہا یا کوئی طوفان تہا

ذرا چہیڑا جو ہمنی ذکر اوس زلف پریشان کا

چمن مین حال سنبل کا ظفر کیا کیا پریشان تہا

یہہ نہ دیکہا وہ تب کا فراد اکرتا ہی کیا		اوسکو ہم دری تہی دل دیکہین خدا کرتا ہی کیا

مطلع ثانی

پہر قاتل ہمیشہ تیر جفا کرتا ہی کیا		موت ابہی آئی نہین تو بی قضا کرتا ہی کیا

دیکہ

مجہی فرکانی ای جیسا در افشانی کا ذوق آیا

لبی رونی مین ایسا پریشانی کا ذوق آیا

کیا تعلیم اوسکو ایک مدت تری غمزہ نے

فلک کو جب کہین انداز [illegible] کا ذوق آیا

مقابل ہو نہ دیکہہ ای آئینہ اس چشم حیرانی

ای تجکو نہین [illegible] حیرانی کا ذوق آیا

ہم ایک مدت تہی وہان جاتی ہین لیکن اے فلک مجکو

نہین مثل [illegible] خانہ گو [illegible] خوانی کا ذوق آیا

پریشان دل تہا جب تک لگ تہا اوسکی [illegible] کا ذوق آیا

پریشان تو نبی [illegible] کا ذوق آیا

[illegible] نظر مین دکہو [illegible]

ابہی جو [illegible] کا ذوق آیا

تجہی کا جانا [illegible] ہی ایک مشکل ہی

ظفر [illegible] تجکو [illegible] خوانی کا ذوق آیا

دل کی جا بیٹھا ہر اک غم ہی ظفر اب یارو
کبھی جا بیٹھا ہوا مکان بھی جاتا رہا

دیگر

یہ کہنا ہی غلط جس کی رہی ہی کچھ نہیں ہوتا
دلا ہی صبر سے بہتر کبھی سی کچھ نہیں ہوتا

مطلع ثانی

کدا انکی سبب ہونا چکی رہی ہی کچھ نہیں ہوتا
کیون تو بھی کیون ادبی کبھی سی کچھ نہیں ہوتا
شگفتہ ہو گلی دل ہی کا انجمن کی انجمن میں دل
ہنسی ہی سکی اوسکی جمع جمع ہی کچھ نہیں ہوتا
ہمارا سوز دل کم ہو گیا گریہ سی ای ہمدم
ہی انسو تو کیا دریا بہی سی کچھ نہیں ہوتا
خط سبز اپنا دکھلا ای نہ جب تک وہ گلستان رو

٦

طوفان بپا ہیہ گریہ کی شدت نی کیا کیا	مجھکو ڈبو دیا غم الفت نی کیا کیا
خواب عدم سی گشتہ تیری جگا کی پہر	فتنہ اوٹہا یا شور قیامت نے کیا کیا
پروانہ کو جلا کی کیا ایک دم مین خاک	ہی ہی ستم یہہ شور محبت نے کیا کیا
تو کرتا کس امید پہ غافل ہی جمع زر	قارون کی ساتہہ دیکھہ تو دولت نی کیا کیا
دل کو رکہا تہا مینی بڑی احتیاط سے	کیا جانے لیکے کان ملاحت نے کیا کیا
مجھسے جو کچھہ کیا سو محبت نے اسکے	ای مہربان کسیکے عداوت نے کیا کیا

ادس ہیوفا پہ مجھکو کیا مبتلا ظفر
مجھسی سلوک یہہ میری قسمت نے کیا کیا

دل تو ہمکو دیکی دین کا دہیان بہی جاتا رہا	دین کو صلوات ہی ایمان بہی جاتا رہا
دلکو بہی تسکین سے تیری تیر تکنے کا نسی	ہای دل سی میر وہ پیکان بہی جاتا رہا
دیکھہ جاتی تہی جو ہمکو انکر وہ ایک آن	دیکھہ جانا اونکا اب آن بہی جاتا رہا
ہم رہی جب تک ہا ارمان تیری وصل کا	جب گئے دنیا سی ہم ارمان بہی جاتا رہا
ٹکڑے ٹکڑے ہو گی وحشت مین ای کیا جب سے	دہجیان ہو کی سب دامان بہی جاتا رہا
بہیجتی تہی خط ہمین وہ جس عنوان سے	اتو اکمدت سی وہ عنوان بہی جاتا رہا
ٹوٹتی دست جنون سی نہین زنجیر پا	تو میری قسمت سے کیا شون بہی جاتا رہا

میرا دل ان سنبری کا لہ لہی ای کچھ نہیں ہوتا
باز جب ہو کہ سبا راسکی وہ خندان ہو را
صراحی کی قلقل ایک جب ضعیفی سی کچھ نہیں ہوتا
فروغ حسن اوسکا دیکہ کو ہر ہی جلتا
اندھیرا ایمان ہو سعر کی کبھی سی کچھ نہیں ہوتا
سبزی الف باش وہ بلا ہی جب بہیں بہی
نہ بیاں نہ بیاں بہ سر کچھ ہی کچھ نہیں ہوتا
نئی ہر سماں اوری ہی کچھہ بیان ہو
ہیں بہشت کرا ای ہم اوسکو الطفر کچھہ نہیں ہوتا
ہوں اوسکا ستم ساہن سے ہی ہی کچھ نہیں ہوتا

دیگر

دیکہ جیا می بہ حال اغیار سر پنکہ ہو
الا الحضری العلو الصادق زبر نیکہ ہو
مری بیگی کو ارادہ اکہہ زیر بنکہ ہو
سنبلا خاطر شتاق زیر پنکہ ہو

ہمکو کتنا یار وصل کی انکھ میں ہای آتش
اندوہ جو سیہ جگر کی لالہ شاہد ہوا تو ویسا ہوا
دیکھو دم اپنا کردہ مژگان تیرا نکل گیا دم زمین میں
وہ سیمبری کہ حسن میں ساجا ہوا تو ویسا ہوا دل کی آگ
دیکھو یا جیبھ جہانی کی زہر ی دو رسا ہوا تو ویسا ہوا
روان جو لگی یہہ جو تو نہیں اوپر ہم سنکا سر سبز نکمہ
ہیہ ضعف سی کی نہین اور ہم بھرا اچھا ہوا تو ویسا ہوا
مریض عشق نہ بیمار دل کا بھرا ہوا ہوا تو ویسا ہوا
ہیہ ایک بیدل کی ہلا اپنا ہوا تو ویسا ہوا
سوی کی جو دو سپنی بیزبان مال تو
ہاتھ میں ظفر کی بی بیزبان ہوا ہوا تو ویسا ہوا
زلف کا سودا ہوا تو ویسا ہوا
دیکھیے
نہیں مژگان کو جو اپنی کو نہین تیشا سا کالا
کبھی بار اپنی کی ہوا کی مدد ہوا سا کالا

نہین جبتو وصل کی امید زندگی کی ساتھ	تو کیا یار اپنا بھی مشتاق زہر کیونکہ ہوا
تمہاری زلف کی ناگن نہین جو زہر ملے	تو اوسکا شہرۂ آفاق زہر کیونکہ ہوا
کلام تلخ کو سن سنکی عقل حیران ہے	کہ یہہ نصیب بد اخلاق زہر کیونکہ ہوا
لبونکا بوسہ ترے لیکی جان دیتی	یہہ میری واسطی تریاق زہر کیونکہ ہوا

مرا کشندہ ہوا یار سنکی تو نسی ظفر
یہہ اوسکا شیوۂ اشفاق زہر کیونکہ ہوا

جو سوز عشق سے سینہ میں ہو کی داغ دل جلا	تو جسنی دیکھا یہہ جانا چمن چراغ جلا
ہوا اگر تری وحشی کا نالہ اشتعار	تو دیگا دیکھو وہ دامان کوہ و راغ جلا
اگر نشیمن بلبل پہ تو نہ برق ابر گرے	بلا سی اس سی کوئی آشیان زاغ جلا
مجھی تو سینہ میں اس سوز دل سی ہی آتی	کہ دی یہہ گھر نہ کہین آتش و داغ جلا
پھری ہے آگ میں آتشین سی کیا سامنے	کہ دیکھا ہی جان جگر دونو ایک ایاغ جلا
مری روش پہ ہوا آتش نوا اگر بلبل	تو ایک نالہ سی ہی صد ہزار باغ جلا

ظفر کیطرح کوئی شعر گرم کہہ نسکی
ہزار فکر ہی دی وہ دل و دماغ جلا

دل اپنا اوسپہ جو شیدا ہوا تو ویسا ہوا	سنا ہر ایک نی یہہ چرچا ہوا تو ویسا ہوا

۹

ہیں اوس یار کی روی عرق آلودہ پہ زلف
اوسکو جاتا ہی سانپ یہہ پیا سا کالا
اوسکی خال لب شیرین سی تعجب ہی مجھی
ہو گیا کیونکہ الہی یہہ بنا سا کالا
صاف عارض کو تری ماہ سی دین ہم تشبیہ
اوسمین دہبا نہ اگر ہووی ذرا سا کالا
دل کی بازار محبت میں ہی ہی قیمت
جسکو لینا ہو یہہ لیوی ملی دلا سا کالا
تو تماشا دیکھ برنگ رگ انجم میں بعد
رنگ جو اوسکی مسی کا ہی ہنت آسا کالا
چشم جانان میں یہہ دو بادام مین کا جل کا
لٹ نظر میں ہی ایک عصا سا کالا
زخم کی مرہم دوا زمین اتنا تو ملی گیا
مر گیا ایک بار ہووی جی کا سا کالا

قمری تا ہر دو تین دن کی بعد آئیگا
خبر تو آج ہی آئی ہی لیکن کب وہ آتا ہے
کہیدن ہی خبر دو تین دن کی بعد آئیگا
سوم ہی اور پانچم شہید ناز کا او
پر نہ وہ اگر دو تین دن کی بعد آئیگا
گئی وہ دن کہ وہ دو تین بار آتا تہا یکروز میں
اب آئیگا اگر دو تین دن کی بعد آئیگا
کریگا کشتہ ہان دو تین کو دو تین کو بسمل

کہا تک اب گریہ میرا اپنا دکہلاوے دو دن میں
تماشا بجیگا نظر دو تین دن کی بعد آئیگا
وہ جہوٹی اری گر دو تین دن کی بعد آئیگا
دریا ظفر اوتر گیا اور ابر کہل گیا
اوسکو جسی دیکہی ہو صبح دم ہی گیا

طبع میں ہوتی جو ہنسیوں کی لطافت جو ظفر
تو ہنوتا فلک دون کا یہہ کاسا کالا

جوش گریہ گر رہی وحشت میں اپنا ایک سا
قیس بسمل ہو کہ ہو عاشق کے دل کا اضطراب
خوش کوئی کیا ہو ہمیشہ کبہ خوشی کا غم
کل مرقع میں جو اوسکی اور یوسف کے شبیہ
عشقین مجکو نہین سیر گلستان کی ہوس
ایک جلوہ اپنا دکہلا دی اگر ناصح کو تو

پاٹ دریا کا ہوا اور دامان صحرا ایک سا
جانتا ہی ستمگر تو تماشا ایک سا
ہان مگر وہ جو کان دونو کو سمجہا ایک سا
ہمنی دیکہی ایک سے صورت تہی نقشا ایک سا
ہی چمن اور سینہ پر داغ میرا ایک سا
حال ہو جاوی ہمارا اور اوسکا ایک سا

گاہ گرمی گاہ سردی گاہ دن ہی گاہ رات
ای ظفر رہتا نہین دایم زمانا ایک سا

نی غم گہٹانی سے ہمین رنج و الم گہٹا
چشم پر آب کبہی ہی مژگان تر کو دیکہہ
لیتا ہی ایک بوسہ پہ بہی تو بنا کی مہنہ
روتا ہی کون گور غریبان پہ بیٹہہ کر
زنگ مسی نہین لب جان بخش پر ترے

دل میں رہا ہماری ہمیشہ یہہ کہٹکا
دریا پہ دیکہی ہوگی آنسو کی کم گہٹا
دم کی بہی قدر و قیمت دل ہی ضیع گہٹا
گذری ہی کیا پر ادہر کبہی یا چشم نم گہٹا
جانی ہی اسکو چشمہ حیوان پہ ہم گہٹا

۱۰

کیون شرم سی گر جاتی ہی شمساد زمین پر
گلشن مین وہ سرو چمن اندام ہی آتا

آتا نہین جس دن سی وہ آرام دل و جان
بی چین ہون مجکو نہین آرام ہی آتا

تر دامنی اوسکی ہی کہ کعبہ مین ہی چورنگ
تر ہی سی کبھی جامۂ احرام ہی آتا

غش کہا کی گرتی ہی مین تہتا نہین
جب رات کو وہ ماہ لب بام ہی آتا

جو حق کبھی ہم کیون نہ ظفر اوسکی ہون قایل
ناحق ہمین دینا نہین الزام ہے آتا

ہم روی ایسا تو نی جو ہمکو رولا دیا
پانی مین ایک کہا ئی فلک بلبلا دیا

اوس شعلہ خو سی بزم جہان مین لگا کی
مانند شمع آپ کو ہمنی گہلا دیا

ہی خاک راہ یار کی ٹہنکی ہی کہیا
پہر عشق نے بنا ہمین ایک ٹہیکلا دیا

ایسا ہو کہ غیر پہ کہلجای مدعا
قاصد نی میری خط اوسکی ہمارا کر کہلا دیا

سب یار کوچ کر گئی میری کہلی آنکہ
غفلت نی کیا کہون مجہی کیسا سولا دیا

تمنی کیا نہ یاد کبہی بہول کر ہمین
ہمنی تمہاری یاد مین سب کچہہ بہلا دیا

کہینچا جو نقشہ کلک تصور سی یار کا
نقاش چین کو ہمنی ظفر چین بولا دیا

جلکر سی یون ہوا ہی ربار او ٹہا ہوا آتا
کہ ہو جسطرح سی بر بہار اوٹہا ہوا آتا

سر پر سلطنت پر بیٹہتی تا ہی ننگ اوسکو
تری کوچہ سی جو خاکسار اوٹہا ہوا آتا

ہمین بھی وہ صفوری بیکل یار اوٹہا ہوا آتا
جلا کر شمع ساں جسکو اوٹہا یا تو مخمل سی

دیکہو

حرف مطلب اوسنی کہا تو کہا ہوا اچہا ہوا
آشنا اوس کو خوبی سی ہو تو اچہا ہوا

۱۱

دیکہو

جان دی ہم نی اپنی عاشق جانباز نے
ٹوٹی اپنا کیون ہوا خواہی جتا دی

ایک سی اپدل ہوی ساہتہ اپنی وہ اچہا ہوا
آہ تو سمار تی بار ہی اب ہم ہوا

دو پہر اب پھر ون اور سی نرگس کی دور
آنکھون نی دیکھی حال مری انتظار کا
ناصح تو کیا سی کا گریبان نہ سی
باقی نہین پتا ہی گریبان مین تار کا
اور نشان ہی خاک کا وہ بگولا جو دشت مین
کیا تیری خاک کی تری چمن زار کا
دی روز ساقیا مجھی دو چار جام کا
دو چار روز اور ہی موسم بہار کا

حاضر ہی صید گاہ محبت مین دل مرا
ہی شوق تجھکو صید فگن گر شکار کا
برہم کری ہی دین کو تری زلف عنبرین
پابند بلا ہی مہ کوئی زنار دار کا
یا من دنغم دام [illegible] دراز عشق
پہچانتا ہی ساتھ مجھکو اسی تن جان کا
نا نقش پا ہمین او بہی کا ایک ظفر

	جتنی پایا ہی بیان کچھ کہوں کی پایا ہی ظفر جان محبت مین اگر دی تو کی کہو اچھا ہوا	

گرچہ غم فراق نی مجھکو گھلا دیا	لیکن امید وصل نی سب غم بہلا دیا
خطری فسادی مری حصہ نی ایک قلم	خط اونکو بزم غیر مین جا کر کھلا دیا
پر سو گئی یہ طالع خوابیدہ جاگ کر	ہر چند آپ گریہ نی ہمنے بہی دہلا دیا
دل کچھ تو نرم ہو گیا اچھا ہوا اسی	ای سوز عشق تو نی اگر بہل بہلا دیا
اس دل کی اضطراب نے مجھکو دیا ہلا	ایسا کسینی جہولی مین جیسی جہلا دیا
ہی تو حباب وار تنگ ظرف اسقدر	ہستی نی دیکی دم تجہی غافل بہلا دیا

	کیا کری ہشیار مین تہی دل کی ظفر ہم دل گئی اور دہر جدہر اسنی ہلا دیا	

وحشت سی ہی یہ حال مری جسم زار کا	ایک خار خشک عشق کی ہی خار زار کا

مطلع ثانی

کاکل مین جو دہیان بند ہاز نگار کا	کرتا ہی قصد ہند سی کا فرتتار کا

مطلع ثالث

مژگان مین خط وہ سوزنیالہ دار کا	تار اسکی ہی تار پونین ہیل کتان کا

12

نکلی ہی یار سے اس مہ کسا ہی
دیکھیے کیا ہی مرا حال
[illegible]

نہ دہوون چشمہ زمزم سی بہی مین شکوہ زاہد اوڑا دیگو خاک آنکہ ہی مین وہ خون حسرت کے	مری آہون ہی دہیا جو بتخانہ کی پتہر کا کہ جسکی سامنی دم بند ہو صحرا مین پتہر کا

گری رشتہ دوانی گر عدو اوسکو لگا لو تم
ظفر رہتا نہین بہتر یہان اس فتنہ گر کا

مطلع

دل لیتا یار مہربان اپنا — ہوگیا وہ عدو ہی جان اپنا

ہائے کہتی کسے یہان اپنا — کون اپنا ہی اور کہان اپنا

شوق سی تم رہو مری دل مین — جانتی آپ اسی مکان اپنا

ہم پہر ہی ڈہونڈتی عبث اوسکو — دل مین تہا یار دستان اپنا

پہونچ جائیگی بام عرش تلک — ہی اگر عشق نردبان اپنا

وہ کماندار گر لگائی تیر — دل کو سمجھی مری نشان اپنا

سنتی ہین باغ مین گری بجلی — جل گیا ہو نہ آشیان اپنا

ہوا وہ جان جہان نہ ہر گز دوست — اور دشمن ہوا جہان اپنا

آہ کر سکے بہی نہین طاقت — اسقدر دل ہی ناتوان اپنا

غنچی گلشن مین ہوئی شگفتہ ہزار — [illegible]

جیبا وڑ کر لیگیا او سکو مضمون شوق
کیا کہوں جلد قاصد کی کاغذ خط لیگیا

اوسکی کو جیسین نہ پایا نامہ بر آیا کو سلطان
پیچ پیچ سو طرح سی پاہہ کی قم خط لیگیا

دیکھنا قاصد کی جرات آفرین صد آفرین
ساتھ ہی قاتل کی بیخوف و خطر خط لیگیا

دل بغل میں سی مری گم آگہی اہی کیا ہوا
زلف او ڑا کر لیگئی یا جبین کر خط لیگیا

چاک کر ڈالا پر اپنا ہی وہ نہ اوس کو ہی کبہی
میں غلامی کا جو لکہہ کر ای ظفر خط لیگیا

دیگر

فلک پر داغ بر دل رشک سی ماہ مبین دیکھا
رخ روشن پہ کسی کی اوسی خال عنبرین دیکھا
نظر تو ہمسی پردہ ہمی تو چشم تصور سے

۱۴

بر میں وہ جان جہان کی نہیں جوڑا اوڑھا ہاتھہ کاغذ میری قاتل کی نہ آیا اوڑا		ہی پنہان پردۂ ظلمات میں صاف آب بقا لکھا شنگرف سی شنجونکا اشارہ میرے

ہی فلک پر ظفر اس دود جگر سی میری
طرفہ جام زر خورشید پہ مینا اوڑا

کہ پسینا بہی بدن پر میری آیا ٹھنڈا	سرد مہری سی تیری دل ہوا ایسا ٹھنڈا
رکھی صندل میں کوئی رنگ کی کیا ٹھنڈا	تپش دل ہو کم گر مری سینہ پر
پانی اسوقت پلائی کوئی ٹھنڈا ٹھنڈا	غم کی کہانی سی یہہ گرمی ہی کہ جی جاتا ہے
جائیں صحرا میں کہ ہی وقت سحر کا ٹھنڈا	ہیکی جی کیونکہ نہ میخوار ہوا خوری کو
نکیا تو نی کبہی میرا کلیجا ٹھنڈا	ای ستمگار جلاتا ہی رہا تو دل کو
یہہ چراغ گل گلشن ہو صبا کیا ٹھنڈا	آتش عشق سی بلبل نی کیا ہی روشن
ہو گیا یونہیں تڑپ تڑپہہ کر دل ٹھنڈا ٹھنڈا	رقص بسمل کا نہ قاتل نی تماشا دیکھا

کوچۂ یار میں تو بہرتا ہی جسدم دم سرد
ای ظفر آہی ایک باؤ کا جھوکا ٹھنڈا

کسکو دی آیا خدا جانے کہ ہر خط لیگیا فوق ہالہ پر ترا رشک قمر خط لیگیا		کچھہ جواب خط نہ لایا نامہ بر خط لیگیا لیگیا جب ماہ پر تیرا رخ روشن شرف

[illegible] پردہ [illegible] دیکھا
[illegible] زمین دیکھا
دولت [illegible] دیکھا
رولایا خندہ [illegible] جانا
[illegible] دیکھا
وہ آیا [illegible] ای ظفر [illegible] دیکھا
[illegible]

دیگر

[illegible] نہیں [illegible] نہیں دیکھا
[illegible] دل و جان [illegible] نہیں دیکھا

[illegible]

صورت سے کہی دیتی ہے عاشق کی حقیقت
یہان باتون باتین مین ہزارون میری غمخوار
کہتا ہے میان وصف کمر کا تری مشکل
جان لب پہ ہی میری طلب بوسہ لب مین
جون شمع سراپا ہی زبان لیکن یاہمہ

گو منہہ سے وہ بی تاب و توان کہہ نہین سکتا
یکحرف کوئی جا کی وہان کہہ نہین سکتا
کیونکر کہون مین یار ہیچدان کہہ نہین سکتا
پر منہہ سے ہین اسی غنچہ دہان کہہ نہین سکتا
حال اپنا ترا سوختہ جان کہہ نہین سکتا

درد دل بیتاب ظفر کیا کہون اوسسے
ہوگا وہ نہین سنکر خفقان کہہ نہین سکتا

دیتا فریاد یہ بلبل کی سی گل کان لگا
کیونکہ حسرت سے نہ مین غنچہ چباون اپنے
سوز الفت کے خبر ہی تری جون پروانہ
مونہہ سے نکلی نہ مری کیونکہ دہوان جگر
نہ خبر دل کی ہے اپنی نہ مجھے جان کا ہوش
مین تری تیر کی قربان کہ کمانسے تیرے

حال دل پھر کے تو بھی تو ذرا دہیان لگا
غیر کو آگ مری تونے دیا پان لگا
شمع رو دیتا ہی دل سوز ترا جان لگا
منہہ سے منہہ تیری جو دم مین قلیان لگا
تجھسی دل میرا جسد سے میری جان لگا
جسپہ چھٹا دوڑ کی سینہ سے میرے آن لگا

کوئی جانان نہین اہیں دور کا جانا چھپا
اے ظفر دیکو ئی غماز نہ بہتان لگا

15

ذرا آرام سے سونے دل مضطر نہیں دیتا
ظفر اسپر بہی او سکو رو رو دیکے میں زاری
اگرچہ جاتی ہین لب تک وہ لیکر نہین دیتا

دیگر

کوئی ایسا ہی تجھسی نہ قربان یار پیدا ہوا
[illegible]

کیا ہی عشق نی بیہ جبر و رنہ دلبیر
ہوا جو تیر نگہ سی دل و جگر زخمی

نہین تمہارا کبھی اختیار پہلی ہوا
تو اپنا سینہ و پہلو فگار پہلی ہوا

ظفر رہا وہ بستر خوب دل و آخر
جو خاک بھی ہوا خاک یار پہلی ہوا

ظفر ہی دانش و تدبیر کا لکھا مٹتا
نکل نہ پڑتی اگر اشک دیکھکر تحریر
مٹا تا نام و نشان کر نہ مشق خونناک فلک
ہماری صفحہ سینہ سی ایک نوخط
غنی ہی فقر کی دولت سی اہل ہیر ہروا
تراش خط نہین اوس چہرہ کتابی کے

مگر نہین کبھی تقدیر کا لکھا مٹتا
نوخط نہ عاشق دلگیر کا لکھا مٹتا
کو مٹا کتا بی نہ تعمیر کا لکھا مٹتا
نہین تیری قلم تیز کا لکھا مٹتا
بلا سی نسخہ ہی اکسیر کا لکھا مٹتا
ورق ہی یہہ کوئی تفسیر کا لکھا مٹتا

ظفر ہی یک عنایت یہین سبب قہر
شکایت بت بی پیر کا لکھا مٹتا

لگا ہوا ہی ہماری دم سی کہین کا جھگڑا کہین کا دکھڑا
یہ جیتی کا تا زندگی نہ ہی کہین کا جھگڑا کہین کا دکھڑا
بیان کرتی ہین قیس اور ہم ہمیشہ دشت جنون باہم

ایسا حال میرا اگر چہ ہر ا آشنا ہی کہتا
روش تیغ ہر ہم سی کہین کا جھگڑا کہین کا دکھڑا
عجب طرح کی

بیان علم سی کہین کا جھگڑا کہین کا دکھڑا
زبان ہم
موج گریہ ای تند ای دریا کی حرف لب کی
صاحب کرم سی کہین کا جھگڑا کہین کا دکھڑا
زبان خامہ
پیرہم قد آیا نہ حرف مطلب کا میری اصلا

۱۶

سمجھا لیا کہ تکمیل قلم سی کہین کا جھگڑا کہین کا دکھڑا
بیہ جا بجا ہوا ہی ظلم سی کہین کا جھگڑا کہین کا دکھڑا
شعر اگر سنا

بلا کی ... حال جا بیٹھا
... دل ... جا بیٹھا
... جا بیٹھا
... ہو بیٹھا

١٧

ہوا حاصل تجہی کیا تو کنار غیر میں ظالم	کنار ہی کو سنکی تجکو اگر ہو بیجا کی جا ملتا

گیا تہا دل کو کیا ہو بیجا الی تجہی لبریز
کہ میں تو آپ ہے ادسکو ظفر ہو بیجا کی جا ملتا

قاصد ہمیں یا ہمہ کبوتر نہیں ملتا	جاتا ہی کوئی تو ترا گہر نہیں ملتا
مر جاؤن گلا کاٹ کی میں ہجر میں اپنا	پر کیا کرون ظالم مجہی خنجر نہیں ملتا
آنسو ہی مری چشم میں وہ گوہر نایاب	دریا میں ہی ڈہونڈہو تو یہہ گوہر نہیں ملتا
یہہ جوش بہار اور یہہ گل اور یہہ سبزہ	پر حیف کہ ساقی ہمیں ساغر نہیں ملتا
کردی ہی تجہی ابر تنک بری میرا مسخر	دنیا میں کوئی ایسا فسونگر نہیں ملتا
شیرین ترا بوسہ نہیں ہوتا کہ جو اوسکو	دشنام سی کچہہ قند مکرر نہیں ملتا

اوس شوخ ستمگر کو جو دیتی ہو ظفر دل
کیا اور جہاں میں کوئی دلبر نہیں ملتا

تری بہون میں عجب ہی تنگ و بنگ کا جوڑا	یہہ تجکو حسن نی ہی ایک نہنگ کا جوڑا
سوائی بر ترقضا جہان میں نہیں	تری نگاہ کی مرغ خدنگ کا جوڑا
وفور گریہ سی ڈبرا نہیں وان دریا	یہہ دو نو آنکہیں ہیں کیا جون کلنگ کا جوڑا
ڈری تہی کیون نہ تری مصحفی دل کہ سانپ کا	بری بلا ہی یہہ ایک کالی رنگ کا جوڑا

کون آسکتا ہے تری در تک
ہما ظفر خوش نصیب آپہونچا

دیگر

ہم میں خورشید کی گویا کہ قمر آہی گیا
جام مے میں رخ ساقی جو نظر آہی گیا

مطلع ثانی

آہ پر درد میں کر کوئی شرر آہی گیا
چاند تاروں میں تجلی کو نظر آہی گیا

مطلع ثالث

جبکہ ہستی میں عدم سے پہنچ کر آہی گیا
جیسی پردہ اٹھا وہ پیش نظر آہی گیا
مین کیا باغ میں ہے یار تو بو ہی گلی سی

۱۸

لگاؤ گی کہاں تیر نگہ دل گم ہی سینہ سے
پہنسی گا طایر دل کیونکہ دام زلف میں کافر
نہ اونکو نیند آئیگی نہ اونکی ہمنشینونکو
دکہائینگی ہجوم داغ جب ہم عشق کے دولت
اگر قبلہ ہی ہوگا تو نہین کرینگی ہم سجدہ

فسانہ تب لگیگا جب نشانہ روبرو ہوگا
نہ در گر گوش سی گر آب و دانہ روبرو ہوگا
بیان گر عشق کا میری فسانہ روبرو ہوگا
نہ ہر گز مال کچہہ اسکی خزانہ روبرو ہوگا
نہ جب تک اوس صنم کا آستانہ روبرو ہوگا

ظفر کیا جانی فرہان کیا حال ہوگا دردمندونکا
جہان میرا کلام عاشقانہ روبرو ہوگا

پاس اونکی رقیب آپہونچا
زندگی دی چکے تہی ہم کو جواب
دیکہہ لے گل کو تو کہ وقت خزان
خال بنی ہے وہ کہ منبر پر
دل بیتاب بے ادب ہوا
جب صف آرا ہوی سپاہ الم
باری گر پڑ سکے قافلے والو
تیرسے بیمار کے اجل آئے

ہای دشمن قریب آپہونچا
پر پیام حبیب آپہونچا
سر پہ ای عندلیب آپہونچا
بہر خطبہ خطیب آپہونچا
عشق ایسا ادیب آپہونچا
نالہ بنکر نقیب آپہونچا
اب تو یہہ ہے عزیب آپہونچا
تو وہ جانے طبیب آپہونچا

دم مرا نازکی میں آئی یاد جب سر آہی گیا
آیا جب سر کہیں رخ سے کی معشوق
وحشت و وحشت میں جو بیابان جب آہی گیا
آتشِ عشق سے بن سکی آہی گیا
قاصد ہی ہے مرا پیچ روئے
کیا جانکر آہی گیا

شمع و پروانہ سی کیا پایا آتش دل آہی گیا
الفت جگر آ ہی گیا
جو میرا حصہ میں آہی گیا
سوز و درد دل سے آہی گیا
آیا آیا چمن میں رخ گل ہی
شب کو خون میں نکلا
آیا بہو نکلا ہو آہی گیا

دست بردار ہون گیا دلبر سنگین دل سے
ہاتہہ پتہر کے تلی اتبو ظفر آہی گیا

عشق ایک تیغ الم ہی تیغ حسرت پر لگا	دمبدم تازہ جراحت ہر جراحت پر لگا
منہہ سی کچہہ کہنی کی اب حاجت نہین دلکی تری	تیری آنکہون نے لیا اسکو اشارت پر لگا
جب کہی گا تو ہی دل کا لگانا ترک کر	دل مرا کا ہیکو ناصح اس نصیحت پر لگا
کسطرح عشق مجازی کا ہو پایہ بلند	نردبان دیتا ہی یہہ بام حقیقت پر لگا
کشتہ ہون اوس کی قد پر سکو یہہ معلوم ہو	دو نہال سر دیار دمیر تربت پر لگا
کچہہ کہو لیکن سنی کان ملاحت ذکر کیا	کان دیتا ہی مگر میری شکایت پر لگا

پانو پر قاتل کی اور کر پہونچی ہی عاشق کا سر
اے ظفر دیتی ہی شاید کچہہ محبت پر لگا

جگر کی داغ پہ اشکو نکو ہمنی ریل دیا	کہ یعنی جلتا نہین ہی بغیر تیل دیا
وہ میری جانکی جانیکو کہیل جانتی ہین	سکہایا یہہ اونکو خدا جانے کسنی کہیل دیا
نہ گرتا آگ مین پروانہ کسطرح ای شمع	کہ شوق وصل نی تیری اوسی دہکیل دیا
ملایا خون کی ہی اشکو نہین عشق نی میری	الہی آگ کا پانی سی کیونکہ میل دیا
ہزار بار دیی موتیا کی اشکون نی	پر اوسنی ہمکو نہ ایکبار رای بیل دیا

[illegible] دیا
[illegible] ظفر [illegible] ہیل دیا
وغیرہ

[illegible] شراب تن
[illegible] خراب تن

[illegible]
عجب نہین اگر آجای چشم نرگس مین
چمن مین دیکہہ وہ چشم مست خواب تن
سوای عشق و [illegible] سوجہتا نہین کچہہ اور
[illegible] آنکہون مین کیا عالم شباب تن
[illegible] عشق سے آتش ہو کر
[illegible] سے اک شتاب تن
[illegible] ظفر [illegible] ماہتاب تن

وغیرہ
[illegible]

ہوا ای لوی ہی تو یہ مہا ی جیادا

یہہ روز ا بیری ساقی عجب ناز کا دن تھا

بہت تھا ناز تجکو آج ای تحت چیاتی

کیا ہان بہہ امتحان تری تیغ ستم کا دن تھا

ہوا جو روز یہہ مخون تھا ودیہ جہم

ہی کا دن اس دل دیوانہ کی زنجیر کا دن تھا

فقط کی زلف ہی او سکی یہ تری لا تو تھا

تم روشن ہی تو وہی عالم تصویر کا دن تھا

بہا مجھی کچھ چاہی تھا جلد تجکو جان بلب تھا مین

نہیں آج ای عیسی نفس تاخیر کا دن تھا

کہا جو چاہا وہی اور کچہہ نہ منہ مین بولا

رہی خاموش کیون آج ای ظفر تقریر کا دن تھا

دیگر

دو ر می [illegible] ہی نہی وہ پری پی فر

۳۰

ترا دامن نہ خون عاشق مضطر سی تر ہوتا اگر ہوتا نہ تری آب دم خنجر سی تر ہوتا نہیں یہہ مزرع خشک ایسا بن مینہ تری سی تر ہوتا کلیجا مالدار ونکا جو ہی ندی سی تر ہوتا		سنبہلکر ذبح کرنا تو گر اس صید محبت کو لب زخم جگر میرا دم تشنہ لب قاتل بغیر از تیر باران تازگی ہو کس طرح دل کو یہ از حلوائی ہوتا ہی ان خشک بیجی و نکو
	زبان پر میری حبیب نام ہی ساقی کوثر ظفر گویا دہن ہی شربت کوثر سی تر ہوتا	
بچی کیا اسکی ہاتہو سی یہہ مرغ جہابر کر جہٹا یہہ ہی مار سیہ کا فر بلا منہہ بہار کر جہٹا جہی کو شعلہ برق بلا کچہہ ناز کر جہٹا یہہ بہنورا گل سی ہی کیا پائی کا کر جہٹا یہہ پیل مست پیل مست سی جہنکار کر جہٹا نہ بچی جہاڑ اپنی دیکھہ دامن زکر جہٹا		جنون مجنون سی تیری ہو گئی بیمار کر جہٹا منقرد دل یہ منہہ مار یگا تیرا حلقہ گیسو بہت تھی ور نخل خشک ترا من با غمہ ونگر نہین خال سیہ تلتا تری رخسار گلگوں سی ملا با دل سی یاد لکیا کج کر دیکھا ہی مسقی تری دامن سی جہٹین گے مرے سر ترتب
	ظفر نی آستان چہوڑا نہ ای پردہ نشین تیرا رہا در سی تری در بانکو وہ کہر کار کر جہٹا	
کوئی تبلا نا جمعرات کو ہی پیر دن تہا		یہ تحقیق ایک مرگ عاشق دلگیر کا دن تہا

جو نگاہ مست ساقی کی اری مستی مین مرا

دل کر فتہ ہی بسا عنچہ بسا خوب ا

بنکی پا با گل بن سما گما اسی مستی مین مرا

خاک اور ا ای ہمی تبل گرد ابادو

می بلند ی ہی مین اور ا با کچہہ نہ ہی مین مرا

ای سکند ا ی بلو مرکا تلکی حجو بنی کہ

سبا بی ای زخم سکا ری نیغ دو ستی مین مرا

دیکھہ یہ بی کسی کیا ابرو یاران ساقیا وی کا بہا

می کی بیمیا کلا ہی اس لی بیتی ہیں مین من فشیم

ای بیری دیوانہ وار من ہی اوبیفو ہی جا فسبو تی مین

سیجہ بہ دو بیاسی آوالی من بیتی پہ ای مین مرا

ظفر کس سحعہ آمالی ہی جب ہو تب بری مین مرا

دیکھیہ

تصور میں بھی ہاتھ اوسکا نہ ہم سے ہات سے کھینچا
الہی او سی ہمسی انکو کس بات مین کھینچا

وہ بی پروانہ آیا اور ہمنی انتظار اوسکا
خیال آمد آمد مین سحر تک رات سی کھینچا

گہرا اسکو نکی دولت تابتان ہو دست غم کا تیغ
کب ایسا ہاتھ ہمنی عشق مین جرأت سی کھینچا

گرایا گھر نہ دشمن کا کہ ظالم دب کے مرجاتا
مری گریہ نی گو عرصہ بعد برسات سی کھینچا

طلا الافلاک کو بھی دل نتیا نے مری
جو شب گھبرا کی نالہ سحر کی قافیہ سی کھینچا

مرا دل مرغ دانا تھا نہ پھنستا پر خدا جانے
تری زلفوں نی اسکو جال گیسو کس گھات سی کھینچا

ظفر کیا پوچھتا ہی اوس صنم کا مجھسی تو نقشہ
کہ ہی وہ تو خدا نی آپ اپنی ہاتھ سی کھینچا

21

پتو چھو ہمدمو تم اس جہاں میں آکی کیا دیکھا
کہ جو دیکھا یہاں ہمنی تماشا ایک بنا دیکھا

جو کچھ لکھا تھا قسمت مین وہ اپنی پیش آیا
بھلا تھا سو بھلا دیکھا برا تھا سو برا دیکھا

کہاں وہ عیش و عشرت اور ہم کہاں وہ وصل کی راتیں
مگر ہمنی کبھی تھا ایک یہ بھی خواب سا دیکھا

نہ دیکھا آنکھ اوٹھا کر پھر ہلال عید کو ہمنی
تری جو ابروی خمدار کو ای مہ لقا دیکھا

کیا دیوانہ ہو کر چاک گل نی پیرہن اپنا
چمن مین تجکو جس دم اونی ای گلگوں قبا دیکھا

جو آیا دل مین اوسکی صاف منہہ پر کہدیا اوسکی
نہیں آئینہ سی کوئی زیادہ با صفا دیکھا

بہایا ہمنی رو رو کہ جو دریا اپنی اشکوں سی
تو پانی پر فلک کو ایک جیسی بلبلا دیکھا

مطلع ثانی

آتی نہیں جب تک کہ قضا کچھ نہیں ہوتا
چارہ نہیں بیمار کا ای رشک مسیحا
ہر چند دوا ہو کہ دعا کچھ نہیں ہوتا
کرتا ہوں میں آہ و فغاں پر اثر اوسکو
کیا جانی کہ ہوتا ہی یا کچھ نہیں ہوتا
جب تک کہ نہ چھڑکی وہ نمک زخم جگر پر
معلوم محبت کا مزا کچھ نہیں ہوتا

مطلع ثانی

سحر جو بام پہ آئی وہ مہ عذار چڑہا
تو آفتاب کو دینی ایک بخار چڑہا

رقیب کب تری نظروں پہ آہ چڑہتا تہا
دیا جو تم نی ہمین تو لیون اوتار چڑہا

بہت ہی کہیں مین نار شعاع مہر کو دیکہ
کہ ہی ہم کی طور پہ بہی تار چڑہا

تصور قد دلدار مین مجہی اسے عشق
خدا ہی ڈر کہ نہ سولی پہ بار بار چڑہا

رہی ہی مصحف رخ پر جو تیری زلف قدم
نہ اتنا سر پہ ہی ابن خطا ادب کو یار چڑہا

نشانہ کرکی مری مرغ دلکو وسنی کہا
کہ آج دام پہ آئی عجب شکار چڑہا

دل اپنا مرشد کی مری جو ہوا وسی آ…

۲۲

جو داغ ہای جگر کا حساب ہمنی لیا		فزون تہی انجم افلاک سی بہی کچہہ دیسہ
جواب نامہ کی بدلی جواب ہمنی لیا		لکہا نصیب کا یہہ ہی کہ نامہ بر سی آج
یہہ درد سر ہو مین ہنگام خواب ہمنے لیا		کہون جو اپنی کہانی کہی کہانکا مول
یہہ پردہ ڈال فشکل نقاب ہمنی لیا		وفور اشک ہہین منہہ پہ شرم عصیان نسے

ظفر دیا جو دل وس کا فرستمگر کو
تو مول جانکی لی ایک عذاب ہمنی لیا

کوی دنیا ہمین یا گہر خدا کا کیا دکہائیگا		نہین کہلتا تیونکا عشق مولا کیا دکہائیگا
مگر اب دیکہئی انجام اسکا کیا دکہائیگا		ہمین آغاز الفت نی جو دکہلایا سو دکہلایا
ہمین اوسکی عوض دیکہین یعنی کیا دکہائیگا		دل وس بد ادگر کو دکہی قسمت آزمانی ہی
زمانہ اور کوئی اب تماشا کیا دکہائیگا		نہ تہا جو دیکہا ہمنی سو ان آنکہونسی وہ دیکہا
سوا اسکی تیری زلفونکا سودا کیا دکہائیگا		ہمین یہہ کچہہ تو دکہلایا ہی مشہور سودا نے
کہین گے وہان جو کل تجکو کہ دکہلا کیا دکہائیگا		عمل ایسی نفس دون ہمت نہ ایک اچہا ہوا تجہسی

ظفر بیٹہی ہنر مین دیکہی بہالی ہم زمانیکی
ہمین اگر ہنر کوئی پہر اپنا کیا دکہائیگا

کہ حبشی دیکہا مجہی اوسکو بہی خار چڑہا		نشہ یہہ تیری محبت کا مجکو یار چڑہا

[illegible]

[illegible]

جو تو جانا اپنا پر آئی ... امید و مرام جانا ہی

جہان جانا ہی [illegible] رہا

بہین ہم رنج کر دل حال ... رہا [illegible]

ظفر وقت بہین ... رہا

و لہ

[illegible]

لطف ... وعدم ... آتا جانا

... آتا جانا

و ای قسمت کہ ... آتا جانا

... آتا جانا

چشم گریبان سی جو تر منده نهین	هی برستی کس لئی تهم تهم گهٹا
بلهوس کیا لا سکی گا تاب عشق	اس جگهه زور زن رستم گهٹا
دل کا آئینه هماری کیا عجب	دمی اگر کچهه قدر جام جم گهٹا
غم ترقی پر یهان هر روز هے	کوئی ایسا هو جو دی بیهده غم گهٹا
مرتبه هو وی سخاوت سی نکم	آج تک کب رتبه حاتم گهٹا

چل رها هی آج دور جام سے
برسی ایسی مین **ظفر** جم جم گهٹا

نکر انکار بوسی پر ابهی بجا ابهی رہ جا	مجلکا دینگی هم لکهه کر ابهی رہ جا ابهی رہ جا

مطلع ثانی

جو وه کهتی هین بوسی پر ابهی بجا ابهی بجا	یهه دم دیتی هین کهکهه کر ابهی بجا ابهی بجا
نکر جانی مین بجان حزین اتنی تو بهه جلدی	که شاید آئی وه دلبر ابهی بجا ابهی بجا
تیری جلدی مین ای فاسد رها جاتا یهان مطلب	مجهی لکهنا هی یک دو فقرا ابهی ابهی بجا
کوئی دم اور کر باقی بلا میری بالین	عدو کو او تب کا فر ابهی بجا ابهی بجا
تجهی جلدی هی جانیکی ای جان چلی جا	ٹهر کر اور بهی دم بهر ابهی رہ جا ابهی رہ جا
خدا اکر نا هی کیا تو دیکهه اوس کی نفرت	نه گهبرا ای دل مضطر ابهی بجا ابهی بجا

٢٤٤

پاس ای بهین ... آتا جا

در و فرقت جو یهه جانا ... آتا جا

السطف ... آتا جا

ای ظفر ... آتا جا

هر کوئی ... هم آتا جا

و له

یهه آئی گفتگو سے یاد رکهنا

کبهی کبهی بهی یا تین

اوسی هم دم عدو کی یاد رکهنا

همین اوسی جنگ جو کی یاد رکهنا

مطلع ثانی

اوسی آئینه رو کی یاد رکهنا

تر اور اس دل کو کی یاد رکهنا

نہیں منزل عدم کی جا کہ تا دسے
رکہی قدم ہی اس راہ مین راہرو کیا
مری چاہتا ہی جو ابر تنہا کی ای دل
تو ہر روز اوس تیغ کی زخم خوردہ کیا
ظفر ہم تو قانع اوسی جانی مین
بہرو کی زندگی چند روز کیا

دیگر

جو اس کو بایدی نہ اتا ہی بکی جا
تا صبح تری یک بیک سی تو نہیں یک ہی بہی
اب دیکہنی کیا ہوتا ہی تقدیر کا لکہا
خط لکہہ کی تو ہی [illegible] خط کو ہی پہنچا
محفوظ خدا عشق جگر خوار سی راز کی
یہہ وہ ہی کہ کہا جاتی ایک دم مین پہنچا
وہ ہی [illegible] احوال ۱۴ پاس پہنچا کر

۲۴

خدا کی واسطی ای چشم پرنم
بہلا یا غیر کی خاطر سی اسم کو
کبہی بہی دل کہ آپ خنجر یار
محبت مین دلا ہر جا پیون کے
ہماری یادگر ہو لا بلا سے
کیا گم آپ کو اور تجکو پایا
دل صد چاک کو مت بہولنا تم
نماز صبح سی ستو پہ زاہد
شب غم کی سحر جا ای جو ای دل

ہماری آبرو کے یاد رکہنا
یہہ اپنی بدسلو کی یاد رکہنا
کچہہ تشنہ تنہ گو کی یاد رکہنا
یہہ گردش کو بکو کی یاد رکہنا
ہر ای ظالم عدو کی یاد رکہنا
مری اس جستجو کی یاد رکہنا
ذرا اسکی رفو کی یاد رکہنا
زیادہ ہی سبو کی یاد رکہنا
اوسی خورشید رو کی یاد رکہنا

ہوا سب کچہہ بہولا کر ایسا شیوہ
ظفر دل مین کسو کی یاد رکہنا

دلا گالیاں ای یک بوسی پہ تو کہا
جو ای مہ جبین تیری ابرو دیکہا
ہوی شمع نشان ہم جو کہل کہل کی آخر
حسینان پنجاب کا عشق ای دل

جو تو بوسی مانگی تو دشنام سو کہا
کیا چرخ پر رشک ہی ماہ نو کہا
لگی ہم کو ان شعلہ رو یون کے لو کہا
نہ سو کہا سمجہنا کہ او کہا ہی او کہا

جو دو دو دی ای سکہو بنا کر چل پڑو دیر بہی جا
ای باد صبا [illegible] اوس کوچہ مین پہنچا
تو اجو اور [illegible] عیار دل جانان
[illegible] سینہ بر [illegible]
ای کاکل [illegible] پریشان ہی جا

[illegible]

کیا عجب گر اثر جوش جنون سی پس مرگ
ہو جدا ایک سی ایک اپنی کفن کا تاگا

نہ سیا جای کبہی زخم دل مرغ چمن
ہو نہ جب تک رگ گلہای چمن کا تاگا

زاہدا کہتا ہی تو رشتۂ تسبیح جسی
یہہ بہی ہی دام فریب ورنہ تیری تن کا تاگا

سانپ بن بن کی مجہی کاٹتا ہی بن تیری
شب ہر ایک بستر اندوہ و محن کا تاگا

مرغ دل جای کہان جب ہو پڑا گردن میں
ہمدمو عشق بت صید فگن کا تاگا

کہکشان کہتی ہین جسکو وہ نظر آتا ہی
اے ظفر جامۂ گردون کہن کا تاگا

درا ہی تار جو ساقی شراب کا ٹوٹا
نشا بہی ساتہہ ہی رند خراب کا ٹوٹا

بہم شکست و درستی ہی بحر ہستی مین
وہین بنا وہین ساغر حباب کا ٹوٹا

ہزار ابر گہربار کا بہی نہ ہو گر گہٹا
نہ تار اشک ہی چشم پرآب کا ٹوٹا

جو ٹوٹا ہاتہہ سی ساقی کی آج ساغر مے
تو مست بولی کہ جام آفتاب کا ٹوٹا

شکست دل کا لگا حال مین جو لکہوانے
قلم دبیر کتابت مآب کا ٹوٹا

سرود نالہ کی آگی ہی بی سرا ایسا
کہ تار ہی تیری مطرب رباب کا ٹوٹا

نہین ہی رنگ شفق آسمان پر پہیلا
ظفر یہہ شیشہ ہی صہبای ناب کا ٹوٹا

دیگر

۲۵

مست کہتی ہین کہ ای ساقی جام جم گہٹا
میکدہ مین ہو یہ بیکیف ہمارا جم گہٹا
ابر کو تو پانی پاسی تیری گریہ نی کیا
ابروی بحر ہی ای دیدۂ پرنم گہٹا

[illegible]

جو خط کاہ کہکشان سی لگی ہوئی ہی کمند
یہ ہر چرخ لحو کی ہی دیہان پر چڑہتا
کبہی جو وہ پری مکان پر چڑہتا
دیکہو

جو ہنین ہی ہمنی زیر آسمان دیکہا ہوا
کون سا ہی بیچ و تش ماہ دیو مین ظفر
وہ نہین پیک صبا کا ہی مکان دیکہا ہوا
قاصدون کا ہمنی کہا جو خط وہان پہنچی

ہی کون سی یہہ آسمان پر چڑہتا
لگی جو زیر زمین آدمی تو ہی اوسکی
عبار صفحہ ء عالم و نشان پر چڑہتا
سبک روی ہی مین ہم یون کسی نظر پر چڑہتا
کہ جون ہو شیشہ ء گردیمان پر چڑہتا
شب چہار دہم پیش عارض جانان

گر رہا ہون جہان کچھ ہی تیرا کار نہ کہنا	بہتر ہی وہان کہنی سی سو بار نہ کہنا
ای ہمنفسو اوس شہ خوبان سی احوال	خلوت ہی مین کہنا سر دربار نہ کہنا
کہنا ہی کیا دلکو نہ ملی سنگ دلو نسی	کم بخت نی مانا میرا زنہار نہ کہنا
اوس پردہ نشین سی محبت ہی تجہی دل	یہہ بات سر کوچہ و بازار نہ کہنا
مستی ہی پندار مین یہہ مردم دنیا	بہولی سی بہی یہ دل آہنین ہشیار نہ کہنا
ہمنی ہی کیا عہد کہ درد دل بیتاب	مرجانا مگر ہی تجہسی ستمگار نہ کہنا
چپکی سی میرا خط اوسی دیجیو قاصد	کچہ منہہ سی خبردار خبردار نہ کہنا
منصور کا تہا گرچہ حقیقت مین سخن حق	گر ہو چہی حق تہا اوسی زنہار نہ کہنا

کہتی ہی ظفر اپنی طبیعت شعرا سی
دیکہو میری اشعار یہ اشعار نہ کہنا

دوست و دشمن ان آنکہو نکا یہان دیکہا ہوا	یہہ نظر کب ہو کسی ہی جہان دیکہا ہوا
لیکی دلکو جان تو چہوڑی اگر امکان کیا	خوب ہی ہمنی تجہی ہی گلستان دیکہا ہوا
کوچہ جانان کو ہم تو دیکہہ آئی روز مین	واعظا تو نی ہی ہی باغ جنان دیکہا ہوا
حضرت ناصح نصیحت کیون مجہی کرتی ہو آج	ہمنی گر ہو تا اوسی ای مہربان دیکہا ہوا
ای پری جانی کیا اوسکو نظر آجای گی کیا	صاف دیوانہ تجہی جیسی جہان دیکہا ہوا

نہین نظر پہ کسی جہان پر چڑہتا
زمین ترہ کوئی کیا ہوا ان وہ نیاز پر چڑہی
کہ جیسی کوئی خنجر ہو سان پر چڑہتا
ظفر وہ شعر اونچا جانتی ہون نہ ہو چڑہی
ہو جو بیٹہی یہہ جوہر زبان پر چڑہتا
دیکہہ

کوچہ مین جو دیر سی وہ دل بیتاب مرا طوطیا ہوا
جان و دوداہ میر اچشم تر ماہ مین طوطیا ہوا
وقت سی ہی بیچ مین کا یہ پری پر جو ابر وقت تاب طوطیا ہوا
جشن ناز میں بہی تو ہی چشم پر غزال طوطیا ہوا
اعبار بعد فنا طوطیا ہوا

وحشت الفت کو کسی کی ہمین دن جو ویرانی مین [illegible]
اڑ طیور سعی مین [illegible] تا سر آبلہ وا رہتا

دیگر

چشمون کی گر یار کا دل سی [illegible]
[illegible]

تہا گشتہ کسکی نگہہ کا مین جو مرغبار	ہی چشم اہوؤن مین صبا طوطیا ہوا
ہم قتل ہوگئی تیری تحریر سرمہ سی	حقمین ہماری تیغ بلا طوطیا ہوا
دود جگر سی میری زمانہ سیاہ ہی	انکہو مین نور مہر بجا طوطیا ہوا
خاک قدم سی یار کی پہر ظفر بعید	کب پہر درد چشم دوا طوطیا ہوا
عمر بہر کیون نہ ہمین زلف کا سودا رہتا	یہہ وہ ہی بہوت ہمنشین جو لپٹا رہتا

مطلع ثانی

ہی تصور جو ہمین زلف سیہ کا رہتا	اگی انکہونکی ہی دن رات اندہیرا رہتا

مطلع ثالث

ہی مجہی دہیان اوس نوک تیرہ کا رہتا	تو مری دل مین ہی کانٹا سا کہٹکتا رہتا
کہولتا ہی جو رخسار پہ تو زلف وہ شوخ	تو نہ پہر کچہہ بہی وجود شب یلدا رہتا
اگی اوس قامت موزون کی اگر وہ بہی جہکتا	سرکشی سرو کی دیکہو کہ ہی بید ہارا رہتا
دل پر آبلہ کو میری جو دیکہا ہی لوہی	دانتو مین خوشہ انگور کی لٹکا رہتا
تنگ آتا نہ اگر وہ تیری بیمار وسی	جا کی کیون چرخ چہارم پہ مسیحا رہتا
وصل کی ہوتی نہ امید اگر تو ہرگز	تیرا بیمار غم ہجر نہ جیتا رہتا

٢٧

تو اسکو تنکدہ نہ بن سنگدل بنا
آواز تو سی کانہ دیا تہی لگا کر بہو
گہر اپنا اور اسکی گہر کی طرف متصل بنا

دیگر

ابرو کا تری شب جو اوسی کچہہ خیال تہا
گہی کیا فلک پہ رشک سی کیا ہلال تہا
دیکہا جو ماہ کو تیری عارض کی روبرو
بی رونق ایسی انکہونمین اوسکا جمال تہا
تہی دہان صبا سی جو نقطہ کی مال بہی
تہا ان پہ آب رشک سی جینا وبال تہا
ہونا نہ کیونکہ ای مہ کامل تجہی زوال
باعث تری زوال کا تیرا کمال تہا
بعد فنا بہی عشق بتان ہم تن مین نہان
اندوہ و درد و رنج کی دل مالا مال تہا